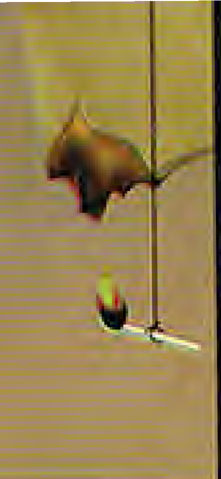

یا اللہ مدد ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ حق چار یار

سیرت

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

صحابہ کرام کے عظیم جنگی معرکے

تاریخ اسلام

دنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟

مع اضافات

قاضی مظہر حسین

مرتب

حافظ عبدالوحید

ناشران :

مکتبہ حنفیہ

38 غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 0343-4955890

0301-6199957

اصل کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

یا اللہ مدد

حق چار یار

سیرت خلفاءِ راشدینؓ

تاریخ اِسلام

دُنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟

(حصہ ہشتم)

سیرت صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

سلسلۂ اشاعت نمبر 34

شائع کردہ: مکتبہ حنفیہ

پرنٹر، پبلشر، بک سیلرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز

بیسمنٹ یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

0343-4955890

☆ ☆ ☆ ☆

نام کتاب: تاریخ اسلام (حصہ ہشتم) سیرت صدیق اکبرؓ

سلسلۂ اشاعت: 34 باراوّل

مؤلف: حافظ عبدالوحید الحنفی اوڈھروال (چکوال) 0313-5128490

abdulwaheedhanfi@yahoo.com

صفحات: 152

قیمت: -/95 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک 0334-8706701

کمپوزنگ: النور مینجمنٹ پنوال روڈ چکوال

طباعت: 10 ربیع الثانی 1433ھ مطابق 4 مارچ 2012ء

ناشر: مکتبہ حنفیہ اردو بازار لاہور 0343-4955890

ہماری ویب سائیٹ: www.khudamahlesunat.com

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148

اعوان بک ڈپو بھون روڈ چکوال 0543-553546

مکتبہ رشیدیہ بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200

کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

مکتبہ عثمانیہ بالمقابل دارلعلوم کراچی نمبر 14

اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر 5

☆ ☆ ☆ ☆

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ
شجرۂ نسب ...... بنی تیم بن مُرّہ بن کعب	7
ازواج واولاد	7
دوسری، تیسری اور چوتھی زوجہ سے اولاد	8
لقب عتیق	8
نام عبداللہ، لقب صدیقؓ	9
لقب اَوّاہ	11
قبولِ اسلام	11
اسلام لائے تو تجارت کرتے تھے	12
آنحضرتؐ کا مرض الموت میں حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم	13
حضرت ابوبکرؓ کا حیاتِ رسول ﷺ میں نماز پڑھانا	14
حضور ﷺ کا صدیق اکبرؓ کی خلافت کا فرمان لکھانے کی خواہش	15
حضرت ابوبکرؓ کی بیعت	16
عہد صدیقیؓ کا نظامِ حکومت	21
نظامِ حکومت میں شامل صوبے	22
عہد صدیقی میں محکمہ قضاء حضرت عمرؓ کے سپرد تھا	22
بیت المال سے وظیفہ کی مقدار	23
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت	24
بیت المال سے جو کچھ بطور نفقہ لیا، سب واپس کردیا	26
دورِ خلافت میں مکہ آمد	27
حضرت ابوبکرؓ صدیق کا حلیہ	29
حضرت ابوبکرؓ مہندی اور کسم کا خضاب لگاتے تھے	30
یارِ غار حضرت ابوبکرؓ صدیق	31
ابوبکرؓ میرا بھائی اور غار کا ساتھی ہے	32
غار میں صدیق اکبرؓ پر سکینت	32
(۱)...... مسجد نبوی میں خوختہ ابوبکرؓ	33
(۲)...... ابوبکرؓ میرے بھائی اور صحابی ہیں	34
(۳)...... شان ابوبکر صدیقؓ (حدیث) خلافت کے لئے تحریر	35
(۴)...... شانِ ابوبکر صدیقؓ (حدیث)	35
(۵)...... محبتِ صدیق اکبرؓ	36

عنوان	صفحہ
(۶)......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اِرشاد	37
(۷)......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیکی کا بدلہ	38
(۸)......حضرت عمر فاروقؓ کا اِرشاد	39
(۹)......حضرت ابوبکرؓ یارِ غار ہیں	40
(۱۰)......شان ابوبکر صدیقؓ	40
(۱۲)......حضرت ابوبکرؓ کی شان ...... عتیق کا لقب	42
(۱۳)......حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کی شان ...... قیامت میں قبر سے اکٹھا نکلنا	42
(۱۴)......شانِ صدیقؓ ...... جنت میں سب سے پہلے داخلہ	43
(۱۵)......فاروق اعظمؓ کا اِرشاد	44
(۱۷)......علی المرتضیٰؓ کا ارشاد...... ابوبکرؓ کی برحق خلافت کی دلیل	48
(۲۱)......عہد نبوی میں صدیق اکبرؓ کا نماز پڑھانا	49
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قائم مقام امام صلوۃ ابوبکرؓ کو بنایا	50
غار اور ہجرت مدینہ	52
سفر ہجرت میں کپڑوں کا ہدیہ	53
صدیق اکبرؓ کی شان میں حسانؓ کے اشعار	54
حضرت ابوبکرؓ کا مدینہ منورہ میں نکاح	55
حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کو بھائی بنایا	56
حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں	56
مسجد نبویؐ کے ساتھ مکان	57
تمام غزوات میں صدیقؓ ساتھ تھے	57
نجد کے وفد کا امیر بنایا	57
بدر میں جبرائیلؑ ساتھ تھے	58
سب سے زیادہ رحم والا اور سب سے زیادہ غیرت دار	58
صدیق اکبرؓ کے تین خواب	58
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو امیر حج بنایا	59
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب، صدیقؓ کی تعبیر	60
صدیقؓ کے دِل میں خوفِ الٰہی	60
بیت المال کے مال کی واپسی	61
مال غنیمت کی تقسیم	62
حضرت ابوبکرؓ کی سلمان کو نصیحت	62
مال خمس کی وصیت	63

عبدالوحید الحنفی

عنوان	صفحہ
حضرت ابوبکرؓ کا حضرت عائشہؓ سے زمین کا مطالبہ	63
حاتم کا شعر اور ابوبکرؓ کا جواب	65
حضرت عمرؓ کی اشک باری	66
المزنی کی روایت	67
پسندیدہ وصیت	69
حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کی حضرت عمرؓ کے متعلق رائے	69
حضرت عثمانؓ کی حضرت عمرؓ کے متعلق رائے اور مہاجرین وانصارؓ سے مشورہ	70
حضرت عمرؓ کی سخت مزاجی کے خلاف شکایت	71
عمرؓ فاروق کی نامزدگی کا فرمان	71
حضرت ابوبکرؓ کی بے ہوشی	72
نامزدگی کا اعلان	73
حضرت عمرؓ سے تنہائی میں ملاقات	73
حضرت ابوبکرؓ صدیق کی دعا	74
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات	75
وفات کا دن	83
حضرت ابوبکرؓ کی شدید علالت	84
حضرت ابوبکرؓ کی وفات اور مدت خلافت اور عمر	85
غسل میت کے لیے وصیّت	86
حضرت ابوبکرؓ کا پرانی چادر کا کفن	87
حضرت ابوبکرؓ کی نماز جنازہ اور تدفین کا وقت	88
اپنی قبر کے لئے صدیقی وصیت	89
قبر ابوبکرؓ کے لئے اذن نبوی ﷺ	90
حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کا خمیر خاکِ روضہ نبوی ﷺ	90
صدیق اکبرؓ کی تدفین روضہ نبوی ﷺ کی اجازت	91
ابنِ عساکرؒ کی دوسری تاریخی روایت	92
رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے کی وصیت	93
حضرت عائشہؓ سے مزارات دیکھنے کی درخواست	94
حضرت علیؓ کی حضرات ابوبکرؓ وعمرؓ کے متعلق رائے	95
مکہ میں خوفناک آواز	95
حضرت ابوبکرؓ صدیق کا ورثہ	96
حضرت ابوقحافہؓ کی وفات	96
حضرت ابوبکرؓ کی انگوٹھی	97
حضرات ابوبکرؓ وعمرؓ کے مراتب	97

عنوان	صفحہ
عہد صدیقؓ کا بیت المال اور مال کی تقسیم میں مساوات	98
بیواؤں میں چادروں کی تقسیم	99
بیت المال میں ایک درہم	99
محمد بن علی کا اِرشاد	100
امام زین العابدین کا اِرشاد	101
حضرت علی المرتضیٰؓ کا اِرشاد	102
جو شخص جس مٹی سے پیدا ہوا ہے اسی میں دفن ہوگا	103
روضۂ رسول ﷺ کی شان	104
روضہ رسول ﷺ جنت کے باغوں میں سے ہے	105
حضرت علی المرتضیٰؓ کا فرمان	105
مناقب ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما	106
حضرت ابن عباسؓ کا اِرشاد	108
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا خطبہ	109
سرورِ کائنات ﷺ کا ارشاد مبارک	109
ابوبکرؓ وعمرؓ اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار	110
ابوبکرؓ وعمرؓ کی اقتداء کا حکم	111
حضرت انسؓ کا اِرشاد	111
خاتم النبیین ﷺ کا اِرشاد	112
سرورِ کائنات ﷺ کا اِرشاد	113
ابوبکرؓ وعمرؓ حضور ﷺ کے وزیر ہیں	113
حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کی نیکیاں	114
شیعہ کتاب میں امام باقر کا فرمان	116
حضرت علی المرتضیٰؓ کا اِرشاد	116
حضرت ابوبکرؓ کی شان ......سب سے بہادر آدمی کون؟	119
ابوبکرؓ وعمرؓ کی اقتدا کا حکم	120
ابوبکرؓ وعمرؓ کے جنت میں درجات	121
حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کی پیروی کا حکم	122
ابوبکرؓ وعمرؓ کا نام......عرش پر اللہ کے رسول ﷺ نے لکھا ہوا دیکھا	123
گلاب کے پھولوں پر ابوبکرؓ وعمرؓ کا نام	124
مدفن حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کے درمیان	125
روضہ مطہر ﷺ کا نقشہ	126
قیصر روم کے نام مکتوب گرامی	126
قیصر روم کے پاس حضور ﷺ، ابوبکرؓ و عمرؓ کی تصاویر	127
دورِ صدیقیؓ	128
دورِ صدیقی کے تاریخی واقعات	144

☆☆☆☆

سیرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَخُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

شجرۂ نسب...... بنی تیم بن مُرّہ بن کعب

خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

☆ ...... نام عبداللہ بن ابی قحافہ تھا۔ ابی قحافہ کا نام عثمان بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّہ تھا۔ ان کی والدہ ام الخیر تھیں۔ جن کا نام سلمٰی بنت صخر بن عامر بن کعب بن تیم بن مرہ تھا۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

ازواج واولاد

(۱) ...... حضرت ابوبکرؓ کی اولاد میں حضرت عبداللہؓ اور اسماءؓ ذات النطاقین تھیں۔ اور ان دونوں کی والدہ قتیلہ بنت عبدالعزیٰ بن عبداسعد بن نضر بن مالک بن حِسْل بن عامر بن لوّی تھیں۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

دوسری زوجہ سے اولاد

(۲)......حضرت عبدالرحمٰنؓ اور حضرت عائشہؓ ان دونوں کی والدہ اُم رومان بنت عامر بن عویمر بن عبد شمس بن عتّاب بن اُذینہ بن سبیع بن دہمان بن الحارث بن غنم بن مالک بن کنانہ تھیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ اُم رومان بنت عامر بن عمیرہ بن ذہل بن دہمان بن الحارث بن غنم بن مالک بن کنانہ تھیں۔

تیسری زوجہ سے اولاد

(۳)......محمد بن ابی بکرؓ ان کی ماں حضرت اسماءؓ بنت عمیس بن معد بن تیم بن الحارث ابن کعب بن مالک بن قحافہ بن عامر بن مالک بن نسر بن وہب اللہ ابن شہران بن عفرس بن حلب بن اقتل تھیں۔ اور ابن اقتل خثعم تھے۔

چوتھی زوجہ سے اولاد

(۴)......ام کلثوم بنت ابی بکرؓ، ماں حبیبہؓ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر بنی حارث بن الخزرج میں سے تھیں۔ ان کی ولادت میں تاخیر ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی تو وہ پیدا ہوئیں۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳)

لقب عتیق

☆......حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اُن سے پوچھا گیا کہ حضرت

ابوبکرؓ کا نام عتیق (آزاد) کیوں رکھا گیا؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ آگ (دوزخ) سے اللہ کے آزاد کیے ہوئے ہیں۔

نام عبداللہ

مغیرہ بن زیاد سے مروی ہے کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے حضرت ابوبکرؓ صدیق کے بارے پوچھوا بھیجا کہ ان کا کیا نام تھا؟ وہ ان کے پاس گئے۔ دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ان کا نام عبداللہ بن عثمان تھا۔ عتیق صرف لقب کے طور پر ہوئے۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳)

(۲)...... حضرت عائشہؓ اُمّ المؤمنین سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے مکان میں تھی۔ آپ ﷺ کے اصحابؓ باہر کے میدان میں تھے۔ میرے اور ان کے درمیان پردہ تھا۔ حضرت ابوبکرؓ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے آتش دوزخ سے عتیق (آزاد) کی طرف دیکھنے سے مسرت ہو، وہ ان کی طرف دیکھے''۔

اُن کا وہ نام جو ان کے گھر والوں نے رکھا، عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو تھا۔ لیکن اس پر عتیق غالب آ گیا۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳)

لقب صدیقؓ

☆...... ابو وہب مولائے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شب اسریٰ (شب معراج) میں حضرت جبریلؑ سے کہا کہ قوم میری تصدیق نہیں کرے گی۔ تو انہوں نے کہا: حضرت ابوبکرؓ آپ کی تصدیق کریں گے، وہ صدیق ہیں۔

(طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۱۸)

(۲) ...... حضرت عبداللہؓ بن وعمرو بن العاص سے مروی ہے کہ تم لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کا نام صدیق رکھا اور صحیح رکھا۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

(۳) ...... مسلم بن البطین سے مروی ہے:

انا نعاتب لا ابالک عصبة

علقوا الفریٰ و بروا من الصدیق

اے پدر مردہ! ہم اس جماعت کو ملامت کرتے ہیں، جنہوں نے کذب وافترا کو دل میں جگہ دی اور صدیقؓ سے بیزار ہو گئے۔

و بروا سفاها من وزیر نبیهم

تباً لمن یبرأ من الفاروق

نادانی سے اپنے نبی علیہ وسلم کے وزیرؓ سے بری ہو گئے۔ اس شخص کی تباہی جو فاروقؓ سے بیزار ہوا۔

انی علیٰ رغم العداة لقائل

و انا بدین الصادق المصدوق

میں دشمنوں کے برخلاف قائل ہوں اور میرا دین صادق و مصدوق علیہ وسلم کا دین ہے۔

(طبقات ابنِ سعد ج ۳)

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

لقب اَوّاہ

(۱)......ابراہیم بن النخعی سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کا نام ان کی رحم دلی ونرمی کی وجہ سے اَوّاہ (دردمند) رکھ دیا گیا تھا۔

(۲)......ابی سریحہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر کہتے سنا کہ خبردار! ابوبکرؓ اوّاہ (دردمند و رحم دل) اور قلب کو خدا کی طرف پھیرنے والے تھے۔ خبردار! عمرؓ نے اللہ سے اخلاص کیا تو اللہ نے بھی ان سے خالص محبت کی۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص۱۸)

قبولِ اسلام

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

ابی اروی الدوسی (اور متعدد طریق سے) مروی ہے کہ سب سے پہلے جو شخص اسلام لائے وہ سیدنا ابوبکرؓ صدیق ہیں۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳)

(۲)......ابراہیم سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس نے نماز پڑھی وہ حضرت ابوبکرؓ صدیق ہیں۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص۱۹)

(۳)......حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ سب مسلمانوں سے پہلے میرے والد اسلام لائے۔ واللہ میں اپنے والد کو بس اتنا سمجھتی ہوں کہ وہ ایک دین کے پیرو ہیں۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص۱۹)

(۴)......حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں اپنے والدین کو سوائے اس کے نہ سمجھتی تھی کہ وہ دونوں ایک دین کے پیرو ہیں۔ ہم پر کبھی کوئی دن

ایسا نہیں گزرا کہ رسول اللہ ﷺ صبح و شام ہمارے پاس نہ آئے ہوں۔ (یہ ابتدائے اسلام کا واقعہ ہے، جب حضرت عائشہؓ چند سال کی تھیں)۔

(۵) ...... عامر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت بلالؓ سے پوچھا کہ کون آگے بڑھ گیا؟ انہوں نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ۔ اُس شخص نے کہا کہ کس نے پہلے نماز پڑھی؟ حضرت بلالؓ نے کہا کہ حضرت ابوبکرؓ نے۔ اس شخص نے کہا کہ میری مراد ''لشکر میں'' تھی۔ حضرت بلالؓ نے کہا کہ میری مراد صرف ''خیر میں'' تھی۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

جب اسلام لائے تو تجارت کرتے تھے

(۱) ...... ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق جس روز اسلام لائے، ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔

(۲) ...... اسامہ بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابوبکرؓ تجارت میں مشہور تھے۔ حضرت نبی ﷺ اس حالت میں مبعوث ہوئے کہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔

چنانچہ وہ انہی سے (مسلم) غلام آزاد کرتے اور مسلمانوں کو قوت پہنچاتے، یہاں تک کہ وہ پانچ ہزار درہم مدینہ لائے۔ پھر ان میں وہی کرتے رہے، جو مکہ میں کرتے تھے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

حافظ عبد الوحید الحنفی

آنحضرت ﷺ کا مرض الموت میں حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم

(۱) ابی موسیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے۔ درد شدید ہو گیا۔ تو فرمایا: ابوبکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

حضرت عائشہؓ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! حضرت ابوبکرؓ نرم دل ہیں۔ وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے (تو اپنی رقت قلب کی وجہ سے) شاید لوگوں کو قرآن سنا نہ سکیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ ہی کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ تم لوگ یوسفؑ کی ساتھ والیاں ہو (کہ جس طرح انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زلیخا کی محبت سے بری کیا تھا، اسی طرح تم حضرت ابوبکرؓ کو لوگوں کی امامت سے بری کرنا چاہتی ہو)۔

(۲) عبداللہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اُٹھا لیے گئے تو انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے۔ حضرت عمرؓ اُن لوگوں کے پاس آئے اور کہا: اے گروہ انصار! کیا تمہیں معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں؟ اُن لوگوں نے کہا: کیوں نہیں (معلوم ہے)۔

حضرت عمرؓ نے کہا کہ پھر تم میں سے کس کا دل خوش ہو گا کہ وہ حضرت ابوبکرؓ کے آگے ہو۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم اس بات سے اللہ کی

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

پناہ مانگتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کے آگے ہوں۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص۲۳)

(۳) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض شدید ہوگیا تو حضرت بلالؓ نماز کی اطلاع دینے آئے۔ فرمایا: ابوبکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ نماز پڑھائیں۔

حضرت ابوبکرؓ نے نماز شروع کر دی تو رسول اللہ ﷺ کو تکلیف میں تخفیف محسوس ہوئی۔ آپ کھڑے ہو گئے۔ دو آدمیوں کے سہارے اس طرح روانہ ہوئے کہ دونوں پاؤں مبارک زمین سے مس کر رہے تھے۔ اسی طرح مسجد میں داخل ہوئے۔

حضرت ابوبکرؓ نے آہٹ سنی تو پیچھے ہٹنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے اشارہ کیا کہ تم جس طرح تھے، اسی طرح کھڑے رہو۔ رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور حضرت ابوبکرؓ کی بائیں جانب بیٹھ گئے۔

رسول اللہ ﷺ بیٹھ کے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ آنحضرت ﷺ کی نماز کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکرؓ کی نماز کی اقتدا کر رہے تھے۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص۲۴)

حضرت ابوبکرؓ کا حیاتِ رسول ﷺ میں نماز پڑھانا

فضیل بن عمرو الفقیمی سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے نبی ﷺ کی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حیات میں تین مرتبہ لوگوں کو نماز پڑھائی (جس میں آپ نے خود اُن کی اقتدا کی، ورنہ یوں تو انہوں نے سترہ (۱۷) مرتبہ نماز پڑھائی)۔

(طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۲۴)

حضور ﷺ کا صدیق اکبرؓ کی خلافت کا فرمان لکھانے کی خواہش

(۱) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد اور بھائی کو بلا دو تا کہ میں ابوبکرؓ کو ایک فرمان لکھ دوں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی کہنے والا (خلافت کے لئے) کہے اور تمنا کرے۔ حالانکہ اللہ بھی اور مومنین بھی سوائے ابوبکرؓ کے (سب کی خلافت سے) انکار کریں گے (اور انہی پر اتفاق کریں گے۔ ایسا ہی ہوا بھی)۔

(طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۲۵)

(۲) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عارضہ میں شدت ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو بلایا اور فرمایا کہ میرے پاس (کتف) کاغذ لاؤ تا کہ میں ابوبکرؓ کے لیے فرمان لکھ دوں کہ (ان کی خلافت میں) اُن پر اختلاف نہ کیا جائے۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ نے ارادہ کیا کہ کھڑے ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھو (کاغذ لانے کی اور لکھنے کی ضرورت نہیں، کیوں کہ) اللہ کو اور مومنین کو اس سے انکار ہے کہ ابوبکرؓ پر اختلاف کیا جائے۔

(۳) عبداللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیمار

ہوئے تو حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو بلا دو۔ میں ابوبکرؓ کے لئے ایک فرمان لکھ دوں تا کہ میرے بعد کوئی ان پر اختلاف نہ کرے۔ (بہ روایت عفان) تاکہ مسلمان ان کے بارے میں اختلاف نہ کریں۔ پھر (حضرت عائشہؓ سے) فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ معاذ اللہ کہ مومنین ابوبکرؓ (کی خلافت) میں اختلاف کریں۔

(طبقات ابنِ سعد ج۳ص۲۶)

(۴) ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ اس حالت میں حضرت عائشہؓ سے سنا کہ ان سے سوال کیا گیا کہ اے اُمّ المؤمنین! رسول اللہ ﷺ اگر کسی کو خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے؟

انہوں نے کہا: حضرت ابوبکرؓ کو۔ پوچھا گیا کہ حضرت ابوبکرؓ کے بعد؟

تو انہوں نے کہا: حضرت عمرؓ کو۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳)

(۵) محمد بن قیس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تیرہ (۱۳) روز مریض رہے۔ جب آپ تخفیف پاتے تو مسجد میں نماز پڑھتے۔ اور جب مرض کی شدت ہوتی تو حضرت ابوبکرؓ (مسجد میں امام بن کر) نماز پڑھاتے تھے۔ (طبقات ابنِ سعد جلد سوم)

حضرت ابوبکرؓ کی بیعت

(۱)......ابراہیم التیمی سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اُٹھا لیے

گئے تو حضرت عمرؓ حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کے پاس آئے اور کہا کہ اپنا ہاتھ پھیلائیے کہ میں آپ سے بیعت کروں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی بنا پر اس اُمت کے امین ہیں۔

حضرت ابوعبیدہؓ نے کہا کہ جب سے تم اسلام لائے، میں نے تمہارے لیے اس سے قبل ایسی غفلت کبھی نہیں دیکھی۔ کیا تم مجھ سے بیعت کرتے ہو، حالانکہ تم میں حضرت صدیقؓ، ثانی اثنین (غارِ ثور میں دو میں کے دوسرے) موجود ہیں؟ (طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۲۷)

(۲) ...... محمد سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگ حضرت ابوعبیدہؓ کے پاس آئے۔ انہوں نے کہا: کیا تم لوگ (بیعت خلافت کے لئے) میرے پاس آتے ہو؟ حالانکہ تم میں (ثالث ثلاثہ) تین میں سے تیسرے (اللہ و رسول ﷺ اور ابوبکرؓ غارِ ثور میں تھے) موجود ہیں۔

ابوعون نے کہا کہ میں نے محمد سے کہا کہ ثالث ثلاثہ (تین میں سے تیسرے) کے کیا معنی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ تم یہ آیت نہیں دیکھتے کہ:

اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

ترجمہ: (جب وہ دونوں یعنی رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ صدیق) غار میں تھے، جب کہ وہ (رسول اللہ ﷺ) اپنے صاحب (ساتھی، صدیقؓ) سے کہتے تھے کہ تم غمگین نہ ہو، کیوں کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ اور صدیقؓ کے ساتھ اللہ تھا، تو گویا غار

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

میں تین تھے اور اُن تین میں سے تیسرے صدیقؓ تھے۔

(طبقات ابنِ سعد ج ۳)

(۳)...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں نے اس وقت حضرت عمرؓ بن الخطاب سے سنا، جب انہوں نے بیعت ابی بکرؓ کا ذِکر کیا کہ تم میں حضرت ابوبکرؓ کی مثل کوئی نہیں، جس کی طرف (سفر کرنے کے لیے) اونٹوں کی گردنیں کاٹی جائیں۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ص ۲۶)

(۴)...... قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد انصار حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس جمع ہوئے۔ حضرات ابوبکرؓ وعمرؓ و ابوعبیدہؓ بن الجراح وہاں گئے۔

حضرت حباب بن المنذرؓ کھڑے ہوئے، بدری تھے (یعنی غزوۂ بدر میں شریک تھے)۔ انہوں نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں سے۔ ہم لوگ واللہ! اے جماعت مہاجرین! تم پر حسد نہیں کرتے۔

حضرت ابوبکرؓ صدیق نے گفتگو کی اور کہا کہ مہاجرین سے امیر ہو اور تم لوگ وزیر۔ یہ امر (خلافت) ہمارے اور تمہارے درمیان آدھا آدھا ہو، جیسا کہ کھجور کا پتہ کاٹا جاتا ہے۔ سب سے پہلے اُن سے حضرت بشیر بن سعد ابوالنعمانؓ انصاری نے بیعت کی۔

(۵)...... ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضرت ابوبکرؓ والی ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ سنایا۔ اللہ کی حمد وثنا

کی۔ پھر کہا:

''اما بعد! لوگو! میں تمہارے امر (خلافت) کا والی تو ہو گیا، لیکن میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ قرآن نازل ہوا اور نبی ﷺ نے طریقے مقرر کر دیئے۔ آپ نے ہمیں سکھایا اور ہم سیکھ گئے۔ خوب جان لو کہ تمام عقلوں سے بڑھ کر عقل مندی تقویٰ ہے اور تمام حماقتوں سے بڑھ کر حماقت بدکاری ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں جو کمزور ہیں، میرے نزدیک وہی بڑے زبردست ہیں، یہاں تک کہ اُن کا حق میں دلا دوں۔ اور تم میں جو زبردست ہے، وہی میرے نزدیک بڑا کمزور ہے، یہاں تک کہ حق کو اس سے لے کے مستحق کے سپرد کر دوں۔ لوگو! میں پیروی کرنے والا ہوں، ایجاد کرنے والا نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کروں تو میری مدد کرو اور اگر میں ٹیڑھا ہو جاؤں تو مجھے سیدھا کرو''۔ (طبقات ابن سعد ص ۲۸)

(٦) ...... طلحہ بن مصرف سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ میں نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے کس طرح لوگوں پر وصیت تحریر فرمائی اور انہیں اس کا حکم دیا؟ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی۔ ہذیل نے کہا: کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وصی پر زبردستی حکومت کرتے تھے؟ (ہرگز

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

نہیں) حضرت ابوبکرؓ کو ضرور پسند تھا کہ اگر وہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے کوئی ہار (موتیوں کی لڑی) پاتے تو اپنی ناک میں سوراخ کر کے پہن لیتے (یعنی اگر آنحضرت ﷺ کی وصیت ہوتی تو حضرت ابوبکرؓ ضرور اس پر عمل کرتے)۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۲۸)

(۷)......حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو ہم نے امر (خلافت) میں نظر کی۔ ہم نے نبی کریم ﷺ کو اس حالت میں پایا کہ آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو نماز میں آگے کر دیا۔ لہٰذا ہم اپنی دُنیا کے لیے اس شخص سے راضی ہو گئے، جس سے رسول اللہ ﷺ اپنے دین کے لیے راضی ہوئے۔ ہم نے حضرت ابوبکرؓ کو آگے کر دیا (اور انہیں بالاتفاق خلیفہ بنا دیا)۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۸)......حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ اپنی بیماری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت میں آئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو آپ ﷺ نے وہیں سے قرأت شروع کی، جہاں تک حضرت ابوبکرؓ پہنچے تھے۔

(۹)......ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا: اے خلیفۃ اللہ! تو انہوں نے کہا کہ میں اللہ کا خلیفہ نہیں ہوں، میں رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں۔ اور میں اسی سے خوش ہوں۔

(طبقات ابنِ سعد جلد سوم)

(۱۰)......حضرت سعیدؓ بن المسیب سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو مکہ ہل گیا (یعنی زلزلہ آ گیا)۔ حضرت ابوقحافہؓ نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی۔ حضرت ابوقحافہؓ نے کہا کہ پھر ان کے بعد لوگوں کا کون والی ہوا؟ لوگوں نے کہا: آپ کے بیٹے (حضرت ابوبکرؓ)۔ انہوں نے کہا: کیا بنوعبد شمس اور بنی مغیرہ اس سے راضی ہیں؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا کہ جو اللہ دے، اس کا کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جو اللہ روکے، اس کا کوئی دینے والا نہیں۔

راوی نے کہا کہ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر مکہ ہل گیا (یعنی زلزلہ آیا)، جو پہلی جنبش سے کم تھی۔ حضرت ابوقحافہؓ نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ کے بیٹے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) فوت ہو گئے۔ حضرت ابوقحافہؓ نے کہا کہ یہ بہت بڑی خبر ہے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۲۸)

عہد صدیقیؓ کا نظامِ حکومت

حضرت ابوبکرؓ صدیق کے عہد خلافت وحکومت میں نظام حکومت وہی رہا جو آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں تھا۔ تمام اُمورِ ملکی صحابہؓ کبار کے مشوروں سے انجام پاتے تھے۔

ان میں (۱) حضرت عمرؓ فاروق (۲) حضرت عثمانؓ ذوالنورین

(۳) حضرت علیؓ المرتضیٰ (۴) حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح (۵) حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف شامل تھے۔

نظامِ حکومت میں شامل صوبے

تمام ملک کے آٹھ صوبے تھے:

(۱) مدینہ منورہ	(۲) مکہ مکرمہ	(۳) طائف
(۴) نجران	(۵) صنعاء	(۶) حضر موت
(۷) بحرین	(۸) دومۃ الجندل	

عہد صدیقی میں محکمہ قضاء حضرت عمرؓ کے سپرد تھا

(۱۳)......عطا بن السائب سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو ایک روز صبح کو وہ بازار کی طرف جا رہے تھے۔ اُن کے کندھے پر وہ کپڑے تھے، جن کی وہ تجارت کرتے تھے۔

اُنہیں حضرت عمرؓ بن الخطاب اور ابوعبیدہؓ بن الجراح ملے۔ دونوں نے کہا: خلیفہ رسول اللہ! آپ کہاں کا ارادہ کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: بازار کا۔ دونوں نے کہا کہ آپ یہ کرتے ہیں، حالانکہ امر مسلمین کے والی ہیں؟ انہوں نے کہا: پھر میں اپنے عیال کو کہاں سے کھلاؤں؟ دونوں نے اُن سے کہا کہ آپ چلیے، ہم آپ کا کچھ حصہ مقرر کرتے ہیں۔ وہ اُن کے

ہمراہ گئے۔ اُن لوگوں نے روزینہ نصف بکری اور پہننے کو کپڑے بیت المال سے مقرر کیا۔

پھر حضرت عمرؓ نے کہا: محکمہ قضا میرے سپرد ہے اور حضرت ابوعبیدہؓ نے کہا کہ محکمہ فیئ (مال غنیمت) میرے سپرد ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ مہینہ گزر جاتا، مگر دو آدمی بھی فیصلہ کرانے کے لئے میرے پاس نہ آتے (یعنی امن و دیانت اس قدر تھی کہ جھگڑے کی نوبت ہی نہیں آتی تھی)۔

(طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۲۹)

(۱۴) ...... عمیر بن اسحاق سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کی گردن پر ایک عبا پڑی ہوئی دیکھی تو اس نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ مجھے دیجیے کہ میں آپ سے اس کی کفایت کروں (یعنی میں اُٹھا کے پہنچا دوں)۔ انہوں نے کہا کہ تم مجھ سے الگ رہو۔ تم اور ابن الخطابؓ مجھے میرے عیال سے غفلت میں نہ ڈالو۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۲۹)

بیت المال سے وظیفہ کی مقدار

(۱۵) ...... حمید بن ہلال سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ والی ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کے اصحابؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کو اتنا حصہ دو جو انہیں غنی (بے نیاز) کر دے۔ لوگوں نے کہا: ہاں۔ جب ان کی دونوں چادریں پرانی ہو جائیں تو انہیں رکھ دیں اور ویسی ہی دو اور

لے لیں۔ سفر کریں تو اپنی سواری اور اپنے اہل کا وہ خرچ جو خلیفہ ہونے سے پہلے کرتے تھے (لے لیا کریں)۔ ابوبکرؓ نے کہا: میں راضی ہوں۔

(طبقات ابن سعد ص۲۹)

(۱۶) ...... عمرو بن میمون نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ بنائے گئے تو مسلمانوں نے ان کے لئے دو ہزار (درہم سالانہ) مقرر کر دیئے۔ (طبقات ابن سعد ج۳ ص۲۹)

یعنی سات درہم تقریباً خرچہ یومیہ وظیفہ مقرر ہوا، جو وفات کے وقت واپس بیت المال میں جمع کرانے کی وصیت کر گئے۔ اور وصیت کے مطابق لیا گیا سب وظیفہ واپس جمع کرا دیا گیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت

ابی وجزہ وغیرہم سے (پانچ طرق کے علاوہ اور بھی رواۃ سے) مروی ہے کہ دوشنبہ ۸ ربیع الاول ۱۱ھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ تو اسی روز حضرت ابوبکرؓ صدیق سے بیعت کی گئی۔

اُن کا مکان السُّنح میں اپنی زوجہ حضرت حبیبہؓ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے پاس تھا۔ وہ بنی حارث بن الخزرج میں سے تھیں۔ انہوں نے اپنے لیے بالوں کا ایک حجرہ بنا لیا تھا۔ مدینہ کے مکان میں منتقل ہونے تک اس پر کچھ اضافہ نہ کیا۔

بیعت کے بعد بھی چھ مہینے تک وہیں السُنح میں مقیم رہے۔ صبح کو پیادہ مدینہ آتے یا گھوڑے پر سوار ہو کر آتے۔ جسم پر تہمد اور چادر ہوتی جو گیرو (لال مٹی) میں رنگی ہوتی۔ وہ مدینہ پہنچ جاتے۔ سب نمازیں لوگوں کو پڑھاتے۔ جب پڑھ چکتے تو اپنے اہل کے پاس السنح واپس ہو جاتے۔ جب وہ موجود ہوتے تو لوگوں کو نماز پڑھاتے اور جب نہ ہوتے تو حضرت عمرؓ بن الخطاب نماز پڑھاتے۔

جمعے کے روز دن نکلنے تک السنح میں مقیم رہ کر اپنے سر اور ڈاڑھی کو مہندی کے (خضاب میں) رنگتے۔ نماز جمعہ کے اندازے سے چلتے اور لوگوں کو جمعہ پڑھاتے۔ تاجر تھے، اس لیے ہر روز بازار جا کر خرید و فروخت کرتے۔

اُن کا بکری کا ایک گلہ تھا، جو ان کے پاس آتا۔ اکثر وہ خود اُن (بکریوں) کے پاس جاتے اور اکثر ان بکریوں میں اُن کی کفایت (خدمت و سربراہی) کی جاتی اور اُن کے لئے اُنہیں چارا دیا جاتا تھا۔ وہ محلے والوں کے لیے اُن کی بکریوں کا دُودھ دوہا کرتے۔

بیعت خلافت کے بعد محلے (یا قبیلے) کی ایک لڑکی نے کہا: اب ہمارے گھر کی اونٹنیاں نہیں دوہی جائیں گی۔ حضرت ابوبکرؓ نے سنا تو کہا: کیوں نہیں؟ اپنی جان کی قسم! میں تمہارے لیے ضرور دوہوں گا اور مجھے اُمید ہے کہ میں نے جس چیز کو اختیار کیا، وہ مجھے اس عادت سے نہ

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

روکے گی، جس پر میں تھا۔ وہ اُن کے لیے دوہا کرتے۔

اسی حالت میں وہ چھ مہینے تک السُنح میں رہے۔ پھر مدینہ آگئے اور وہیں مقیم ہو گئے۔ اپنے کام پر نظر کی تو کہا: واللہ لوگوں کے امر (خلافت) میں تجارت کی گنجائش نہیں۔ سوائے اس کے اُن کے لئے کچھ مناسب نہیں کہ فارغ رہیں اور اُن کے حال پر نظر رکھیں۔ میرے عیال کے لیے بھی بغیر اس چیز کے چارہ نہیں جو اُن کے لئے مناسب ہو (یعنی نفقہ)۔

انہوں نے تجارت ترک کر دی اور روز کا روز مسلمانوں کے مال (بیت المال) سے اتنا نفقہ لے لیتے جو ان کے اور اُن کے عیال کے لئے کافی ہو۔ وہ حج کرتے اور عمرہ کرتے۔ (طبقات ابن سعد ج۳ ص۳۰)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

بیت المال سے جو کچھ بطور نفقہ لیا، سب واپس کر دیا

جب وفات کا وقت آیا تو حضرت ابوبکرؓ صدیق نے کہا کہ ہمارے پاس مسلمانوں کا جو مال ہے، اُسے واپس کر دو۔ میں اس مال میں سے کچھ لینا نہیں چاہتا۔ میری وہ زمین جو فلاں فلاں مقام پر ہے، مسلمانوں کے لئے اُن کے اموال کے عوض ہے، جو میں نے (بطور نفقہ) بیت المال سے لیا۔ یہ زمین، اونٹنی، تلوار پر صیقل کرنے والا غلام اور چادر جو پانچ درہم کی تھی، سب حضرت عمرؓ کو دے دیا گیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ انہوں نے اپنے بعد والے کو مشقت میں ڈال دیا۔ (طبقات ابن سعد ج۳)

دورِ خلافت میں مکہ آمد

لوگوں نے بیان کیا کہ ۱۱ھ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حج پر عامل بنایا۔ رجب ۱۲ھ میں حضرت ابوبکرؓ نے عمرہ کیا۔ چاشت کے وقت مکہ میں داخل ہوئے اور اپنی منزل میں آئے۔

حضرت ابوقحافہؓ (حضرت ابوبکرؓ کے والد) گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن کے ساتھ چند نوجوان بھی تھے، جن سے وہ باتیں کر رہے تھے۔ اُن سے کہا گیا کہ یہ تمہارے بیٹے ہیں۔ وہ اُٹھ کے کھڑے ہو گئے۔

حضرت ابوبکرؓ نے اپنی اونٹنی بٹھانے میں عجلت کی۔ وہ کھڑی ہی تھی کہ اُتر گئے اور کہنے لگے: پیارے باپ! کھڑے نہ ہوئیے۔ وہ اُن سے ملے اور لپٹ گئے۔ باپ کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ حضرت ابوقحافہؓ اُن کے آنے کی خوشی میں رونے لگے۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص ۳۱)

(۲) حضرت عتابؓ بن اُسید، حضرت سہیلؓ بن عمرو، حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل اور حضرت حارثؓ بن ہشام بھی مکہ آئے۔ اُن لوگوں نے انہیں اس طرح سلام کیا: ”سلام علیک یا خلیفة رسول الله“۔ اور سب نے مصافحہ کیا۔ جب وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کا ذکر کر رہے تھے تو حضرت ابوبکرؓ رونے لگے۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

اُن لوگوں نے حضرت ابوقحافہؓ کو سلام کیا۔ حضرت ابوقحافہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا: عتیق! یہ جماعت ہے، ان سے صحبت اچھی رکھنا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ امر عظیم میری گردن میں ڈال دیا گیا ہے، جس کی مجھے قوت نہیں۔ اور بغیر اللہ کی مدد کے دیانت نہیں کی جا سکتی۔

حضرت ابوبکرؓ اندر گئے، غسل کیا اور باہر آئے۔ ان کے ہمراہی ساتھ چلے تو انہوں نے ہٹا دیا اور کہا: تم لوگ اپنی مرضی کے مطابق چلو۔ لوگ اُن سے مل کے اُن کے سامنے چلتے۔ نبی کریم ﷺ کی تعزیت کرتے اور حضرت ابوبکرؓ......۔

اسی طرح وہ بیت اللہ تک پہنچے۔ انہوں نے اپنی چادر کو داہنی بغل سے نکال کے بائیں ...... پر ڈال لیا۔ حجر اسود کو بوسہ دیا۔ سات مرتبہ طواف کیا۔ دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر اپنے مکان میں واپس آئے۔

ظہر کا وقت ہوا تو نکلے اور بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر دارالندوہ کے قریب بیٹھ گئے اور کہا: کوئی شخص ہے جو کسی ظلم کی شکایت کرے، یا کوئی حق طلب کرے۔ مگر اُن کے پاس کوئی (شکایت لے کر) نہیں آیا۔ لوگوں نے اپنے والی کی نیکی کی تعریف کی۔

انہوں نے عصر کی نماز پڑھی اور بیٹھ گئے۔ لوگوں نے انہیں رخصت کیا۔ وہ مدینہ کی واپسی کے لئے روانہ ہوئے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

جب ۱۲ھ کے حج کا وقت آیا تو اس سال حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں کو حج کرایا۔ انہوں نے افراد کیا (یعنی صرف حج کی نیت کی) اور مدینہ پر حضرت عثمانؓ بن عفان کو خلیفہ بنایا۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۳۳)

حضرت ابوبکرؓ صدیق کا حلیہ

(۱) قیس بن حازم سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کے پاس گیا جو گورے، دُبلے اور کم گوشت والے آدمی تھے۔

(۲) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب وہ اپنے شغدف میں تھیں تو انہوں نے ایک عرب کے گزرنے والے شخص کو دیکھا تو کہا کہ میں نے اس سے زیادہ حضرت ابوبکرؓ کے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا۔

ہم لوگوں نے کہا کہ ابوبکرؓ کا حلیہ بیان کیجیے۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ گورے اور دُبلے تھے۔ دونوں رخساروں پر بہت کم گوشت تھا۔ سینہ آگے سے اُبھرا ہوا تھا۔ چہرے میں بہت کم گوشت تھا۔ آنکھیں گڑھے میں تھیں۔ پیشانی اُبھری ہوئی تھی۔ اُنگلیوں کی جڑیں گوشت سے خالی تھیں۔ یہ اُن کا حلیہ ہے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۳۳)

(۳) محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے یہ موسیٰ بن عمران بن عبداللہ ابن عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے عاصم بن عبیداللہ بن عاصم کو بالکل یہی حلیہ بیان کرتے سنا۔

حضرت ابوبکرؓ مہندی اور کسم کا خضاب لگاتے تھے

(۴) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ حنا اور کسم کا خضاب لگاتے تھے۔

(۵) عمارہ نے اپنے چچا سے روایت کی کہ میں اُس زمانے میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس سے گزرا، جب وہ خلیفہ تھے اور اُن کی ڈاڑھی خوب سرخ تھی۔

(۶) ابی عون نے بنی اسد کے ایک شیخ سے روایت کی کہ میں نے غزوہ ذات السلاسل میں حضرت ابوبکرؓ کو دیکھا، وہ اپنے گندمی ناقے پر تھے۔ ڈاڑھی ایسی تھی، جیسے عرفج (گھاس) کی سفیدی۔ وہ بوڑھے، دُبلے اور گورے تھے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۷) ابن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کس چیز کا خضاب لگاتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ مہندی اور کسم کا۔ میں نے پوچھا: اور حضرت عمرؓ نے؟ انہوں نے کہا کہ مہندی کا۔ پھر پوچھا: اور نبی کریم ﷺ نے؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ چیز ہی نہیں پائی (یعنی بڑھاپا)۔ (طبقات ابن سعد ج۳)

حضرت انسؓ خادم نبی ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ ﷺ کے اصحابؓ میں سوائے حضرت ابو بکرؓ کے کوئی کھچڑی بال والا نہ تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اُن پر

مہندی اور مہندی کا غلاف (خضاب) کیا۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

نافع بن جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (چاہو تو بالوں کا رنگ) بدل دو اور یہود کی مشابہت نہ کرو (کہ اُن کی طرح سیاہ خضاب لگانے لگو)۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے مہندی اور کتم سے رنگا۔ حضرت عمرؓ نے بھی رنگا۔ اُن کا رنگ تیز تھا۔ حضرت عثمانؓ بن عفان نے زرد رنگا۔

راوی نے کہا کہ نافع بن جبیر سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے کیسا رنگا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ کو بہت ہی خفیف پیری آئی تھی۔

(طبقات ابنِ سعد ج ۳)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

یارِ غار حضرت ابوبکرؓ صدیق

(۱) امام ابن عساکرؒ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت کے لئے نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ اپنے آپ پر کسی غیر سے محفوظ نہیں تھے، یہاں تک کہ دونوں غار میں داخل ہو گئے۔

(تاریخ ابن عساکرؒ ج ۳۰ ص ۸۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت، تفسیر در منثور ج ۳ سورۃ التوبہ زیر آیت ۴۰)

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَ اَنْتَ مَعِیَ عَلَی الْحَوْضِ

ترجمہ: تو غار میں میرا ساتھی رہا اور تو حوض پر بھی میرے ساتھ ہوگا۔
(تاریخ ابن عساکرؒ ج ۳۰، تفسیر درمنثور ج ۳ سورۃ التوبہ زیر آیت ۴۰)

ابوبکرؓ میرا بھائی اور غار کا ساتھی ہے

(۳) امام ابن مردویہؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَبُوْبَکْرٍ اَخِیْ وَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ فَاعْرِفُوْا ذٰلِکَ لَہٗ فَلَو کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا سُدُّوْ کُلَّ خَوْخَۃٍ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرَ خَوْخَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ

ترجمہ: ابوبکرؓ میرا بھائی اور غار میں میرا ساتھی ہے۔ پس تم اس سے اسے پہچان لو۔ پس اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو یقیناً ابوبکرؓ کو خلیل بناتا۔ اس مسجد میں ابوبکرؓ کی کھڑکی کے سوا تمام کھڑکیاں بند کردو۔
(تفسیر درمنثور ج ۳ زیر آیت غار)

غار میں صدیق اکبرؓ پر سکینت

(۴) امام ابن ابی حاتمؒ، ابوالشیخؒ، ابن مردویہؒ، بیہقی نے دلائل نبوت میں، امام ابن عساکرؒ نے تاریخ میں بیان کیا ہے کہ "فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ" کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ صدیق پر طمانیت نازل فرمائی۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ

سے کبھی بھی طمانیت زائل نہیں ہوئی۔

(دلائل النبوت از بیہقی ج ۲ ص ۴۸۲، تفسیر درمنثور ج ۳ زیر آیت غار)

(۱)......مناقب ابی بکرؓ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ن الْخُدْرِیّ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَ مَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَ عِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَا بَکْرٍ وَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلاً لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلاً وَلَا کِنَّ اَخُوَّۃَ الْاِسْلَامِ وَ مَوَدَّتَہٗ لَا تُبْقَیْنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃً اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلاً غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلاً [(۱) متفق علیہ بخاری و مسلم ......(۲) بحوالہ مشکوۃ شریف باب مناقب ابی بکر حدیث ۵۷۶۳......(۳) صحیح الجامع الصغیر تالیف ناصر الدین البانی، جلد دوم حدیث ۵۲۹۸]

مسجد نبوی میں خوختہ ابوبکرؓ

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری ذات پر بہت زیادہ خرچ کرنے والے (یعنی میری صحبت میں اپنا وقت اور میری رضا اور خوشنودی میں اپنا مال بہت زیادہ خرچ کرنے والے) ابوبکر ہیں۔ اگر میں کسی شخص کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا، لیکن اسلامی اخوت اور اسلامی مودت قائم و باقی ہے (یعنی ابوبکرؓ

کے اور میرے درمیان خلت تو نہیں لیکن اسلامی اخوت و موّدت برقرار ہے)۔

اور مسجد نبوی میں آئندہ کوئی کھڑکی یا روشندان باقی نہ رکھا جائے مگر ابوبکرؓ کے گھر کی کھڑکی اور روشندان کو بند نہ کیا جائے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اگر میں خدا کے سوا کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔ (متفق علیہ بخاری شریف و مسلم شریف و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۶۳)

(۲)......شان ابوبکر صدیقؓ

وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَ لٰکِنَّہٗ اَخِیْ وَ صَاحِبِیْ وَ قَدِ اتَّخَذَ اللّٰہُ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلًا

(طبقات ابنِ سعد ج ۳، رواہ مسلم و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۶۴)

ابوبکرؓ میرے بھائی اور صحابی ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا لیکن ابوبکرؓ میرے بھائی ہیں اور میرے صحابیؓ ہیں اور البتہ تمہارے دوست کو خدا نے اپنا خلیل بنا لیا ہے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳، بخاری و مسلم شریف)

(۳)......حضورﷺ کا اِرشاد......حضرت ابوبکرؓ کی خلافت

وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهٖ اُدْعِیْ لِیْ اَبِیْ بَکْرٍ اَبَاکِ وَ اَخَاکِ حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَ یَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰی وَ یَأْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَکْرٍ

(مشکوٰۃ شریف حدیث ۵۷۶۴، رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اَنَا وَ اَوْلٰی بَدَلَ اَنَا وَلَا)

شان ابوبکر صدیقؓ (حدیث) خلافت کے لئے تحریر

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وفات میں فرمایا: میری طرف سے اپنے باپ ابوبکرؓ اور اپنے بھائی کو بلا بھیجو تا کہ میں ایک تحریر لکھ دوں اس لئے کہ مجھ کو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں کوئی آرزو نہ کرے (یعنی خلافت کی آرزو) اور مجھ کو یہ ڈر ہے کہ کہیں کوئی کہنے والا نہ کہے کہ میں خلافت کا مستحق ہوں۔ اور منع کرے گا اللہ اور مومن لوگ ابوبکرؓ کی خلافت کے سوا دوسرے کو۔

[(۱) رواہ مسلم ج ۳ کتاب الفضائل حدیث ۶۱۸۱ ومشکوٰۃ شریف حدیث ۵۷۶۵، (۲) الجامع الصغیر الصحیح البانی ج ۱ حدیث ۲۴۷، والزیادات حدیث ۹۹، (۳) مسند احمد بن حنبل عن عائشہؓ، (۴) احادیث الصحیحہ البانی ج ۴ حدیث ۶۹۰]

(۴)......حضورﷺ کا اِرشاد

وَ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ

عبدالوحید حنفی خادم اہلسنت

وَسَلَّمَ اِمْرَاَۃٌ فَکَلَّمَتْہُ فِیْ شَیْءٍ فَاَمَرَھَا اَنْ تُرْجِعَ اِلَیْہِ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَأَیْتَ اَنْ جِئْتَ وَ لَمْ اَجِدْکَ کَاَنَّھَا تُرِیْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدِیْنِیْ فَاْتِیَ اَبَا بَکْرٍ

(بخاری ومسلم شریف)

شانِ ابوبکر صدیقؓ (حدیث)

حضرت جبیر مطعمؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کسی معاملہ میں گفتگو کی۔ آپ نے اس سے فرمایا: پھر کسی وقت آنا۔ اس عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ بتایئے، اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو مجھ کو نہ پائے تو ابوبکرؓ کے پاس چلی جانا۔

(متفق علیہ ومشکوۃ شریف حدیث ۵۷۶۶)

(۵)......محبت صدیق اکبرؓ

وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَۃُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْھَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَکَتُّ مَخَافَۃَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ فِیْ اٰخِرِھِمْ

(متفق علیہ بخاری شریف ومسلم شریف)

عبدالوحید الحنفی

حضور ﷺ کا اِرشاد

حضرت عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے ذات السلاسل کے مقام پر بھیجا۔ پھر جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے پوچھا: آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ فرمایا: عائشہؓ سے۔ پھر میں نے پوچھا: اور مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہے؟ فرمایا: عائشہؓ کے والد سے۔ میں نے عرض کیا: پھر کس سے؟ فرمایا: عمرؓ سے۔

حضرت عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ اسی طرح آپ نے چند آدمیوں کو شمار کیا اور پھر میں اس خیال سے خاموش ہو گیا کہ کہیں میرا نام بالکل آخر میں نہ آئے۔ (متفق علیہ ومشکوٰۃ شریف حدیث ۵۷۶۷)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۶)......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اِرشاد

وَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيّ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَ خَشِيْتُ اَنْ يَّقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

(رواہ البخاری ومشکوٰۃ شریف حدیث ۵۷۶۸)

حضور ﷺ کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکرؓ ہیں

محمد بن حنفیہؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (حضرت علیؓ) سے

دریافت کیا: نبی ﷺ کے بعد کون شخص سب سے بہتر ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ۔ میں نے پوچھا: حضرت ابوبکرؓ کے بعد کون شخص بہتر ہے؟ فرمایا: حضرت عمرؓ۔ حضرت عمرؓ کے بعد میں نے اس خیال سے نہ پوچھا کہ کہیں وہ حضرت عثمانؓ کا نام نہ لے دیں، بلکہ میں نے سوال کا طرز بدل دیا اور یہ پوچھا کہ پھر آپ بہتر ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں تو صرف ایک فرد مسلمان ہوں۔

(متفق علیہ بخاری شریف و مسلم شریف)

(۷)......حضور ﷺ کا اِرشاد

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَ قَدْ کَافَیْنَاهُ مَا خَلَا اَبَابَکْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْهِ اللّٰهُ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَ لَوْ کُنْتَ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَ اِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰهِ

(رواہ الترمذی و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۶۹)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیکی کا بدلہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے ہم کو کچھ دیا ہے، ہم نے اس کو اس کا بدلہ دے دیا ہے، سوائے ابوبکرؓ

کے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ ایسی نیکی اور بخشش کی ہے، جس کا بدلہ قیامت کے دن خدا ہی دے گا۔

اور کسی شخص کے مال نے مجھ کو اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابوبکرؓ کے مال نے پہنچایا ہے۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل و خالص دوست بنانا چاہتا تو ابوبکرؓ کو اپنا دوست بناتا۔ یاد رکھو! تمہارے دوست (یعنی نبی کریم ﷺ) خدا کے دوست ہیں۔ (ترمذی و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۰)

(۸)......حضرت عمر فاروقؓ کا اِرشاد

وَ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَ خَيْرُنَا وَ اَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوبکرؓ کی شان

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں اور وہ ہم سب سے بہتر ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں۔ (ترمذی و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۱)

(۹)......حضور ﷺ کا اِرشاد

وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَ صَاحِبِیْ عَلٰی

عبدالوحید الحنفی

الْحَوْضِ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوبکرؓ یارِ غار ہیں

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا: تم میرے یارِ غار ہو اور حوضِ کوثر پر میرے ساتھی ہو۔ (ترمذی ومشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۲)

(۱۰)......حضور ﷺ کا اِرشاد

وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِىْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ

(رواہ الترمذی ومشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۳)

شان ابوبکر صدیقؓ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس جماعت میں ابوبکرؓ موجود ہوں تو مناسب نہیں کہ ان کے علاوہ کوئی شخص امام بنے۔ (ترمذی ومشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۲)

(۱۱)......حضرت فاروق اعظمؓ کا اِرشاد

وَ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَ وَافَقَ ذَالِكَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ اَلْيَوْمَ اَسْبَقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ وَ اَتٰى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا

(رواہ الترمذی وابوداؤد و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۴)

شان ابوبکر صدیقؓ

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ہم کو خدا کی راہ میں صدقہ خیرات کا حکم دیا۔ حسن اتفاق سے اس وقت میرے پاس کافی مال تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا: اگر حضرت ابوبکرؓ سے بازی لے جانا کسی دن میرے لئے ممکن ہوگا، تو آج ممکن ہوگا اور میں کافی مال خرچ کر کے سبقت لے جاؤں گا۔

چنانچہ میں آدھا مال لے کر حاضر خدمت ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: گھر والوں کے لئے تو نے کتنا چھوڑا؟ میں نے عرض کیا: آدھا مال۔

پھر حضرت ابوبکرؓ جو کچھ ان کے پاس تھا، سب لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ابوبکرؓ! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے؟ انہوں نے عرض کیا: ان کے لئے میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کو چھوڑ آیا ہوں۔

میں نے دل میں کہا: حضرت ابوبکرؓ صدیق پر میں کبھی سبقت نہ لے جاسکوں گا۔ (ترمذی ابوداؤد)

(۱۲)......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد

وَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا (رواہ الترمذی ومشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۵......حوالہ (۳) احادیث صحیحہ مؤلفہ البانی جلد چہارم حدیث ۱۵۷۴ (۴) ترمذی شریف جلد دوم حدیث ۲۹۲ (۵) الطبرانی فی المعجم الکبیر ص ۹ (۶) جامع الصغیر سیوطی وتلخیص الصحیحہ البانی جلد اول حدیث ۱۴۸۲)

حضرت ابوبکرؓ کی شان ......عتیق کا لقب

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک دن حضرت ابوبکرؓ آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تو دوزخ کی آگ سے آزاد کیا ہوا ہے (عتیق اللّٰہ من النّار)۔ اس روز سے حضرت ابوبکرؓ کا نام عتیق ہو گیا۔

(۱۳)......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد

وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِي اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيَ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنَ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی شان ...... قیامت میں قبر سے اکٹھا نکلنا

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور پھر ابوبکرؓ کی، پھر عمرؓ کی۔ پھر میں قبرستان بقیع کے مدفونوں کے پاس آؤں گا اور ان کو میرے ساتھ اٹھایا اور جمع کیا جائے گا۔ پھر میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا۔ یہاں تک کہ حرم مکہ اور حرم مدینہ کے درمیان میں جمع کیا جاؤں گا۔

(ترمذی و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۶)

(۱۴)...... حضور ﷺ کا ارشاد

وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَرَانِیْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِیْ یَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ مَعَکَ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّکَ یَا اَبَا بَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ (رواہ ابوداؤد)

شانِ صدیقؓ ...... جنت میں سب سے پہلے داخلہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ایک دن) حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے

عبدالوحید حنفی خادم اہلسنت

ہاتھ میں لے لیا اور مجھ کو جنت کا وہ دروازہ دکھایا، جس سے میری اُمت جنت کے اندر داخل ہوگی۔

حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کاش! میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ ہوتا کہ اس دروازہ کو دیکھ لیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ! آگاہ رہو کہ میری اُمت میں سب سے پہلا شخص تو ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۷)

(۱۵)......حضرت فاروق اعظمؓ کا اِرشاد

عَنْ عُمَرَ ذُكِرَ عِنْدَهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَبَكٰى وَ قَالَ وَدِدْتُ اَنَّ عَمَلِىْ كُلَّهُ مِثْلُ عَمَلِهٖ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ اَيَّامِهٖ وَ لَيْلَةً وَاحِدَةً مِّنْ لَيَالِيْهِ اَمَّا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَيْهِ قَالَ وَ اللّٰهِ لَا تَدْخُلُهُ حَتّٰى اَدْخُلَ قَبْلَكَ فَاِنْ كَانَ فِيْهِ شَيْءٌ اَصَابَنِىْ دُوْنَكَ فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ وَوَجَدَ فِيْ جَانِبِهٖ ثُقُبًا فَشَقَّ اِزَارَهُ وَ سَدَّهَا بِهٖ وَ بَقِىَ مِنْهَا اِثْنَانِ فَاَلْقَمَهُمَا رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ رَاْسَهُ فِيْ حِجْرِهٖ وَ نَامَ فَلُدِغَ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ رِجْلِهٖ مِنَ الْحُجْرِ وَ لَمْ يَتَحَرَّكْ

مَخَافَةَ اَنْ يَنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهٗ عَلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالَکَ يَا اَبَا بَكْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهٗ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ وَ كَانَ سَبَبَ مَوْتِهٖ وَ اَمَّا يَوْمُهٗ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَ قَالُوْا اَلَا نُؤَدِّیْ زَكٰوةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُّهُمْ عَلَيْهِمْ فَقُلْتَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَاَلَّفِ النَّاسِ وَ ارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِیْ اَجَبَّارٌ فِی الْجَاهِلِيَّةِ وَ خَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ اَنَّهٗ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ وَ تَمَّ الدِّيْنُ اَيُنْقَصُ وَ اَنَا حَیٌّ

(مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۸، رواہ رزین)

خادم اہلسنّت عبدالوحید حنفی

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک روز ان کے سامنے حضرت ابوبکرؓ کا ذکر کیا گیا۔ وہ اُس ذکر کو سن کو رو پڑے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں حضرت ابوبکرؓ نے صرف ایک دن رات جو اعمال کئے ہیں، کاش! اس دن اور اس رات کے اعمال کے مانند ان کی ساری زندگی کے اعمال ہوتے۔

ان کی ایک رات کا عمل تو یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

ہجرت کی رات کو روانہ ہو کر غارِ ثور پر پہنچے اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: خدا کی قسم! (آپ اس وقت تک غار میں) قدم نہ رکھیں، جب تک میں اس میں داخل ہو کر دیکھ نہ لوں کہ اس میں کوئی چیز تو نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسی چیز ہو گی تو اس کا ضرر مجھ ہی کو پہنچے گا اور آپ ﷺ محفوظ رہیں گے۔

چنانچہ حضرت ابوبکرؓ غار کے اندر داخل ہوئے اور اس کو صاف کیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کو غار کے اندر تین سوراخ نظر آئے۔ ایک میں تو انہوں نے اپنے تہہ بند میں سے چیتھڑا پھاڑ کر بھر دیا اور دو سوراخوں میں انہوں نے اپنی ایڑیاں داخل کر دیں۔ اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اندر تشریف لے آیئے۔

رسول اللہ ﷺ غار کے اندر آ گئے اور حضرت ابوبکرؓ کی گود میں سر رکھ کر سو گئے۔ اس حالت میں سوراخ کے اندر سے سانپ نے حضرت ابوبکرؓ کے پاؤں میں کاٹ لیا۔ لیکن وہ اسی طرح بیٹھے رہے اور اس خیال سے حرکت نہ کی کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کی آنکھ نہ کھل جائے۔ لیکن شدت تکلیف سے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے جو رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر پڑے۔

رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھل گئی اور آپ ﷺ نے پوچھا: ابوبکرؓ! کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! مجھ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

کو کاٹا گیا (یعنی سانپ نے مجھ کو کاٹ لیا ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کے پیر پر جہاں زخم تھا، لگا دیا اور ان کی تکلیف دور ہوگئی۔ اس واقعہ کے عرصہ دراز کے بعد سانپ کے زہر نے پھر رجوع کیا اور یہی زہر آپ کی موت کا سبب بنا (یعنی اسی زہر سے موت واقع ہوئی)۔

اور حضرت ابوبکرؓ کے ایک دن کا عمل یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو عرب کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم زکوٰۃ ادا نہ کریں گے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: اگر لوگ مجھ کو اونٹ کی رسی دینے سے بھی انکار کریں گے (یعنی جو شرعاً ان پر واجب ہوگی) تو ان پر جہاد کروں گا۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! لوگوں سے الفت و موافقت کریں اور خلق و نرمی سے کام لیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: ایام جاہلیت میں تو تم بڑے سخت غضب ناک تھے، کیا اِسلام میں داخل ہو کر خوار (یعنی کمزور و پست ہمت) ہو گئے۔ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور دِین کامل ہو چکا ہے۔ کیا کمال پر پہنچنے کے بعد وہ میری زندگی میں کمزور و ناقص ہوسکتا ہے؟ (ہرگز نہیں)۔

(رواہ رزین و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۷۸)

(۱۷)......شانِ ابوبکرؓ صدیق

وَ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدَّمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا بَکْرٍ وَصَلّٰی بِالنَّاسِ و اِنِّیْ شَاھِدٌ غَیْرُ غَائِبٍ وَ اِنِّیْ لَصَحِیْحٌ غَیْرُ مَرِیْضٍ وَلَوْ شَاءَ اَنْ یُقَدِّمَنِی لَقَدَّمَنِیْ فَرَضِیْنَا لِدُنْیَانَا مَنْ رَضِیَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ لِدِیْنِنَا (اسد الغابۃ)

علی المرتضیٰؓ کا ارشاد......ابوبکرؓ کی برحق خلافت کی دلیل

اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو آگے کیا اور انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اور میں موجود تھا، غیر حاضر نہیں تھا اور میں تندرست تھا، بیمار نہیں تھا۔ اگر آپ مجھے آگے کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے۔ تو ہم نے اپنی دُنیا کے لئے اسی آدمی کو پسند کیا، جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمارے دِین کے لئے پسند کیا۔

شانِ ابوبکر صدیقؓ......ارشادِ نبوی ﷺ

(۱۸) ...... أَبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ أَنْ یُخْتَلَفَ عَلَیْکَ یَا اَبَابَکْرٍ!

ترجمہ: اللہ اور مومنین سوائے ابوبکرؓ کی خلافت کے اور کسی کی خلافت

سے انکار کرتے ہیں، اے ابو بکرؓ! (حدیث شریف)

(حدیث صحیح ......حوالہ الجامع الصغیر البانی جلد اول حدیث ۲۴ الزیادات جامع الصغیر حدیث ۵ ......بحوالہ مسند احمد بن حنبل عن عائشہ......احادیث الصحیحہ مولفہ البانی حدیث ۶۹۰ ج ۲)

شانِ صدیق اکبرؓ

(۱۹) ...... اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ عَائِشَۃَ وَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْھَا

(حوالہ جامع الصغیر جلال الدین سیوطی و جامع الصغیر تخریج البانی حدیث ۱۷۷ بحوالہ بیہقی شریف۔ ترمذی شریف عن عمرو بن العاص ابن ماجہ۔ ترمذی شریف عن انس)

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ محبت مجھے عائشہؓ سے ہے اور مردوں میں عائشہؓ کے باپ سے ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالحمید الحنفی

(۲۱)......عہد نبوی میں صدیق اکبرؓ کا نماز پڑھانا

قَالَ سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ کَانَ قِتَالٌ بَیْنَ بَنِیْ عَمرو بن عَوْف فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ اَتَاھُمْ لِیُصْلِحَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ قَالَ لِبَلَالِ یَا بِلَالُ اِذَا حَضَرَ الْعَصْرَ وَ لَمْ اٰتِ فَمُرْ اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرْتُ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَقَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تَقَدَّمْ فَتَقَدَّمَ اَبُوْبَکْرٍ فَدَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَشُقُّ النَّاسَ حَتّٰی قَامَ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ وَ صَفَحَ الْقَوْمُ وَ کَانَ اَبُوْبَکْرٍ

اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ لَمْ یَلْتَفِتْ فَلَمَّا رَأٰی اَبُوْبَکْرٍ التَّصْفُّحَ لَا یُمْسِکُ عَنْهُ اِلْتُفَتَ فَاَوْمَا اِلَیْه رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ فَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهُ اقْضِه ثُمَّ مَشَی اَبُوْبَکْرٍ الْقَهْقَرٰی عَلٰی عَقِبَیْهِ فَتَاَخَّرُ فَلَمَّه رَأَیٰ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَهٗ قَالَ یَا اَبَابَکْرٍ مَا مَنَعَکَ اِذْ اَوْمَاتُ اِلَیْکَ اَنْ لَا تَکُوْنَ مَضَیْتَ فَقَالَ لَمْ یَکُنْ لِاِبْنِ اَبِی قُحَافَةَ اَنْ یَؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ لِلنَّاسِ اِذَا مَا بِکُمْ شَیْءٌ فَلْیُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَ لْیُصَفِّحِ النِّسَآءِ (نسائی شریف جلد اول باب ۴۸۲ حدیث ۷۹۶)

حضور ﷺ نے اپنا قائم مقام امام صلوۃ ابوبکرؓ کو بنایا

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں جنگ ہوئی۔ یہ خبر رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئی۔ آپ ﷺ نماز ظہر ادا فرما کر ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور حضرت بلالؓ سے فرمایا: اے بلالؓ! جس وقت نماز عصر کا وقت شروع ہو اور میں وہاں پر نہ پہنچوں تو تم ابوبکرؓ سے عرض کرنا کہ وہ نماز کی امامت فرمائیں۔ پس جس وقت نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلالؓ نے اذان دی،

پھر تکبیر پڑھی اور حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ آپ نماز کی امامت کے واسطے آگے بڑھیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ آگے کی طرف بڑھ گئے اور نماز کا آغاز فرما دیا۔

جس وقت نماز کی ابتدا فرما چکے تو حضرت رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور لوگوں سے آگے بڑھ کر حضرت ابوبکرؓ کی اقتداء میں نماز کی نیت باندھ لی تو لوگوں نے دستک دینا شروع کر دی۔

حضرت ابوبکرؓ کا یہ اصول تھا کہ جس وقت وہ نماز کی حالت میں ہوتے تھے تو وہ کسی دوسری جانب توجہ نہیں فرماتے تھے۔ مگر جس وقت انہوں نے دیکھا تو رسول کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ رہو اور نماز کی امامت کرو۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے خدا کا شکر ادا کیا۔ رسول کریم ﷺ کے یہ فرمانے پر کہ تم نماز پڑھاؤ، پھر فوراً وہ پیچھے آ گئے۔ جس وقت رسول کریم ﷺ نے دیکھا تو آپ ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز کی امامت فرمائی۔

اس کے بعد نماز سے فراغت کے بعد فرمایا کہ اے ابوبکرؓ! جس وقت میں نے تمہاری جانب اشارہ کیا تو تم اپنی جگہ پر نماز کس وجہ سے نہیں پڑھاتے رہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: ابوقحافہؓ کے لڑکے کی (یعنی میری) یہ مجال ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی امامت کرے۔

پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں کو نماز کی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حالت میں کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش آ جائے تو مردوں کو چاہیے کہ وہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہہ لیا کریں اور خواتین کو چاہیے کہ وہ دستک دیا کریں۔ (نسائی شریف)

غار اور ہجرت مدینہ

(۱) ...... ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ صدیق سے فرمایا کہ مجھے روانگی (یعنی ہجرت) کا حکم ہو گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! صحبت کو (نہ بھولیے گا)۔ فرمایا: تمہارے لیے (ہجرت میں بھی) صحبت ہے۔

دونوں روانہ ہوئے، یہاں تک کہ ثور میں آئے اور اس میں پوشیدہ ہو گئے۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ ص۱۹)

سفرِ ہجرت کے واقعات

(۲) ...... حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ رات کو ان دونوں کے پاس اہل مکہ کی خبر لاتے اور صبح انہیں مکہ کے لوگوں میں کرتے۔ گویا وہ رات کو مکہ میں رہے۔

عامرؓ بن فہیرہ حضرت ابوبکرؓ کی بکریاں چراتے اور انہیں دونوں کے پاس رات بھر رکھتے، جس سے دونوں دُودھ پیتے۔ (طبقات ابنِ سعد)

(۳) ...... حضرت اسماءؓ اُن دونوں کے لیے کھانا تیار کرتی تھیں۔ اور

حافظ عبدالوحید الحنفی

پھر ان کے پاس بھیج دیتی تھیں۔ کھانا کسی دسترخوان میں باندھ دیتی تھیں۔ ایک روز اُنہیں کوئی چیز باندھنے کو نہ ملی تو انہوں نے اپنا دوپٹہ کاٹ کر باندھ دیا۔ ان کا نام ذات النطاقین (دو دوپٹے والی) ہو گیا۔

(طبقات ابنِ سعد)

(۴) ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کا حکم ہو گیا۔ حضرت ابوبکرؓ کا ایک اونٹ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک دوسرا اونٹ خریدا۔ ایک اونٹ پر آنحضرت ﷺ سوار ہوئے اور دوسرے پر حضرت ابوبکرؓ۔ ایک اور اونٹ پر (جیسا کہ حماد کو معلوم ہے) عامرؓ بن فہیرہ سوار ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ اُس اونٹ سے گراں ہو جاتے تو حضرت ابوبکرؓ سے بدل لیتے۔ حضرت ابوبکرؓ عامرؓ بن فہیرہ کے اونٹ سے بدل لیتے۔ اور عامرؓ بن فہیرہ رسول اللہ ﷺ کے اونٹ سے بدل لیتے۔ حضرت ابوبکرؓ کے اونٹ پر جب رسول اللہ ﷺ سوار ہوتے تو وہ بھی گراں بار ہو جاتا۔

سفرِ ہجرت میں کپڑوں کا ہدیہ

پھر ان دونوں کے پاس شام سے ہدیہ آیا جو طلحہ بن عبید اللہ کی طرف سے حضرت ابوبکرؓ کے نام تھا۔ اس میں شامی سفید کپڑے تھے۔ دونوں نے وہ پہن لیے اور انہیں کپڑوں میں مدینہ میں داخل ہوئے۔

(طبقات ابنِ سعد)

خادم اہلسنّت فاضل عبد الوحید الحنفی

(۵)...... ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ ہی تھے، جو نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے پاس جب وہ دونوں غار میں تھے، تو کھانا لے جاتے۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ص۲۰)

(۶)...... حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے ان سے بیان کیا کہ جب ہم غار میں تھے، تو میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اگر ان لوگوں میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف نظر کرے تو وہ ضرور ہمیں دیکھ لے۔ فرمایا: اے ابوبکرؓ! ان دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، جس کا تیسرا اللہ ہو۔ (طبقات ابنِ سعد)

صدیق اکبرؓ کی شان میں حسانؓ کے اشعار

(۷)...... زہری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسانؓ بن ثابت سے فرمایا کہ کیا تم نے حضرت ابوبکرؓ کی مدح میں بھی کچھ کہا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: کہو، میں سنوں گا۔ انہوں نے کہا:

و ثانی اثنین فی الغار المنیف و قد

طاف العدوُّ بہ اذ صعد الجبلا

وہ (صدیقؓ) غار میں دو میں کے دوسرے تھے۔ حالانکہ وہ جب غار میں اُترے تو دشمن ان کے اردگرد پھرتے رہے، (مگر اُن کو) نہ دیکھ سکے۔

و کان حبّ رسول اللہ قد علموا

من البریۃ لم یعدل بہ رجلا

وہ رسول اللہ ﷺ کے ایسے محبّ محبوب تھے کہ سب لوگ جانتے ہیں کہ مخلوق میں کوئی شخص ان کے برابر نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ ہنسے جس سے دندانِ مبارک نظر آنے لگے اور فرمایا: ''اے حسان! تم نے سچ کہا۔ وہ ایسے ہی ہیں، جیسا تم نے کہا ہے''۔ (طبقات ابن سعد ج۳)

(۸)......اسماعیل بن عبداللہ بن عطیہ بن عبداللہ بن انیس نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضرت ابوبکرؓ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو حبیب بن یساف کے پاس اُترے۔

ایوب بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے پاس اُترے۔

حضرت ابوبکرؓ کا مدینہ منورہ میں نکاح

☆......محمد بن جعفر بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے پاس اُترے۔اُن کی بیٹی سے نکاح کیا اور رسول اللہ ﷺ کی وفات تک بمقام السُنح بنی الحارث بن الخزرج میں رہے۔

(طبقات ابن سعد)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو بھائی بنایا

☆......عبداللہ بن محمد بن عمر بن علیؓ بن ابی طالب نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اصحابؓ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تو آپ ﷺ نے حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔ (طبقات ابنِ سعد)

حضور ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو بھائی بنایا

☆......ایک اہل بصرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔ ایک روز آپ نے اُن دونوں کو سامنے آتے دیکھا تو فرمایا کہ یہ دونوں سوائے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے باقی تمام اولین و آخرین کے ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں۔

(طبقات ابن سعد ج ۳)

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں

☆......شعبیؒ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔ دونوں اس طرح سامنے آئے کہ ان میں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ سوائے انبیاء و مرسلین کے تمام اولین و آخرین کے ادھیڑ اہل جنت کے سرداروں کو دیکھے تو وہ ان دونوں سامنے آنے والوں کو دیکھے۔ (طبقات ابن سعد)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مسجد نبویؐ کے ساتھ مکان

☆......عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں مکانوں کے لئے زمین عطا فرمائی تو حضرت ابوبکرؓ کے لئے ان کے مکان کی جگہ مسجد کے پاس رکھی۔ یہ وہی مکان ہے جو آل عمر کے پاس گیا۔

تمام غزوات میں صدیقؓ ساتھ تھے

☆......لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ بدر و اُحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حاضر ہوئے۔

یوم تبوک میں رسول ﷺ نے انہیں خیبر کے غلے میں سے سَو دَسَق سالانہ دیے۔

یوم اُحد میں ان میں سے تھے جو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔

نجد کے وفد کا امیر بنایا

☆......ایاس بن سلمہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کو نجد بھیجا۔ اُنہیں ہم لوگوں پر امیر بنایا۔ ہم نے ہوازن کے کچھ لوگوں پر شب خون مارا۔ میں نے اپنے ہاتھ سے سات گھر والوں کو قتل کیا۔ ہمارا شعار اَمِت اَمِت تھا۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

بدر میں جبرائیلؑ ساتھ تھے

☆......حضرت علیؓ المرتضیٰ سے مروی ہے کہ مجھ سے اور حضرت ابوبکرؓ صدیق سے یوم بدر میں کہا گیا تم میں سے ایک کے ساتھ حضرت جبریلؑ ہیں اور دوسرے کے ساتھ حضرت میکائیلؑ۔ (طبقات ابن سعد ج۳)

سب سے زیادہ رحم والا

☆......حضرت انسؓ بن مالک نے نبی کریمﷺ سے روایت کی کہ میری اُمت میں میری اُمت کے ساتھ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکرؓ ہیں۔ (طبقات ابن سعد ج۳)

نبیﷺ کے بعد سب سے زیادہ غیرت دار صدیق اکبرؓ تھے

☆......محمد سے مروی ہے کہ اس اُمت کے نبی کریمﷺ کے بعد اُمت کے سب سے زیادہ غیرت دار حضرت ابوبکرؓ تھے۔

(طبقات ابن سعد ج۳)

صدیق اکبرؓ کے تین خواب

☆......حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہﷺ! میں برابر خواب دیکھتا ہوں کہ لوگوں کا فضلہ روندتا ہوں۔ فرمایا: تم لوگوں سے سبیل میں ہوگے (یعنی اُن کی سرداری کے اہل ہوگے اور سرداری کروگے)۔

انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے سینے میں دو باغ دیکھے۔ فرمایا: (اس

سے مراد) دو سال ہیں (یعنی تم دو سال تک سرداری کرو گے)۔ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ میرے جسم پر ایک یمنی جوڑا ہے۔ فرمایا: (اس سے مراد) لڑکا ہے، جس سے تم خوش ہو گے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

حضور ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو امیر حج بنایا

(۱) ...... عطا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عام الفتح میں حج نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو امیر حج بنا دیا۔

(طبقاتِ ابنِ سعد ج ۳ ص ۲۲)

(۲) ...... ابن عمر سے مروی ہے کہ اسلام میں جو سب سے پہلا حج ہوا، اُس میں نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو حج پر عامل بنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے سال آئندہ حج کیا۔

جب نبی کریم ﷺ اُٹھا لیے گئے تو انہوں نے حضرت عمرؓ بن الخطاب کو حج پر عامل بنایا۔ سال آئندہ حضرت ابوبکرؓ نے حج کیا۔

جب حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی تو حضرت عمرؓ خلیفہ بنائے گئے۔ تو انہوں نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو حج پر عامل بنایا۔ ہر سال برابر حج کرتے رہے، یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔

حضرت عثمانؓ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے بھی حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو حج پر (پہلے سال) عامل بنایا۔ (پھر ہر سال دس سال تک خود ہی حج کو جاتے رہے۔) آخری سال بھی حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو عامل

حج بنایا۔ پھر اُن کی شہادت ہوگئی۔

حضور ﷺ کا خواب، صدیقؓ کی تعبیر

☆ ...... ابن شہاب سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک خواب دیکھا۔ اسے حضرت ابوبکرؓ سے بیان کیا اور فرمایا: اے ابوبکرؓ! میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے میں اور تم ایک زینے پر بڑھے۔ میں تم سے ڈھائی سیڑھی آگے بڑھ گیا۔ انہوں نے کہا: خیر ہے یا رسول اللہ ﷺ! اللہ آپ کو اُس وقت تک باقی رکھے کہ آپ اپنی آنکھوں سے وہ چیز دیکھ لیں جو آپ کو مسرور کرے۔ اور آپ کی آنکھ کو ٹھنڈا کرے۔

آپ نے اُن کے سامنے اسی طرح تین مرتبہ دُہرایا۔ تیسری مرتبہ فرمایا: اے ابوبکرؓ! میں نے خواب دیکھا کہ جیسے میں اور تم ایک زینے پر بڑھے۔ میں تم سے ڈھائی سیڑھی آگے بڑھ گیا۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ آپ کو اپنی رحمت و مغفرت کی طرف اُٹھا لے گا اور میں آپ کے بعد ڈھائی سال زندہ رہوں گا۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

صدیقؓ کے دِل میں خوفِ الٰہی

☆ ...... محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے زیادہ اس چیز میں کوئی ڈرنے والا نہ تھا جو اسے معلوم نہیں ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ اس

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

چیز میں کوئی ڈرنے والا نہ تھا، جو اُسے معلوم نہیں ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کے پاس کوئی ایسا قضیہ آتا، جس کے متعلق ہم نہ کتاب اللہ میں کوئی اصل پاتے اور نہ سنت میں کوئی اثر، تو وہ کہتے کہ میں اپنی رائے سے اجتہاد کرتا ہوں۔ اگر صواب ہوا تو اللہ کی طرف سے ہے، اگر خطا ہوئی تو میری طرف سے ہے۔ اور میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔

بیت المال کے مال کی واپسی

محمد سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ان پر چھ ہزار درہم تھے، جو انہوں نے بطور نفقہ بیت المال سے لیے۔ وفات کے وقت انہوں نے کہا کہ عمر نے مجھے نہ چھوڑا۔ میں نے بیت المال سے چھ ہزار درہم لے لئے۔ میری وہ زمین جو فلاں مقام پر ہے، انہیں درہموں کے عوض ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ سے بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ابوبکرؓ پر اللہ تعالیٰ رحمت کرے، انہوں نے چاہا کہ اپنے بعد کسی کو گفتگو کا موقع نہ دیں۔ میں ان کے بعد والیِ اَمر ہوں، حالانکہ میں نے اسے تمہارے سامنے ردّ کیا ہے۔

(طبقات ابنِ سعد ج۳ ص۳۸)

مال غنیمت کی تقسیم

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میرے والد نے اپنی خلافت کے پہلے سال غنیمت تقسیم کی۔ انہوں نے آزاد کو بھی دس درہم دیئے، غلام کو بھی دس درہم دیئے، عورت کو بھی دس درہم دیئے اور اُس کی باندی کو بھی دس درہم دیئے۔ دوسرے سال غنیمت تقسیم کی تو بیس بیس درہم دیئے۔

(طبقات ابنِ سعد ج ۳)

حضرت ابوبکرؓ کی سلمان کو نصیحت

اُسیر سے مروی ہے کہ سلمان نے کہا: میں حضرت ابوبکرؓ صدیق کی علالت میں اُن کے پاس گیا اور کہا: اے خلیفہ رسول اللہ! مجھے کچھ وصیت کیجیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ مجھے اس دن کے بعد وصیت نہ کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا:

بے شک، اے سلمان! عنقریب وہ فتوح ہوں گی، جنہیں میں نہیں جانتا۔ اس میں سے تمہارا حصہ وہ ہوگا جو تم نے اپنے پیٹ میں کر لیا یا اپنی پیٹھ پر ڈال لیا (یعنی پہن لیا)۔ خوب سمجھ لو کہ جو شخص پانچوں نمازیں پڑھتا ہے، وہ صبح کرتا ہے تو اللہ کے ذمے کرتا ہے اور شام کرتا ہے تو اللہ کے ذمے کرتا ہے۔ تم ہرگز کسی ایسے شخص کو قتل نہ کرنا جو اللہ کے ذمے والوں میں سے ہو۔ کیوں کہ اللہ تم سے اپنے ذمے کا مطالبہ کرے گا اور تم

خادم اہل سنت عبدالوحید الحنفی فاضل

کو منہ کے بل دوزخ میں ڈال دے گا۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۳۸)

مال خمس کی وصیت

خالد بن ابی عزہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے مال کے پانچویں حصے کی وصیت کی۔ یا کہا کہ میں اپنے مال میں سے وہ لے لوں گا، جو اللہ نے مسلمانوں کے مالِ غنیمت میں سے لیا ہے۔

قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: میرے لئے غنیمت کا وہ مال ہے، جس سے میرا پروردگار راضی ہوا۔ پھر انہوں نے خمس (پانچویں حصے) کی وصیت کی۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۳۸)

اسحاق بن سوید سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے خمس کی وصیت کی۔ (ایضاً)

خادم اہل السنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حضرت ابوبکرؓ کا حضرت عائشہؓ سے زمین کا مطالبہ

(۱) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے ان (حضرت عائشہؓ) کو بلایا اور کہا کہ اپنے بعد غنا اور بے فکری میں اپنے اہل میں تم سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں۔ نہ مجھے تم سے زیادہ کسی کا حقیر ومحتاج ہونا گراں ہے۔

میں نے تمہیں العالیہ کی زمین کا بیس دسق غلہ بخش دیا تھا۔ اگر تم اس

میں سے کسی سال ایک کھجور بھی حاصل کر لیتیں، جو تمہارے لئے جمع ہوتی (تو مجھے اطمینان ہوتا)۔ اب تو وہ وارث ہی کا مال ہے کہ تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ میں نے کہا: وہ تو اسماءؓ ہیں (جو ایک ہی بہن ہیں، دو بہنیں کہاں ہیں)؟ انہوں نے کہا کہ بنت خارجہ کے پیٹ والی۔ میرے قلب میں ڈالا گیا ہے کہ وہ لڑکی ہے۔ میں اس کے لئے خیر کی وصیت کرتا ہوں۔ چنانچہ اُم کلثوم پیدا ہوئیں۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

(۲) فلیح بن حمید نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ مال جو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عائشہؓ کو العالیہ میں دیا، اموال بنی النضیر میں سے بیر جحر تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اُس کی اصلاح کی، اس میں کھجور کے درخت لگائے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

(۳) عامر سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا: پیاری بیٹی! تمہیں معلوم ہے کہ تم سب سے زیادہ مجھے محبوب ہو اور سب سے زیادہ عزیز ہو۔ میں نے تمہیں وہ زمین دی تھی جو تم جانتی ہو کہ فلاں فلاں مقام میں ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے وہ واپس کر دو کہ کتاب اللہ کے موافق میری اولاد پر تقسیم ہو۔ کیوں کہ میرے ربّ نے مجھے القا کیا تھا۔ جب القا کیا تھا (یعنی دل میں ڈال دیا تھا کہ میں وہ زمین تمہیں دے دوں)۔ حالانکہ میں نے اپنی اولاد کو دوسری اولاد پر فضیلت (ترجیح) نہیں دی۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳ ص ۳۸)

(۴) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے نہ وہ دینار چھوڑا نہ درہم، جس پر اللہ نے اپنا سکہ ڈھالا تھا۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳ص ۳۸)

حاتم کا ایک شعر

(۵) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات کا وقت آیا تو میں نے حاتم کے کلام میں سے ایک شعر پڑھا:۔

لعمرک ما یغنی الثراء عن الفتیٰ

اذا حشرجت یوما و ضاق بها الصدر

تیری جان کی قسم! توانگری بندے کو (موت سے) بچا نہیں سکتی۔

جب کسی دن سانس اکھڑ جائے اور دم سینے میں اٹکے۔

حضرت ابوبکرؓ کا شعر میں جواب

انہوں نے فرمایا کہ بیٹی! اس طرح نہ کہو، بلکہ یہ کہو:

وَ جَائَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتُ مِنْهُ تَحِيْدُ

موت کی سختی آ ہی گئی۔ یہ وہ چیز ہے جس سے تو بھڑکتا تھا۔

تم لوگ میری ان دونوں چادروں کو محفوظ رکھنا۔ جب میں مر جاؤں تو ان دونوں کو دھو ڈالنا اور مجھے ان کا کفن دینا۔ کیوں کہ نئے کپڑے کا زندہ بہ نسبت مردے کے زیادہ محتاج ہے۔

پھر فرمایا کہ دیکھو جب سے ہم امر مسلمین کے والی ہوئے، نہ ہم نے ان کا کوئی دینار کھایا نہ درہم۔ البتہ ہم نے اُن کے موٹے غلہ کا آٹا اپنے شکموں میں بھر لیا۔ اور ان کے موٹے جھوٹے کپڑے اپنی پیٹھ پر پہن لیے۔ ہمارے پاس مسلمانوں کے مالِ غنیمت میں سے کچھ نہیں ہے، نہ تھوڑا نہ بہت۔ سوائے اس حبشی غلام اور اس پانی کھینچنے والے اونٹ اور پرانی چادر کے۔ جب میں مر جاؤں تو تم انہیں عمرؓ کے پاس بھیج دینا اور بری ہو جانا۔ (طبقات ابن سعد ج۳ ص ۳۸)

حضرت عمرؓ کی اشک باری

عبدالوحید الحنفی

حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب قاصد یہ اشیاء لے کر حضرت عمرؓ کے پاس آیا تو وہ اتنا روئے کہ آنسو زمین پر بہنے لگے۔ کہنے لگے کہ اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحمت کرے، انہوں نے اپنے بعد والے کو مشقت میں ڈال دیا۔ اے غلام! انہیں اُٹھا لے۔

(طبقات ابنِ سعد ج ۳)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ بیمار ہوئے تو انہوں نے کہا (شعر):

من لا یزال دمعہٗ مُقنّعًا

فانہ لابد مَرّۃً مدفوق

جس شخص کے آنسو ہمیشہ اس حالت میں جاری رہیں کہ وہ چادر میں اپنا سر چھپائے ہو تو وہ لامحالہ ایک روز مر جائے گا۔

حضرت ابوبکرؓ نے کہا: بیٹی! ایسا نہیں ہے، بلکہ:

وَ جَـآئَـتْ سَـكْـرَةُ الْمَوْت بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتُ مِنْهُ تَحِيْد

(ترجمہ اوپر گزر گیا)

المزنی کی روایت

(۲) بکر بن عبداللہ المزنی سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ جب حضرت ابوبکرؓ صدیق علیل ہوئے اور اُن کی بیماری شدید ہوگئی تو حضرت عائشہؓ نے ان کے سرہانے بیٹھ کر (یہ شعر) کہا:

کـــل ذی ابـــل مـــورثهـــا

و کـــل ذی سَـــلَـــب مســـلـــوب

ہر اونٹ والے کے اونٹوں کا کوئی وارث ہوگا اور ہر غنیمت والے سے چھین لیا جائے گا (یعنی موت کے بعد)۔

فرمایا بیٹی! جیسا تم نے کہا ایسا نہیں ہے۔ البتہ ایسا ہے جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ جَـآئَـتْ سَـكْـرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتُ مِنْهُ تَحِيْد

(موت کی سختی آ ہی گئی۔ حالانکہ اسی سے تو بیزار تھا۔)

(۳) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ قضا کر رہے تھے، تو میں نے یہ شعر بطور مثال پڑھا:

و ابیض یستقی انعمام بوجھہ
ربیع الیتامیٰ عصمۃ للارامل

وہ ایسے گورے آدمی ہیں، جن کے چہرے سے ابر بھی سیرابی حاصل کرتا ہے۔ وہ یتیموں کی بہار اور بیواؤں کی پناہ ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کی شان ہے۔

سمیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے یہ شعر پڑھا:

من لا یزال دمعۃ مُقنّعًا
فانہ لابد مَرّۃً مدفوق

(ترجمہ اوپر گزر گیا۔) تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ:

وَ جَائَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِکَ مَا كُنْتُ مِنْهُ تَحِيْدُ

(ترجمہ اوپر گزر چکا۔)

(۴) ثابت سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اس شعر کو بطور مثال پڑھا کرتے تھے:

لا تزال تنعی حتیٰ تکونہ
و قد یرجوا لفتی الوجا یموت دونہ

(تو اپنے دوست کی خبر مرگ سنایا کرتا تھا، حتیٰ کہ تو بھی وہی ہو گیا۔

بندہ ایسی چیزوں کی آرزو کرتا ہے کہ وہ اُس کے ادھر ہی مر جاتا ہے۔)

(۵) ابی السفر سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے، تو لوگوں نے کہا: کیا ہم طبیب کو نہ بلا دیں۔ انہوں نے کہا کہ اُس نے مجھے دیکھ لیا ہے اور کہا ہے کہ میں وہی کرتا ہوں، جو چاہتا ہوں۔

(٦) قتادہ سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: مجھے پسند تھا کہ میں سبزہ ہوتا اور کیڑے کھا جاتے۔ (طبقات ابن سعد ج۳)

پسندیدہ وصیت

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: مجھے خمس کی وصیت کرنا رُبع کی وصیت سے زیادہ پسند ہے۔ اور مجھے رُبع کی وصیت کرنا ثلث کی وصیت کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ جس نے ثلث کی وصیت کی، اُس نے (وارث کے لیے) کچھ نہیں چھوڑا۔

(طبقات ابنِ سعد ج۳)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کی حضرت عمرؓ کے متعلق رائے

عبداللہ البہی (اور تین طرق) سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مرض میں شدت ہوئی تو انہوں نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو بلایا اور کہا کہ مجھے عمرؓ بن الخطاب کا حال بتاؤ۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ

نے کہا کہ آپ مجھ سے وہ بات پوچھتے ہیں، جو یقیناً مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اگرچہ میں زیادہ جانتا ہوں مگر تم بھی بیان کرو۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا: واللہ! اُن کے حق میں میری جو رائے ہے، وہ اُس سے افضل ہیں۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳)

حضرت عثمانؓ کی حضرت عمرؓ کے متعلق رائے

حضرت ابوبکرؓ صدیق نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو بلایا اور کہا کہ مجھے عمرؓ کا حال بتاؤ۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہم سب سے زیادہ اُن سے آگاہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ! اس پر بھی جو تمہیں معلوم ہو، وہ بیان کرو۔

حضرت عثمانؓ نے کہا کہ اے اللہ! میرا علم اُن کے متعلق یہ کہ اُن کا باطن اُن کے ظاہر سے بہتر ہے اور اُن کے مثل ہم میں کوئی نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: خدا تم پر رحمت کرے۔ واللہ! اگر تم اُن کا حال ترک کر دیتے تو میں تمہیں بغیر بیان کیے جانے نہ دیتا۔

حضرت عمرؓ کی نامزدگی کے متعلق مہاجرین اور انصار سے مشورہ

انہوں نے ان دونوں کے ہمراہ حضرت سعیدؓ بن زید، ابو الاعورؓ اور اُسیدؓ بن الحضیر سے اور ان کے سوا دوسرے مہاجرینؓ و انصارؓ سے بھی

خادم اہل السنّۃ حافظ عبدالوحید الحنفی

مشورہ کیا۔ حضرت اُسیدؓ نے کہا: اے اللہ! مجھے حق کی توفیق دے، آپ کے بعد میں انہیں سب سے بہتر جانتا ہوں جو رضائے الٰہی سے راضی ہیں اور ناراضی سے ناراض۔ اُن کا باطن ظاہر سے بہتر ہے اور اس امر پر کوئی ایسا والی نہیں جو اُن سے زیادہ قوی ہو۔

حضرت عمرؓ کی سخت مزاجی کے خلاف شکایت

بعض اصحابؓ نبی نے حضرت عبدالرحمٰنؓ و عثمانؓ کا حضرت ابوبکرؓ کے پاس جانا اور اُن سے خلوت کرنا سنا تو وہ لوگ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے۔ اُن میں سے کسی کہنے والے نے اُن سے کہا کہ آپ اپنے پروردگار سے کیا کہیں گے؟ جب وہ آپ سے حضرت عمرؓ کو ہم پر خلیفہ بنانے کو پوچھے گا، حالانکہ آپ اُن کی سختی دیکھتے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ مجھے بٹھا دو۔ پھر اُن لوگوں سے کہا: کیا تم لوگ مجھے اللہ کا خوف دلاتے ہو؟ تمہاری امارت سے جس نے ظلم سے توشہ حاصل کیا، وہ برباد گیا۔ اگر اللہ مجھ سے سوال کرے گا تو میں کہوں گا کہ اے اللہ! تیرے خاص بندوں میں جو سب سے بہتر تھا، میں نے اُسے خلیفہ بنایا۔ اے شخص! میں نے جو تم سے کہا: یہ اُن لوگوں کو بھی پہنچا دینا، جو تمہارے پیچھے ہیں۔

عبدالوحید الحنفی

حضرت عمرؓ فاروق کی نامزدگی کا فرمان

حضرت ابوبکرؓ صدیق لیٹ گئے۔ انہوں نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو بلایا اور کہا کہ لکھو:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ مضمون ہے جس کی ابوبکرؓ بن ابی قحافہ نے اپنی دنیا کے آخر زمانے میں، اُس سے نکلتے وقت اور آخرت کے ابتدائی زمانے میں، اُس میں داخل ہوتے وقت (اور آخرت وہ جگہ ہے) جہاں کافر بھی ایمان لاتا ہے، منکر بھی یقین کر لیتا ہے اور جھوٹا بھی سچ بولنے لگتا ہے، وصیت کی کہ میں نے اپنے بعد تم پر عمرؓ بن الخطاب کو خلیفہ بنا دیا۔ لہٰذا اُن کی بات سننا اور اُن کی اطاعت کرنا۔ میں نے اللہ، اُس کے رسول ﷺ، اُس کے دین، اپنے نفس اور تم لوگوں کی خیر خواہی میں کوتاہی نہیں کی۔

عمرؓ اگر عدل کریں تو اُن کے ساتھ میرا یہی گمان ہے اور اُن کے بارے میں میرا یہی علم ہے۔ اگر وہ عدل کو بدل دیں تو ہر شخص کو اُس کے حاصل کئے ہوئے گناہ کی سزا ملے گی۔ میں نے تو خیر ہی کا ارادہ کیا۔ میں غیب کی بات نہیں جانتا۔ ظلم کرنے والوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس مقام پر پلٹتے ہیں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

انہوں نے اس کے لکھنے کا حکم دیا اور مہر لگائی۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

حضرت ابوبکرؓ کی بے ہوشی

بعض راویوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے اس فرمان کا عنوان لکھوا دیا، جس میں حضرت عمرؓ فاروق کا ذکر رہ گیا۔ قبل اس کے کہ وہ کسی کو نامزد کریں، بے ہوش ہو گئے۔ حضرت عثمانؓ نے لکھ دیا کہ میں نے تم پر عمرؓ بن الخطاب کو خلیفہ بنا دیا۔

جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ تم نے جو کچھ لکھا، وہ میرے سامنے پڑھو۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کا ذکر پڑھا تو حضرت ابوبکرؓ نے تکبیر کہی اور کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تمہیں اندیشہ ہو گا کہ اگر اس غش میں میرا دم نکل گیا تو لوگ اختلاف کریں گے، اللہ تمہیں اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر دے۔ واللہ تمہی اس لکھنے کے اہل تھے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

نامزدگی کا اعلان

حضرت ابوبکرؓ کے حکم سے وہ مہر کیا ہوا فرمان لے کر نکلے، ہمراہ حضرت عمرؓ بن الخطاب اور اُسیدؓ بن القرظی بھی تھے۔ حضرت عثمانؓ نے لوگوں سے کہا: کیا تم اس شخص سے بیعت کرتے ہو جو اس فرمان میں ہے؟ سب نے کہا: جی ہاں۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم نے اس شخص کو جان لیا ہے، جس کا ذِکر اس فرمان میں ہے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

خادم اہلسنت عبد الوحید الحنفی

حضرت عمرؓ سے تنہائی میں ملاقات

ابن سعد نے کہا کہ میں ایسے شخص سے بھی آگاہ ہوں جو یہ کہتا ہے کہ (ان میں سے بعض لوگوں نے کہا ہم اس شخص کو جانتے ہیں کہ) وہ حضرت عمرؓ ہیں۔ سب نے اس کا اقرار کیا۔ ان سے راضی ہو گئے اور بیعت کر لی۔ حضرت ابوبکرؓ نے تنہا حضرت عمرؓ کو بلایا۔ جو وصیت کی، وہ وصیت کی (جس کو اللہ ہی جانتا ہے یا وہ دونوں)۔ پھر وہ ان کے پاس سے روانہ ہو گئے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

حضرت ابوبکرؓ صدیق کی دعا

حضرت ابوبکرؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کے پھیلائے اور کہا: اے اللہ! میری نیت میں اس (فرمان) سے صرف ان لوگوں کی نیکی ہے۔ میں نے فتنے کا اندیشہ کیا، اس لیے ان لوگوں کے معاملہ میں وہ عمل کیا، جس کو تو خوب جانتا ہے۔ اُن کے لئے میں نے اپنی رائے سے اجتہاد کیا۔ میں نے اُن پر اُن کے سب سے بہتر کو، سب سے قوی تر کو اور سب سے زیادہ راہِ راست پر چلانے کے خواہش مند کو والی بنایا۔ میرے پاس تیرا جو حکم آیا، وہ آیا (یعنی موت کا حکم)۔ بس تو ہی ان لوگوں میں میرا خلیفہ ہے۔ کیوں کہ وہ تیرے بندے ہیں اور اُن کی پیشانیاں تیرے قبضے میں ہیں (کہ تو جدھر چاہے پھیر دے)۔ اے اللہ! ان کے لئے اُن

عبدالوحید الحنفی

کے والی کی اصلاح کر۔ اُسے اپنے خلفائے راشدین میں سے بنا۔ جو تیرے نبی رحمت ﷺ کی ہدایت کی اور اُن کے بعد صالحین کی ہدایت کی پیروی کرے۔ اور اُس کے لئے رعیت کی بھی اصلاح کر۔

(طبقات ابنِ سعد ج ۳)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات

(۴) ...... وَ دَخَلَ عَلَيْهِ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ: يَا اَبَابَكْرٍ اَوْصِنَا فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ فَاتِحَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا فَلَا تَأْخُذَنَّ مِنْهَا اِلَّا بَلَاغَكَ وَ اعْلَمْ اَنَّ مَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تَخْفِرَنَّ اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ فَيُكِبُّكَ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِكَ.

اور حضرت سلمان فارسیؓ آپ کی عیادت کو تشریف لائے اور کہا کہ اے ابوبکرؓ! کچھ ہم کو وصیت کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمہارے لئے دُنیا فتح کرنے کو ہے۔ تو تم اس میں سے اسی قدر لینا کہ بسر اوقات کے موافق ہو۔ اور یاد رکھو کہ جو کوئی نماز صبح ادا کرتا ہے، وہ اللہ کے عہد میں ہو جاتا ہے۔ تو ایسا نہ کرو کہ خدا تعالیٰ سے عہد شکنی کرو۔ اور یہ عہد شکنی تم کو منہ کے بل دوزخ میں ڈال دے۔

(۵) ...... وَ لَمَّا ثَقُلَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ اَرَادَ النَّاسُ مِنْهُ اَنْ يَّسْتَخْلِفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ النَّاسُ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

لَـهٗ: اِسْتَـخْـلَفْتَ عَلَيْنَا فَظًّا غَلِيْظًا فَمَا ذَا تَقُوْلُ لِرَبِّكَ؟ فَقَالَ: أَقُوْلُ اَسْتَخْلَفْتُ عَلٰى خَلْقِكَ خَيْرَ خَلْقِكَ. ثُمَّ أَرْسَلَ اِلٰى عُـمَـرَ رَضِـىَ اللّٰـهُ عَـنْـهُ فَجَاءَ فَقَالَ: اِنِّىْ مُوْصِيْكَ بِوَصِيَّةٍ؛ اِعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ حَقًّا فِى النَّهَارِ لَا يَـقْبَلُهٗ فِـى الـلَّـيْـلِ وَ أَنَّ اللّٰهَ حَقًّا فِى اللَّيْلِ لَا يَقْبَلُهٗ فِى النَّهَارِ، وَ أَنَّـهٗ لَا يَـقْبَـلُ النَّافِلَةَ حَتّٰى تُؤَدِّىَ الْفَرِيْضَةَ. وَ اِنَّمَا ثَقُلَتْ مَـوَازِيْـنُ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاِتِّبَاعِهِمُ الْحَقَّ فِـى الـدُّنْيَا وَ ثقله عَلَيْهِمْ وَ حق لِمِيْزَان لَا يُوْضَعُ فِيْهِ اِلَّا الْـحَـقَّ أَنْ يَّثْـقُـلَ. وَ اِنَّـمَـا خَـفَّـتْ مَوَازِيْنُ مَنْ خَفَّـتْ مَـوَازِيْـنُـهُـمْ يَـوْمَ الْقِيَامَةِ بِاِتِّبَاعِ الْبَاطِلِ وَ خِفَّتُهٗ عَلَيْهِمْ وَ حَقٌّ لِمِيْزَانٍ لَا يُوْضَعُ فِيْهِ اِلَّا الْبَاطِلَ أَنْ يُّخَفَّ، وَ اِنَّ اللّٰهَ ذَكَـرَ اَهْـلَ الْـجَـنَّـةِ بِـأَحْسَنِ أَعْـمَـالِهِمْ وَ تَجَـاوَزَ عَنْ سَيِّـئَاتِهِمْ، فَيَـقُوْلُ الْقَائِلَ: أَنَا دُوْنَ هٰؤُلَاءِ وَ لَا أَبْلِّغُ مُبَلِّغَ هٰؤُلَاءِ؛ فَـاِنَّ الـلّٰـهَ ذَكَـرَ اَهْلَ النَّارِ بِأَسْوَا أَعْمَالِهِمْ وَ رَدَّ عَـلَيْـهِـمْ صَـالِحَ الَّذِىْ عَمِلُوْا، فَيَـقُوْلُ الْقَائِلَ: أَنَا أَفْضَلُ مِـنْ هٰـؤُلَاءِ وَ اِنَّ الـلّٰـهَ ذَكَـرَ آيَةَ الرَّحْمَةِ وَ آيَةَ الْعَذَابِ لِيَـكُـوْنَ الْـمُـؤْمِـنُ رَاغِـبًـا رَاهِبًـا وَ لَا يُـلْقِىْ بِيَدَيْـهِ اِلَى التَّهْـلُـكَـةِ وَلَا يَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ. فَاِنْ حَفِظْتَ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

وَصِیَّتِی ھٰذِہٖ فَلَا یَکُوْنَ غَائِبٌ أَحَبُّ اِلَیْکَ مِنَ الْمَوْتِ وَ لَا بَدِّلُکَ مِنْهُ، وَ اِنْ ضَیَّعْتُ وَصِیَّتِی فَلَا یَکُوْنُ غَائِبٌ أُبْغِضَ اِلَیْکَ مِنَ الْمَوْتِ وَ لَا بَدِّلُکُ مِنْهُ وَ لَسْتَ بِمُعْجِزِہٖ.

اور جب حضرت ابوبکرؓ بہت بیمار ہوئے کہ باہر نہ نکل سکے اور لوگوں نے چاہا کہ اپنا نائب کسی کو کر دیں۔ تو آپ نے حضرت عمرؓ کو اپنا نائب کیا۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ نے اپنا نائب ایک شخص تند مزاج، سخت دل کو کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ کہوں گا کہ تیری مخلوق میں سے جو سب سے بہتر تھا، اس کو نائب کیا۔

پھر حضرت عمرؓ کو بلوایا۔ جب وہ تشریف لائے تو فرمایا کہ میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے حق کچھ دن میں ہیں کہ ان کو رات میں قبول نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے کچھ حقوق رات میں ہیں کہ ان کو دن میں قبول نہیں کرتا۔ اور نفل کو قبول نہیں فرماتا، جب تک کہ فرض ادا نہ کرو۔

اور قیامت کے روز جو بھاری پلے والوں کے پلے بھاری ہوں گے، تو وجہ یہی ہوگی کہ انہوں نے دُنیا میں حق کا اتباع کیا ہوگا اور اپنے اوپر اس کو بھاری سمجھا ہوگا۔ اور اس ترازو کے لیے جس میں بجز حق

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

کے اور کچھ نہ رکھا جاوے، شایان یہی ہے کہ وزن زیادہ ہو۔

اور ہلکے پلے والوں کے جو قیامت میں پلے ہلکے ہوں گے، تو اس کی وجہ ہوگی کہ دنیا میں انہوں نے باطل کی پیروی کی ہوگی۔ اور اسی کو اپنے اوپر ہلکا معلوم کیا ہوگا۔ اور جس ترازو میں باطل کے سوا اور کچھ نہ رکھا ہوا اس کو ہلکا ہی ہونا زیبا ہے۔

اور خدا تعالیٰ نے اہل جنت کا ذکر ان کے اعمال میں سے بہتر کے ساتھ کیا ہے۔ اور ان کی برائی سے درگذر فرمایا۔ تو کہنے والا یوں کہتا ہے کہ میں ان لوگوں سے کم ہوں اور ان کے درجے کو نہیں پہنچتا اور دوزخ والوں کا ذکر ان کے بدترین اعمال سے کیا ہے۔ اور جو عمل نیک انہوں نے کیا ہے اس کو واپس کر دیا۔ تو کہنے والا یوں کہتا ہے کہ میں ان لوگوں سے کم ہوں اور ان کے درجے کو نہیں پہنچتا۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

اور آیت رحمت اور آیت عذاب کو ذکر فرمایا ہے۔ تا کہ مومن کو رغبت اور خوف دونوں رہیں۔ اور ہاتھ اپنا ہلاکت میں نہ ڈالے۔ اور اللہ تعالیٰ سے بجز حق کے اور کسی کی تمنا نہ کرے۔

پس اے عمرؓ! اگر تم میری وصیت کو یاد رکھو گے تو تمہارے نزدیک کوئی غائب چیز موت سے زیادہ محبوب نہ ہوگی۔ اور اس کا آنا تم پر ضروری ہے۔ اور اگر میری وصیت تلف کرو گے تو موت سے زیادہ کوئی غائب چیز تم کو بری معلوم نہ ہوگی۔ اور اس سے تم بھاگ نہ سکو

گے۔ نہ اس کو تھکا سکو گے۔

(٦) ...... وَ قَالَ سَعِيدُ الْمُسَيِّبُ: لَمَّا اِحْتَضَرَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَتَاهُ نَاسٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالُوْا: يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ زَوِّدْنَا فَإِنَّا نَرَاكَ لِمَا بِكَ. فَقَالُوْا أَبُوْبَكْرٍ: مَنْ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ مَاتَ جَعَلَ اللّٰهُ رُوْحَهُ فِي الْأُفُقِ الْمُبِيْنِ. قَالُوْا: وَ مَا الْأُفُقُ الْمُبِيْنُ؟ قَالَ: قَاعٌ بَيْنَ يَدِى الْعَرْشِ فِيْهِ رِيَاضُ اللّٰهِ وَ اَنْهَارٌ وَ اَشْجَارٌ، يَغْشَاهُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَمَنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ جَعَلَ اللّٰهُ رُوْحَهُ فِى هٰذَا الْمَكَانِ:

اور حضرت سعیدؓ بن المسیّب فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکرؓ صدیق کا آخری وقت آیا تو آپ کے پاس کچھ لوگ صحابہؓ میں سے آئے اور کہا کہ اے نائب رسول خداﷺ! آپ ہم کو کچھ توشہ عنایت کر دیجیے کہ اب ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کا حال دگرگوں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کوئی ان کلمات کو کہہ کر مر جاوے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی روح کو افق مبین میں کر دے گا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ افق مبین کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک میدان، عرش کے سامنے ہے۔ اس میں باغ اور نہریں اور درخت اوپر مذکور ہیں۔ ہر روز اس کو سو رحمتیں خدا تعالیٰ کی چھپا لیتی ہیں تو جو شخص ان کلمات کو کہے گا،

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اللہ تعالیٰ اس کی روح کو اسی مکان موصوفہ بالا میں رکھے گا۔

کلمات یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اِبْتَدَأْتَ الْخَلْقَ مِنْ غَیْرِ حَاجَۃٍ بِکَ اِلَیْھِمْ ثُمَّ جَعَلْتَھُمْ فَرِیْقَیْنِ فَرِیْقًا لِلنَّعِیْمِ وَ فَرِیْقًا لِلسَّعِیْرِ فَاجْعَلْنِیْ لِلنَّعِیْمِ وَ لَا تَجْعَلْنِیْ لِلسَّعِیْرِ

الٰہی! تو نے خلق کو شروع سے پیدا کیا اور تجھ کو کچھ حاجت ان کی نہیں تھی۔ پھر تو نے ان کے دو فریق کر دیئے۔ ایک جنت کے لئے اور ایک دوزخ کے لئے۔ تو مجھ کو جنت کے لئے کر نہ کہ دوزخ کے لئے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ خَلَقْتَ الْخَلْقَ فِرَقًا وَ مَیَّزْتَھُمْ قَبْلَ أَنْ تَخْلُقَھُمْ فَجَعَلْتَ مِنْھُمْ شَقِیًّا وَّ سَعِیْدًا وَّ غَوِیًّا وَّ رَشِیْدًا فَلَا تَشْقِنِیْ بِمَعَاصِیْکَ،

الٰہی! تو نے خلق کو کئی فرقے پیدا کیا اور پیدائش سے پہلے ان کو علیحدہ کر دیا کہ بعضوں کو بد بخت اور بعضوں کو نیک بخت اور غوی اور راہ یافتہ بنایا۔ پس مجھ کو اپنی اطاعت سے سعید کر دے۔ اور اپنی معصیت سے بد بخت نہ کر۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَلِمْتَ مَا تَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ قَبْلَ اَنْ تَخْلُقَھَا فَلَا مَحِیْصَ لَھَا مِمَّا عَلِمْتَ، فَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَسْتَعْمِلُہٗ بِطَاعَتِکَ،

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

الٰہی! جو ہر ایک نفس کماتا ہے، وہ تجھ کو اس کی پیدائش سے پہلے معلوم ہے۔تو جس چیز کو وہ کرتا ہے، اس سے گریز نہیں۔ پس مجھ کو ان لوگوں میں سے کردے جن سے تو اپنی اطاعت کا کام لیتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ اَحَدًا لَا یَشَاءُ حَتّٰی تَشَاءَ، فَاجْعَلْ مَشِیْئَتَکَ أَنْ أَشَاءَ مَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ،

الٰہی! بدون تیرے چاہے کوئی کچھ نہیں جانتا۔تو تو اپنی خواہش اس امر کی کر کہ میں ایسی بات چاہنے لگوں کہ جو مجھ کو تجھ سے قریب کر دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قَدْ قَدَّرْتَ حَرَکَاتِ الْعِبَادِ فَلَا یَتَحَرَّکُ شَیْءٌ اِلَّا بِاِذْنِکَ، فَاجْعَلْ حَرَکَاتِیْ فِیْ تَقْوَاکَ،

الٰہی! تو نے بندوں کے حرکات کا اندازہ کر رکھا ہے کہ کوئی چیز بدون تیرے اذن کے نہیں حرکت کرتی۔تو میرے حرکات کو اپنے تقویٰ میں کر دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ خَلَقْتَ الْخَیْرَ وَالشَّرَّ وَ جَعَلْتَ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا عَامِلاً یَّعْمَلُ بِہٖ فَاجْعَلْنِیْ مِنْ خَیْرِ الْقِسْمَیْنِ،

الٰہی! تو نے خیر و شر دونوں کو پیدا کیا اور دونوں کے کرنے والوں کو بنایا۔ پس تجھ کو دونوں قسموں میں جو بہتر ہو اس میں کر دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ خَلَقْتَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَ جَعَلْتَ لِکُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْھُمَا اَھْلاً، فَاجْعَلْنِیْ مِنْ سُکَّانِ جَنَّتِکَ،

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

الٰہی! تو نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا اور ان میں سے ہر ایک کے لئے رہنے والے بنائے۔ تو مجھ کو اپنی جنت کے باشندوں سے کر دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَرَدْتَ بِقَوْمِ الضَّلَالِ وَ ضَیَّقْتَ بِہٖ صُدُوْرَھُمْ، فَاشْرَحْ صَدْرِیْ لِلْاِیْمَانِ وَ زَیِّنْہُ فِیْ قَلْبِیْ،

الٰہی! تو نے ایک قوم کو راہ دکھانی چاہی اور ان کے سینوں کو کھول دیا۔ اور ایک قوم کی تو نے گمراہی چاہی اور ان کے سینوں کو تنگ بنایا۔ تو خدایا! میرا سینہ ایمان کے لئے کھول دے اور ایمان کو میرے دل میں اچھا کر دکھا۔ اور مجھ کو کفر اور بدکاری اور نافرمانی سے نفرت دلا اور مجھ کو نیک چال والوں میں سے کر۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ دَبَّرْتَ الْاُمُوْرَ وَ جَعَلْتَ مَصِیْرَھَا اِلَیْکَ، فَاَحْیِنِیْ بَعْدَ الْمَوْتِ حَیَاۃً طَیِّبَۃً وَ قَرِّبْنِیْ اِلَیْکَ زُلْفٰی،

الٰہی! تو نے امور تدبیر کئے اور ان کا ٹھکانا اپنی طرف کیا۔ پس بعد موت کے مجھ کو اچھی زندگی سے زندہ کر اور مرتبے میں مجھ کو اپنے نزدیک فرما۔

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَصْبَحَ وَ اَمْسٰی ثِقَتَہٗ وَ رَجَاؤُہٗ غَیْرَکَ فَاَنْتَ ثِقَتِیْ وَ رَجَائِیْ وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

الٰہی! جو شخص صبح اور شام کرتا ہے اس طرح کہ اس کا اعتماد اور توقع تیرے غیر پر ہو تو ہوا کرے، مگر میرا اعتماد اور توقع تجھی پر ہے۔ ولا

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

حول ولاقوۃ الا باللہ۔

قال ابوبکر: هذا کله فی کتاب الله عزوجل

بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ سب مضامین کتاب اللہ عزوجل میں ہیں۔ (احیاء العلوم ج۴ مصنفہ امام غزالیؒ)

وفات کا دن

(۱) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عارضے میں شدت ہوئی تو انہوں نے پوچھا: یہ کون سا دن ہے؟ عرض کی: دوشنبہ (پیر)۔ پوچھا: رسول اللہ ﷺ کی وفات کس روز ہوئی؟ عرض کی کہ آپ ﷺ کی وفات دوشنبہ کو ہوئی۔ فرمایا: پھر تو میں امید کرتا ہوں کہ میرے اور رات کے درمیان موت ہے۔

ان کے جسم پر ایک چادر تھی، جس میں گیرو (سرخ مٹی کے رنگ) کا اثر تھا۔ انہوں نے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو اسی چادر کو دھو ڈالنا اور اس کے ساتھ دو چادریں شامل کر لینا۔ مجھے تین کپڑوں میں کفن دینا۔

ہم لوگوں نے کہا: کیا ہم سب کو نیا ہی نہ کر لیں؟ فرمایا: نہیں! وہ تو صرف پیپ اور خون کے لیے ہے۔ زندہ بہ نسبت مردے کے نئے کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر وہ شب سہ شنبہ کو (اپنے ارشاد کے مطابق) انتقال فرما گئے۔ رضی اللہ عنہ۔

(۲) حضرت عائشہؓ صدیقہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے اُن سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کی وفات کس روز ہوئی؟ عرض کی: دو شنبہ (پیر) کو۔ انہوں نے کہا: ماشاء اللہ! میں اُمید کرتا ہوں کہ میرے اور رات کے درمیان موت ہے۔ پوچھا: تم نے آپ ﷺ کو کس چیز کا کفن دیا تھا؟ میں نے کہا: تین سفید سوتی یمنی چادروں کا، جن میں نہ کرتا تھا، نہ عمامہ۔ فرمایا: میری یہ چادریں دیکھو، جس میں گیرو یا زعفران کا اثر ہے، اسے دھو ڈالنا اور اس کے ساتھ دو چادریں اور شامل کر لینا۔ میں نے کہا کہ وہ تو پرانی ہے۔ فرمایا: زندہ نئے کا زیادہ مستحق ہے، یہ تو صرف پیپ اور خون کے لئے ہے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

حضرت ابو بکرؓ کی شدید علالت

حضرت عائشہؓ سے تین طریقوں سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کے مرض کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ انہوں نے ۷ جمادی الاخرہ ۱۳ھ یوم دو شنبہ کو غسل کیا، جو ٹھنڈا دن تھا۔ پندرہ (۱۵) روز تک بخار رہا، جس سے وہ نماز کو بھی نہ نکل سکے۔ حضرت عمرؓ بن الخطاب کو حکم دے دیا کرتے کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ شدتِ مرض کی حالت میں روزانہ لوگ عیادت کو آتے۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

حضرت ابوبکرؓ کی وفات

اس زمانے میں وہ اپنے اُس مکان میں اُترے ہوئے تھے، جو نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمانؓ بن عفان کے مکان کے روبرو دیا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے اُن لوگوں کو آپ کی تیمارداری کے لئے آپ کے ساتھ کر دیا تھا۔

شب سہ شنبہ کی ابتدائی گھڑیوں میں ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ھ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔

مدت خلافت

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

اُن کی خلافت دو سال چھ مہینے اور دس دن رہی۔

ابومعشر نے کہا کہ دو سال اور چار دن کم چار ماہ رہی۔ وفات کے وقت تریسٹھ سال کے تھے (رحمہ اللہ)۔

اس پر تمام روایات میں اتفاق کیا گیا ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر پائی۔

حضرت ابوبکرؓ کی ولادت عام الفیل کے تین سال بعد ہوئی۔

حضرت ابوبکرؓ صدیق کی عمر

(۱) جریر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہؓ کو کہتے سنا

کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وفات کے وقت تریسٹھ سال کے تھے۔

(۲) ابو اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو وہ تریسٹھ سال کے تھے۔

(۳) حضرت سعیدؓ بن المسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں رسول اللہ ﷺ کی عمر پوری کر لی، جب اُن کی وفات ہوئی تو تریسٹھ سال کے تھے۔

(۴) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحابؓ میں سب سے زیادہ سِن (عمر) والے حضرت ابوبکرؓ اور سہیلؓ بن بیضا تھے۔

(طبقات ابنِ سعد ج ۳)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

غسل میت کے لیے وصیّت

(۱) ابی بکر بن حفص سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت اسماءؓ بنت عمیس کو وصیت کی کہ جب میں مروں تو تم ہی غسل دو۔ اور انہیں قسم دی کہ افطار کر لینا تب غسل دینا۔ کیوں کہ یہ تمہارے لئے زیادہ قوت کا باعث ہوگا (ورنہ نہلانے میں ضعف محسوس ہوگا)۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

(۲) عطا نے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے وصیت کی کہ انہیں اُن کی بیوی حضرت اسماءؓ بنت عمیس غسل دیں اور اگر وہ (تنہا) نہ دے سکیں تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے مدد لیں۔ (طبقات ابنِ سعد ج ۳)

(۳) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق کو حضرت اسماءؓ بنت عمیس نے غسل دیا۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

حضرت ابوبکرؓ کا کفن

(۱) عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابوبکرؓ کو تین چادروں میں کفن دیا گیا جن میں ایک گیرو میں رنگی ہوئی تھی۔

پرانی چادر کا کفن

یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق جب علیل تھے تو حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کتنی چادروں میں کفن دیا گیا؟ انہوں نے کہا: تین سوتی چادروں میں۔

حضرت ابوبکرؓ نے اس چادر کے متعلق جوان کے جسم پر تھی، کہا کہ اس کو لے لینا۔ گیرو یا زعفران جو لگ گیا ہے، اسے دھو ڈالنا اور مجھے اسی میں دو اور چادروں کے ساتھ کفن دے دینا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: یہ کیا ہے کہ آپ پرانی چادر کفن میں شامل کراتے ہیں؟

حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ زندہ بہ نسبت مردے کے نئے کا زیادہ محتاج ہے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

عبدالوحید الحنفی

کفن کی چادروں کی تعداد

(۱) عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابوبکرؓ کو تین چادروں میں کفن دیا گیا۔

(۲) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ میرا یہی کپڑا دھو ڈالنا اور اسی میں کفن دے دینا۔ کیوں کہ زندہ بہ نسبت مردے کے نئے کا زیادہ محتاج ہے۔ (طبقات ابن سعد ج۳)

حضرت ابوبکرؓ کی نماز جنازہ

(۱) صالح بن ابی حسان سے مروی ہے کہ علی بن حسین نے حضرت سعیدؓ بن المسیب سے پوچھا کہ حضرت ابوبکرؓ پر نماز جنازہ کہاں پڑھی گئی؟ انہوں نے کہا: قبر (رسول اللہ ﷺ) اور منبر (رسول اللہ ﷺ) کے درمیان۔ پوچھا: کس نے نماز پڑھائی؟ انہوں نے کہا: حضرت عمرؓ نے۔ پھر پوچھا: انہوں نے کتنی تکبیریں کہیں؟ فرمایا: چار۔ (طبقات ابن سعد ج۳)

(۲) ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ پر نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔ (طبقات ابن سعد ج۳)

حضرت ابوبکرؓ کی تدفین کا وقت

(۱) ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابوبکرؓ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

رات کو دفن کیے گئے۔

(۲) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات رات کو ہوئی۔ہم نے انہیں صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیا۔

(۳) عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ دریافت کیا گیا کہ کیا میت رات کو دفن ہو سکتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکرؓ رات ہی کو دفن کئے گئے۔

(۴) حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوبکرؓ کی تدفین میں موجود تھا۔ اُن کی قبر میں حضرت عمرؓ بن الخطاب، حضرت عثمانؓ بن عفان، حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی بکرؓ اُترے۔ میں نے بھی اترنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ کافی ہے (تمہاری ضرورت نہیں)۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید

اپنی قبر کے لئے صدیقی وصیت

ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے پاس موجود لوگوں سے فرمایا:

”جب میں مر جاؤں اور تم مجھے غسل دینے اور کفن پہنانے سے فارغ ہو جاؤ تو میرا جنازہ لے جا کر اس حجرہ مبارک کے دروازے پر رکھ دینا، جس میں آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک ہے۔

پھر دروازہ پر ٹھہر کر کہنا: اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ ! یہ ابوبکرؓ اجازت چاہتا ہے۔

اگر تمہیں اجازت مل جائے اور دروازہ کھل جائے (کیوں کہ حجرہ مبارکہ کا دروازہ بند اور مقفل رہتا تھا) تو میرا جنازہ اندر لے جا کر مجھے وہیں دفن کر دینا۔ اور اگر دروازہ نہ کھلے تو میرا جنازہ وہاں سے قبرستان بقیع میں لے جانا اور مجھے وہیں دفن کر دینا۔"

قبر ابوبکرؓ کے لئے اذن نبوی ﷺ

چنانچہ جب وقت آیا تو صدیق اکبرؓ کی وصیت کے مطابق جنازہ لے جا کر لوگ وہاں ٹھہرے اور ان کے بتائے ہوئے کلمات کہے، تو اچانک تالا خود بخود نیچے گرا اور دروازہ کھل گیا۔ پھر اندر سے کسی پکارنے والے کی یہ آواز آئی:

"حبیبؓ کو حبیبؐ کے پاس اندر لے آؤ! کیوں کہ ایک حبیبؐ دوسرے حبیبؓ کا مشتاق ہے"۔

(حوالہ: سیرت حلبیہ ج ۳ حصہ ۶ ص ۵۴۰ مصنفہ علی ابن برہان الدین حلبیؒ)

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کا خمیر خاکِ روضہ نبوی ﷺ

ایک حدیث میں آتا ہے، جو اہل سنت و اہل تشیع دونوں کی کتب میں ہے:

دفن فِی الطینة الَّتِی خلق مِنهَا

ترجمہ: دفن کیا جاتا ہے اسی مٹی میں، جس سے وہ پیدا کیا جاتا ہے۔

[(۱) فروع کافی کتاب الجنائز باب ٦٦، (۲) فروع کافی کتاب الجنائز باب ٦٧،
(۳) رواہ ابونعیم فی اجنار الصبہان ج ۲، (۴) الاحادیث صحیحہ ناصر البانی ج ۴ حدیث ۱۸۵۸]

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ ایک ہی جگہ کی مٹی سے تخلیق کئے گئے تھے۔ کیوں کہ تینوں حضرات ایک جگہ کی مٹی میں دفن ہوئے ہیں۔

(سیرت حلبیہ ج ۳ حصہ ٦ ص ۵۴۰ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

حضرت صدیق اکبرؓ کی تدفین روضہ نبوی ﷺ کی اجازت

خطیب رحمۃ اللہ علیہ "رواۃ مالک" میں حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب میرے والد صاحب بیمار ہوئے تو انہوں نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

"جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی قبر کے پاس لے جانا اور اجازت مانگ کر کہنا:

یہ ابوبکرؓ ہے، یارسول اللہ ﷺ! آپ کے پاس دفن ہونا چاہتا ہے۔ اگر اجازت مل جائے تو مجھے حضور ﷺ کے پہلو میں دفن کر دینا۔ اگر اجازت نہ ملے تو بقیع میں لے جا کر دفن کر دینا"۔

چنانچہ آپ کی میت دروازے پر لائی گئی اور عرض کیا گیا:

هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ قَدْ اشْتَهٰى أَنْ يُّدْفَنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

عبدالوحید الحنفی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ اَوْصَانَا فَاِنْ اُذِنَ لَنَا دَخَلْنَا وَ اِنْ لَّمْ يُؤْذَنْ لَنَا اِنْصَرَفْنَا

ترجمہ: یہ ابوبکرؓ حاضر ہیں۔ ان کی خواہش تھی کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس مدفن نصیب ہو جائے اور انہوں نے ہمیں اس بات کی وصیت کی تھی۔ اگر اجازت ہو تو ہم اندر داخل ہو کر انہیں حضور ﷺ کے پہلو میں دفن کر دیں، ورنہ ہم پلٹ جائیں گے۔

اچانک آواز آئی: اُدْخِلُوْا وَ كَرَامَةً

عزت و کرامت کے ساتھ انہیں اندر لے آؤ۔

ہمیں آواز تو سنائی دی مگر کوئی دکھائی نہ دیا۔

(تاریخی روایت ہے۔ واللہ اعلم)۔

(بحوالہ الخصائص کبریٰ مؤلفہ امام جلال الدین سیوطی ج۲ ص ۸۲۸)

ابنِ عساکرؒ کی دوسری تاریخی روایت

ابن عساکرؒ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے اپنے سرہانے بٹھا لیا۔ اور فرمایا:

اے علیؓ! جب میرا وصال ہو جائے تو اپنے مبارک ہاتھوں سے مجھے غسل دینا، جن سے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا تھا۔ پھر مجھے خوشبو لگا کر حجرۂ عائشہؓ کے سامنے لے جانا، جہاں حضور ﷺ آرام فرما ہیں۔ اور وہاں

دفن کرنے کی اجازت مانگنا۔ اگر دروازہ کھل جائے تو مجھے اندر لے جانا، ورنہ مسلمانوں کے قبرستان میں لے جا کر دفن کر دینا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ انہیں غسل دینے اور کفن پہنانے کے بعد سب سے پہلے میں دروازے پر حاضر ہوا اور عرض کی:

''یا رسول اللہ ﷺ! یہ ابوبکرؓ ہیں اور آپ کے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت مانگ رہے ہیں''۔

میں نے دیکھا کہ دروازہ کھل گیا اور یہ آواز آئی:

اُدْخِلُوا الْحَبِیْبَ اِلٰی حَبِیْبِہٖ فَاِنَّ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ مُشْتَاق

ترجمہ: دوست کو دوست کے پاس لے آؤ۔ دوست اپنے دوست سے ملنے کا مشتاق ہے۔ (الخصائص کبریٰ مؤلفہ امام جلال الدین سیوطی ج ۲ ص ۸۲۸)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید حنفی

رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے کی وصیت

(۱) عمر بن عبداللہ بن عروہ سے مروی ہے کہ عروہ اور قاسم بن محمد کو کہتے سنا کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عائشہؓ کو وصیت کی کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کیا جائے۔ اُن کی وفات پر قبر کھودی گئی۔ سر رسول اللہ ﷺ کے شانوں کے پاس کیا گیا۔ اور لحد رسول اللہ ﷺ کی قبر

سے ملا دی گئی۔ وہ وہیں دفن کیئے گئے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

(۲) عامر بن عبداللہ بن الزبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کا سر رسول اللہ ﷺ کے شانوں کے پاس ہے۔ اور حضرت عمرؓ کا سر حضرت ابوبکرؓ کے کولہوں کے پاس۔

(۳) مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی قبر بھی نبی کریم ﷺ کی قبر کی طرح مسطح بنائی گئی اور اُس پر پانی چھڑکا گیا۔ (طبقات ابن سعد)

حضرت عائشہؓ سے مزارات دیکھنے کی درخواست

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۱) قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا، اُن سے کہا کہ اے ماں! نبی ﷺ اور آپ کے دونوں صاحبوں کی قبریں میرے لئے کھول دیں۔ انہوں نے میرے لئے تینوں قبریں کھول دیں، جو نہ بلند تھیں، نہ زمین سے پیوست۔ سرخ کنکریلی زمین کی کنکریاں اُن پر پڑی تھیں۔

میں نے نبی کریم ﷺ کی قبر کو دیکھا کہ وہ آگے تھی۔ حضرت ابوبکرؓ کی قبر آپ کے سر کے پاس تھی اور حضرت عمرؓ کا سر نبی کریم ﷺ کے پاؤں کے پاس تھا۔ حضرت عمرو بن عثمانؓ نے کہا کہ قاسم نے ان حضرات کی قبور کا حلیہ بیان کیا۔

(۲) عبداللہ بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمرؓ کو نبی کریم ﷺ کی قبر پر کھڑا دیکھا۔ وہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ رہے تھے اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے لئے دعا کر رہے تھے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

حضرت علیؓ کی حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کے متعلق رائے

ابو عقیل نے ایک شخص سے روایت کی کہ حضرت علیؓ سے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ دونوں ہدایت کے امام، راستہ پانے والے، راستہ بتانے والے، اصلاح کرنے والے، کامیابی حاصل کرنے والے تھے، جو دنیا سے اس طرح گئے کہ شکم سیر نہ تھے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مکہ میں خوفناک آواز

ابن المسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے والد حضرت ابوقحافہؓ نے مکہ میں ایک خوفناک آواز سنی تو کہا گیا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپ کے بیٹے کی وفات ہوگئی۔ انہوں نے کہا کہ بہت بڑی مصیبت ہے۔ اُن کے بعد امارت کو کس نے قائم کیا؟ لوگوں نے کہا: حضرت عمرؓ نے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اُن کے صاحب (ساتھی، دوست) ہیں۔

(طبقات ابن سعد ج ۳)

حضرت ابوبکرؓ صدیق کا ورثہ

(۱) شعیب بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق کے والد حضرت ابوقحافہؓ ان کے سدس (چھٹے حصے) کے وارث ہوئے۔ اُن کے ساتھ اُن کے بیٹے حضرت عبدالرحمٰنؓ اور محمدؓ و عائشہؓ و اسماءؓ و اُمّ کلثوم اولاد ابی بکرؓ اور ان کی دونوں بیویاں حضرت اسماءؓ بنت عمیس اور حبیبہؓ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر بھی جو بنی الحارث ابن الخزرج میں سے تھیں، وارث ہوئیں۔ حضرت حبیبہؓ اُمّ کلثوم کی ماں تھیں، جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت پیٹ میں تھیں۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

(۲) اسحٰق بن یحییٰ بن طلحہ نے کہا کہ میں نے مجاہد کو کہتے سنا کہ حضرت ابوقحافہؓ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی میراث کے بارے میں گفتگو کی گئی تو انہوں نے کہا کہ میں اس کو ابوبکرؓ کی اولاد کو واپس کرتا ہوں۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

حضرت ابوقحافہؓ کی وفات

لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت ابوقحافہؓ بھی چھ مہینے اور کچھ دن سے زیادہ زندہ نہ رہے۔ محرم ۱۴ھ میں مکہ میں جب وہ ستانوے (۹۷) سال کے تھے، انتقال ہو گیا۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

حضرت ابوبکرؓ کی انگوٹھی

(۱) حبان الصائغ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی مہر (انگوٹھی) کا نقش "نعم القادر اللہ" تھا۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

(۲) جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کے مراتب

(۱) بسطام بن مسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ سے فرمایا کہ میرے بعد تم دونوں پر کوئی امیر نہ بنے گا۔ (طبقات ابن سعد)

حافظ اہلسنت عبدالوحید الحنفی

(۲) محمد سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ تم اپنا ہاتھ بڑھاؤ کہ ہم تم سے بیعت کریں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ مجھ سے افضل ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ تم مجھ سے زیادہ قوی ہو۔

حضرت عمرؓ نے کہا کہ میری قوت، باوجود آپ کے افضل ہونے کے آپ ہی کے لئے ہے۔ راوی نے کہا کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے بیعت کر لی۔ (طبقات ابن سعد ج ۳)

عہد صدیقؓ کا بیت المال

محمد بن ہلال کے والد سے اور (تین طرق سے) مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق کا بیت المال السخ میں مشہور تھا۔ جس کا کوئی محافظ نہ تھا۔ ان سے کہا گیا کہ اے خلیفۃ رسول اللہ ﷺ! آپ بیت المال پر کسی ایسے شخص کو مقرر نہیں کرتے جو اس کی حفاظت کرے۔ انہوں نے کہا کہ اس پر کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ میں نے کہا: کیوں؟ انہوں نے کہا: اُس پر قفل ہے۔

راوی نے کہا کہ اس میں جو کچھ ہوتا وہ دے دیا کرتے اور کچھ باقی نہ رکھتے۔ حضرت ابوبکرؓ مدینہ میں منتقل ہوئے تو اس کو بھی انہوں نے منتقل کیا۔ انہوں نے اپنا بیت المال بھی اسی مکان میں رکھا جس میں (رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں) تھا۔

ان کے پاس معدنِ قبلیہ سے اور معاونِ جہنیہ سے بہت سا مال آیا۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں معدن بنی سلیم بھی فتح ہو گیا۔ وہاں سے بھی صدقے کا مال اُن کے پاس لایا گیا۔ یہ سب بیت المال میں رکھا جاتا۔

مال کی تقسیم میں مساوات

حضرت ابوبکرؓ اسے لوگوں پر نام بنام تقسیم کرتے۔ ہر ہر انسان کو اتنا اتنا پہنچتا، لوگوں کے درمیان تقسیم کرنے میں آزاد اور غلام، مرد اور عورت،

خورد اور کلاں میں برابری کرتے۔ وہ اونٹ اور گھوڑے اور ہتھیار خریدتے۔ اللہ کی راہ میں (لوگوں کو جہاد کے لئے) سوار کرتے۔

بیواؤں میں چادروں کی تقسیم

ایک سال انہوں نے وہ چادریں خریدیں جو بادیہ سے لائی گئی تھیں۔ جاڑے میں وہ سب مدینہ کی بیوہ عورتوں میں تقسیم کر دیں۔

بیت المال میں ایک درہم

حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی اور وہ دفن کر دیے گئے تو حضرت عمرؓ بن الخطاب نے امینوں کو بلایا اور حضرت ابوبکرؓ کے بیت المال میں لے گئے۔ ہمراہ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور حضرت عثمانؓ بن عفان وغیرہ بھی تھے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ان لوگوں نے بیت المال کو کھولا تو اس میں کوئی درہم پایا نہ دینار، مال رکھنے کی ایک تھیلی تھی، کھولی گئی تو اس میں سے ایک درہم نکلا۔ اُن لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کے لئے دعائے رحمت کی۔

مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک وزّان (تولنے والا) تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کے پاس جو مال ہوتا اسے وہ تولتا۔ اس وزّان سے دریافت کیا گیا کہ وہ مال کس مقدار کو پہنچا، جو حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا۔ اُس نے کہا: دو لاکھ (درہم) کو۔ (طبقات ابنِ سعد ج۳)

حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کی فضیلت

محمد بن علی کا اِرشاد

(۱) ...... وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا جَابِرُ بَلَغَنِیْ اَنَّ قَوْمًا بِالْعِرَاقِ یَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ یُحِبُّوْنَنَا وَ یَتَنَاوَلُوْنَ اَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا وَ یَزْعُمُوْنَ اَنِّیْ اَمَرْتُھُمْ بِذَالِکَ فَاَبْلِغْھُمْ اِنِّیْ اِلَی اللّٰہِ مِنْھُمْ بَرِیْءٌ وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ وُلِّیْتُ لَتَقَرَّبْتُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِدِمَائِھِمْ لَا نَالَتْنِیْ شَفَاعَۃُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ اِنْ لَّمْ اَکُنْ اَسْتَغْفِرُ لَھُمَا وَ اَتَرَحَّمُ عَلَیْھِمَا اِنَّ اَعْدَاءَ اللّٰہِ لَغَافِلُوْنَ عَنْھُمَا. (حلیۃ الاولیاء)

حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کی شان

اور جابر نے کہا: مجھ سے محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے جابر مجھے یہ بات پہنچی ہے۔ کہ عراق کے کچھ لوگ ہماری محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہ کی توہین کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے ان کو اس کا حکم دیا ہے۔ ان کو میری طرف

سے یہ پیغام پہنچا دو کہ میں اللہ کی طرف سے ان سے بیزار ہوں۔ مجھے اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔ اگر میں حاکم ہوتا تو ان کو قتل کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا۔ مجھے محمد صلی اللہ اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نہ پہنچے۔ اگر میں ان دونوں کے لئے استغفار نہ کروں۔ اور ان کے لئے رحمت کی دُعا نہ کروں۔ خدا کے دشمن ان دونوں سے بے خبر ہیں۔

امام زین العابدین کا اِرشاد

(۲) ......وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنْ اَبِیْہِ مُحَمَّدِ الْبَاقِرِ عَلَیْہِ السَّلَامِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰی اَبِیْہِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْھُمَا السَّلَامُ فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ عَنِ الصِّدِّیْقِ وَ قَالَ تُسَمِّیْہِ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَاللّٰہُ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ قَدْ سَمَّاہُ الصِّدِّیْقَ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالْمُھَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ وَ مَنْ لَمْ یُسَمِّہِ الصِّدِّیْقَ فَلَا صَدَّقَ اللّٰہُ قَوْلَہٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِذْھَبْ فَاَحِبَّ اَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا

(دارقطنی وتفریح الاحباب)

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی ان کے باپ زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام کے پاس آیا۔ اس نے کہا مجھے ابوبکر اور علی کی بابت بتاؤ۔ تو آپ نے کہا صدیق کے متعلق پوچھتے ہو تو اُس نے کہا۔ آپ اُسے صدیق کہتے ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے کہا تجھے تیری ماں گم پائے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرون اور انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین سب نے ان کا نام صدیق رکھا۔ اور جو انہیں صدیق نہ کہے۔ اللہ اس کی بات کو دنیا اور آخرت میں کبھی سچا نہ کرے۔ جا چلا جا۔ میں تو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اِرشاد

(۳) ...... وَ عَنْ جُحَيْفَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ فِيْ بَيْتِهٖ فَقُلْتُ يَا خَيْرًا النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ فَقَالَ مَهْلاً يَا اَبَا جُحَيْفَةَ اَلاَ اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ يَا اَبَا جُحَيْفَةَ لَا يَجْتَمِعُ حُبِّىْ وَ بُغْضُ اَبِىْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ فِىْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ وَلَا يَجْتَمِعُ

بُغْضِیْ وَ حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ فِیْ مُؤْمِنٍ

(طبرانی فی الاوسط وابن عساکر والصابونی فی کتاب المائتین۔ کنز)

ابوجحیفہ نے کہا: میں امیرالمومنین علیؓ کے پاس ان کے گھر گیا۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بہترین انسان! تو آپ نے فرمایا: اے ابوجحیفہ! ٹھہر، کیا میں تجھے نہ بتاؤں، بہتر انسان کون ہے؟ وہ ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔ اے ابوجحیفہ میری محبت اور ابوبکرؓ وعمرؓ کا بغض مومن کے دل میں کبھی اکٹھے نہیں ہوسکتے۔ اور نہ میری عداوت اور ابوبکرؓ وعمرؓ کی محبت مومن کے دل میں اکٹھے ہوسکتے ہیں۔

جوشخص جس مٹی سے پیدا ہوا ہے اسی میں دفن ہوگا

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامَ قَالَ من خلق من تُربته دَفن فیھا

(شیعہ کتاب فروغ کافی کتاب الجنائز باب ٦٦ حدیث ١)

شیعہ ترجمہ: فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جوشخص جس مٹی سے پیدا ہوا ہے۔ اسی میں دفن ہوگا۔

(ترجمہ فروغ کافی از ادیب اعظم)

عَنْ احدھما علیھما السلام قَالَ مَن خلق مِن دفن فیھا

(شیعہ کتاب فروغ کافی کتاب الجنائز باب ٦٧ حدیث ١)

شیعہ ترجمہ: فرمایا جس مٹی سے آدمی پیدا کیا جاتا ہے اسی میں دفن کیا جاتا ہے۔

(اردو ترجمہ فروغ کافی از ادیبِ اعظم)

حاصل: شیعہ عقیدہ کی کتاب کی صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ جوجس

خادم اہلسنت عبدالوحید

مٹی سے پیدا ہوا ہے اسی میں دفن ہو گا۔ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ اور خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ جس مٹی سے پیدا ہوئے اور جس مٹی میں دفن ہیں وہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جنتی مٹی ہے اور جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (دیکھئے شیعہ مذہب کی اسی کتاب میں حدیث ہے۔)

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

عَـنْ اَبِیْ عَبدِاللّٰه عَلَیْهِ السَّلَامَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰـهُ عَـلَیْهِ وَسَلَّـمَ مَا بَیْنَ بَیْتِی وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ رِیَاضِ الْـجَنَّة. وَ مِـنْبَرِیْ عَـلٰی قـرعة مـن نزع الْجَنَّة و قوام مِـنْبَرِیْ فِیْ الْجَنَّة قَالَ قلت هی روضه الیوم قَالَ نعم انه لو كشف الغطاء لرأیتم (حسن، شیعہ کتاب فروع کافی)

شیعہ ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جنت کے ایک بلند مقام پر میرے منبر کے پائے جنت میں ہیں۔ میں نے کہا کیا وہ اب بھی ہیں، فرمایا اگر پردے ہٹا دیئے جائیں تو تم دیکھ لو گے۔ (فروغ کافی)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے باغوں میں سے ہے

مشکوۃ شریف میں بخاری و مسلم کے حوالہ سے یہ حدیث درج ہے اور ترمذی میں بھی یہ حدیث ہے:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

علامہ علی قاری حنفی محدث مرقات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں۔ کہ یہ حدیث حقیقت پر محمول ہے۔ یہ ٹکڑا جنت کا ہے جو قیامت کو جنت میں ہی شامل ہو جائے گا۔ یہی وہ جنتی مٹی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ آرام فرما ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰؓ کا فرمان

(۴) ...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَتَکَنَّفَہُ النَّاسُ یَدْعُوْنَ وَ یُصَلُّوْنَ قَبْلَ اَنْ یُرْفَعَ فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَتَرَحَّمَ عَلٰی عُمَرَ وَ قَالَ مَا خَلَّفْتَ اَحَدًا اُحِبُّ اَنْ اَلْقَی اللّٰہُ

بِمِثْلِ عَمَلِهٖ مِنْکَ وَ اَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ لَیَجْعَلَنَّکَ اللّٰہُ مَعَ صَاحِبَیْکَ وَ ذَالِکَ اِنِّیْ کُنْتُ اُکْثِرَ اَنْ اَسْمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذَھَبْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرَ وَ دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرَ فَاِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ لَیَجْعَلَنَّکَ اللّٰہُ مَعَھُمَا

(مسند احمد والبخاری والمسلم وابن الجرید وابوعوانۃ مستدرک حاکم وابن ابی عاصم کنز العمال)

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ عمرؓ بن خطاب کو چار پائی پر ڈالا گیا۔ تو ان پر لوگوں کا ہجوم ہوا۔ اور جنازہ اٹھانے سے پہلے دعا کرتے۔ اور رحمتیں بھیجتے تو علیؓ بن ابی طالب نے عمرؓ پر رحمت کی دعا کی۔ اور فرمایا آپؓ نے اپنے پیچھے کوئی ایسا نہ چھوڑا جو مجھے زیادہ پیارا ہو کہ میں اس کے مثل عمل لے کر اللہ کو ملوں اور خدا کی قسم میرا یقین ہے کہ اللہ آپ کو آپکے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا۔ اور یہ اس لئے ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکثر سنا کرتا تھا۔ آپ فرماتے تھے: میں ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ گئے۔ اور میں ؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ داخل ہوئے ہیں۔ میں ؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نکلے اور میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ان کے ساتھ ہی رکھے گا۔

مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما

(۵) ...... عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

وَ سَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذَا عْیٰ فَرَكِبَهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا. لِحِرَاثَةِ الْأَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهٖ أَنَا وَ أَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مَا هُمَا ثَمَّ وَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ إِذْ عَدَ الذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ مِنْهَا فَأَخَذَهَا فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رٰعِيَ لَهَا غَيْرِيْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أُومِنُ بِهٖ أَنَا وَ أَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مَا هُمَا ثَمَّ

(بخاری و مسلم متفق علیہ و مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۹۷)

خادم اہلسنت حافظ عبدالواحد حنفی

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے مناقب و فضائل

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص ایک گائے ہانکے لئے جا رہا تھا جب وہ تھک گیا تو گائے کے اُوپر سوار ہو گیا۔ گائے نے اس سے کہا ہم کو اس کام کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ کاشت کاری کے کاموں کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے اس واقعہ پر اظہار تعجب کیا اور کہا سبحان اللہ گائے بھی بولتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا میں اس (گائے کے بولنے) پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکرؓ و عمرؓ بھی ایمان

لاتے ہیں۔ اور اس وقت ابوبکرؓ اور عمرؓ وہاں موجود نہ تھے۔ اور حضورﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی بکریوں کے ریوڑ میں تھا کہ ایک بھیڑیئے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اس کو اٹھا لے گیا۔ پھر بکری کا مالک وہاں پہنچا اور بھیڑیئے سے بکری کو چھین لیا۔ بھیڑیئے نے چرواہے سے کہا، اس بکری کا سبع کے دن کون محافظ ہو گا کہ اس روز میرے سوا بکری کا چرانے والا کوئی نہ ہو گا لوگوں نے یہ واقعہ سن کر کہا سبحان اللہ! بھیڑیا اور بات کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ اس پر ایمان لائے ہیں اور اس وقت ابوبکرؓ و عمرؓ وہاں موجود نہ تھے۔ (متفق علیہ)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد

(٦) ...... وَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰہَ لِعُمَرَ وَ قَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِیرِہٖ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرفَقَهٗ عَلٰی مَنْکِبِیْ یَقُوْلُ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ یَجْعَلَکَ اللّٰہُ مَعَ صَاحِبَیْکَ لِاَنِّیْ کَثِیْرًا مَّا کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُنْتُ وَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَ فَعَلْتُ وَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَانطَلَقْتُ وَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَدَخَلْتُ وَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَ

خَرَجْتُ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِيُّ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ (بخاری ومسلم متفق علیہ،مشکوۃ شریف حدیث ۵۷۹۸)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں لوگوں کے درمیان تھا کہ لوگوں نے عمرؓ کے لئے دعاء خیر کی اس وقت حضرت عمرؓ کی نعش نہلانے کے لئے تخت پر رکھ دی گئی تھی۔ پھر میں کھڑا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے پیچھے آیا اپنی کہنی میرے مونڈھے پر رکھ کر کہنا شروع کیا۔عمرؓ خدا تم پر رحم فرمائے، مجھ کو اُمید ہے کہ خدا وند تعالیٰ تم کو تمہارے دونوں دوستوں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ) کے پاس پہنچا دے گا۔ اس لئے کہ میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں تھا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور میں گیا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور میں داخل ہو اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور میں نکلا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ کہنے والے علیؓ بن ابی طالب تھے۔ (بخاری ومسلم متفق علیہ)

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک

(۷) ...... عَنْ اَبِي سَعِيْدِ ؓ الْخُدْرِيّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاوُنَّ اَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِيَّ فِيْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَ

عُمَرِ مِنهُمْ وَ انعَمَ

(مشکوۃ حدیث ۵۷۹۹ بحوالہ رواہ فی شرح السنۃ وروٰی نحوہٗ ابوداؤدوالترمذی وابن ماجۃ)

حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کی شان

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت کے اندر جنتی مقام علیین کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے کنارے پر روشن ستارہ دیکھتے ہو اور ابوبکرؓ اورعمرؓ علیین والوں میں سے ہیں بلکہ وہ اس مرتبے سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ (رواہ فی شرح السنۃ، ابوداؤد، ترمذی وابن ماجہ)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد

(۸) ...... وَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ سَیِّدَ اکُھُولِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ

(رواہ الترمذی رواہ ابن ماجہ عن علیؓ)

ابوبکرؓ وعمرؓ اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جنت کے اندر اگلے پچھلے جس قدر ادھیڑ عمر کے لوگ ہوں گے۔ ان سب کے سردار ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔

(مشکوۃ حدیث ۵۸۰۰، ترمذی ابن ماجہ نے اسے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے۔)

رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد

(۹) ...... وَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ بَقَآئِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ (مشکوۃ شریف حدیث ۵۸۰۱، رواہ الترمذی)

ابوبکرؓ وعمرؓ کی اقتداء کا حکم

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نہیں جانتا کہ کب تک تمہارے درمیان رہوں پس تم میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اقتداء ومتابعت کرو۔ (ترمذی)

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت حافظ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا اِرشاد

(۱۰) ...... وَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ اَحَدٌ رَاْسَهٗ غَيْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ كَانَا يَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَ يَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا

(رواہ الترمذی ومشکوۃ شریف حدیث ۵۸۰۲)

حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کی شان

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے سوائے ابوبکرؓ وعمرؓ کے کوئی شخص سر اٹھا نہیں سکتا تھا۔ یہ دونوں آپ کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ان کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے۔ (ترمذی)

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد

(۱۱) ...... وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَالْاٰخِرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَ ھُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا فَقَالَ ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

(مشکوۃ شریف حدیث۵۸۰۳، رواہ الترمذی)

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کا مقام

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مبارک سے نکل کر مسجد میں اس طرح تشریف لائے، کہ ابوبکرؓ و عمرؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا: قیامت کے روز ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ (ترمذی شریف، مشکوۃ شریف)

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی شان

(۱۲) ...... وعَنْ عَبداللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ ھٰذَانِ السَّمعُ وَالْبَصَرُ

(حدیث صحیح، مشکوۃ شریف حدیث۵۸۰۴ بحوالہ رواہ الترمذی مرسلاً)

حضرت عبداللہ بن حطبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ وعمرؓ کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہیں۔

(صحیح ابی مع الصغیر البانی حدیث ۴۰۰۷، ترمذی نے اسے مرسلا روایت کیا ہے۔)

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد

(۱۳) ...... وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَلَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ السَّمَاءِ وَ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَائِیْلُ وَ مِیْکَائِیْلُ وَ اَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ (مشکوٰۃ شریف حدیث ۶۰۵۸، رواہ الترمذی)

عبدالوحید الحنفی
خادم اہلسنت

ابوبکرؓ وعمرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر ہیں

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے دو وزیر آسمان کے اور دو وزیر زمین کے نہ ہوں، میرے دو وزیر آسمان کے جبرائیل اور میکائیل اور زمین کے دو وزیر ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔ (ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد

(۱۴) ...... عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَطْلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَاطَّلَعَ

اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ (مشکوۃ، رواہ الترمذی)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا کہ تمہارے پاس ایک شخص جنتیوں میں سے آئے گا پس ابوبکرؓ آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس ایک شخص جنتیوں میں سے آئے گا۔ پس عمرؓ آئے۔

(مشکوۃ حدیث ۵۸۰۷، ترمذی)

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی نیکیاں

(۱۵) ...... وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجْرِىْ فِىْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ وَ اَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرُ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِىْ بَكْرٍ (مشکوۃ شریف، رواہ زرین)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک چاندنی رات میں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا کسی کی اتنی نیکیاں بھی ہیں، جتنے آسمان پر

ستارے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! عمرؓ کی نیکیاں اتنی ہی ہیں۔ پھر میں نے پوچھا: اور ابوبکرؓ کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمرؓ کی ساری زندگی کی نیکیاں ابوبکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔ (مشکوۃ حدیث ۵۸۰۸ زرین)

مناقب ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما

(۱٦) ...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا (ترمذی) قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَا اَخْبَرْتُهُمَا حَتّٰى مَاتَا

ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان

علی بن حسین اپنے باپ علیہما السلام سے روایت کرتے ہیں۔ وہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے آپ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے، تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ نبیوں اور رسولوں کے سوا یہ دونوں تمام ادھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں۔ پہلوں کے بھی اور پچھلوں کے بھی۔ اے علیؓ ان سے یہ بات نہ کہنا۔ تو امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ان دونوں کو نہیں بتایا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے۔ (ترمذی شریف، نورالابصار)

امام محمد باقرؒ کا اِرشاد

(۱۷) ...... قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ البَاقِرَ عَلَیْهِ السَّلامُ لَسْتُ بِمُنْکِرٍ فَضْلِ اَبِیْ بَکْرٍ وَ لَسْتُ بِمُنْکِرٍ فَضْلِ عُمَرَ وَلٰکِنْ اَبَابَکْرٍ اَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ (شیعہ مذہب کی کتاب: احتجاج طبرسی)

شیعہ کتاب میں امام باقر کا فرمان

ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے کہا میں ابو بکرؓ کی فضیلت کا منکر نہیں ہوں اور نہ میں عمرؓ کی فضیلت کا منکر ہوں۔ لیکن ابو بکرؓ عمرؓ سے افضل ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰؓ کا اِرشاد

(۱۸) ...... وَ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَخْبِرُوْنِیْ مَنْ اَشْجَعُ النَّاسِ قَالُوْا اَنْتَ قَالَ اَمَّا اِنِّیْ مَا بَارَزْتُ اَحَدًا اِلَّا انْتَصَفْتُ مِنْهُ وَلٰکِنْ

اَخبِرُونِی عَنْ اَشجَعِ النَّاسِ قَالُوا لَا نَعلَمُ فَمَنْ قَالَ اَبُوبَكرٍ رَاَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَخَذَتهُ قُرَيْشٌ فَهٰذَا يَجْنِبُهُ وَ هٰذَا يَتَلْتُهُ وَ هُمْ يَقُولُونَ اَنْتَ الَّذِیْ جَعَلْتَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا قَالَ فَوَ اللّٰهِ مَادنا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا اَبُوبَكرٍ يَضْرِبُ هٰذَا يُجِیْءُ هٰذَا وَ يُتَلتِلُ هٰذَا وَ هُوَ يَقُولُ وَيْلَكُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلاً اَنْ يَّقُولَ رَبِّیَ اللّٰهُ ثُمَّ رَفَعَ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيْهِ فَبَكٰى حَتّٰى اِخْضَلَّتْ لِحَيْتُهُ ثُمَّ قَالَ اُنْشِدُكُمْ اَمُؤْمِنُ اٰلِ فِرْعَوْنَ خَيْرٌ اَمْ اَبُوبَكرٍ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَقَالَ اَلَا تُجِيْبُوْنَ فَوَ اللّٰهِ لَسَاعَةٌ مِّنْ مِثْلِ مُؤْمِنِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ذَاكَ رَجُلٌ يَكْتُمُ اِيْمَانَهُ وَ هٰذَا رَجُلٌ اَعْلَنَ اِيْمَانَهُ (ابونعیم والبراز وفتح البیان)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حضرت ابوبکرؓ کی شان ......سب سے بہادر آدمی کون؟

امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! مجھے بتاؤ سب سے بہادر آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: آپ۔تو فرمایا کہ میری بات تو صرف اتنی ہے کہ میں نے جس سے مقابلہ کیا، اس سے انصاف کرلیا۔لیکن مجھے سب سے دلیر آدمی بتاؤ۔تو انہوں نے کہا: ہم نہیں جانتے کہ پھر کون ہے؟ تو آپ نے کہا: ابوبکرؓ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کو قریش نے پکڑ لیا، کوئی ان کو کھینچتا

اور کوئی ان کو رگڑتا اور کہتے: کیا تو وہ آدمی ہے، جس نے سب خداؤں کو ایک خدا بنا دیا؟ تو علی نے کہا: خدا کی قسم! ہم سے کوئی آدمی بھی سوائے ابوبکرؓ کے قریب نہ گیا۔ یہ کسی کو مارتے، کسی کو کھینچتے، کسی کو رگڑتے اور ابوبکرؓ کہتے جاتے: تم پر افسوس، کیا تم ایک ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو، جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر آپ نے چادر اٹھائی جو ان کے اوپر تھی اور روتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کی داڑھی بھیگ گئی۔ پھر فرمایا: میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا آل فرعون کا مومن بہتر ہے یا ابوبکرؓ بہتر ہیں؟ تو لوگ خاموش ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تم جواب نہیں دو گے؟ خدا کی قسم! ابوبکرؓ کی ایک گھڑی آل فرعون کے مومن جیسے آدمی سے بہتر ہے۔ وہ آدمی تو ایمان چھپاتا تھا اور اس آدمی نے اپنے ایمان کا اعلان کیا۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے فضائل

(۱۹) ...... هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ. اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تَخْبِرْهُمَا يَا عَلِي يعني اَبِیْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ (صحیح)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد

فرمایا: یہ دونوں جنت کے اندر اگلے پچھلے جس قدر ادھیڑ عمر کے لوگ ہوں گے، ان سب کے سردار ہیں، سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔ نہ (خبر دو اس کی ان) دونوں کو، اے علیؓ! (جب تک زندہ رہیں) یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ۔ (صحیح ......صحیح جامع الصغیر البانی جلد دوم حدیث ۵۰۰۷......(۲) ترمذی عن انس وعلی (کتاب ۴۶ باب ۱۶)......(۳) احادیث الصحیحہ البانی حدیث ۸۲۲)

(۲۰) ...... اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرَ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃ. مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْن

ترجمہ: ابوبکرؓ و عمرؓ جنت کے اندر اگلے پچھلے جس قدر ادھیڑ عمر کے لوگ ہوں گے ان سب کے سردار ہوں گے، سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔ [جامع الصغیر سیوطی جلد اول حدیث ۵۱......الصحیح جامع الصغیر مؤلفہ البانی جلد اول......مسند احمد بن حنبل......ترمذی شریف......ابن ماجہ عن علی (کتاب الایمان حدیث ۹۵۔ ابن ماجہ۔ عن ابی جحیفۃ۔ حدیث ۱۰۰]

خادم اہل سنت حافظ عبدالوحید الحنفی

دین میں ابوبکرؓ و عمرؓ کا مقام

(۲۱) ...... وَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْن حنطب اَنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَای اَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ: ھٰذَا ان السَمْعَ وَالْبَصَرَ (یعنی اَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ) (حدیث صحیح)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حنطب کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں بمنزلہ کان اور آنکھ کے

ہیں۔ (ترمذی شریف......بحوالہ مشکوٰۃ شریف جلد سوم حدیث ۵۸۰۴......(صحیح)
صحیح الجامع الصغیر البانی جلد دوم حدیث ۷۰۰۴......(۲) ترمذی شریف۔ مستدرک حاکم)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْن حنطب اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ من هٰذَا الدين كَمَنْزِلَةَ السَمْعَ وَ الْبَصَرَ مَن الرأس

ترجمہ: ابوبکر وعمر دونوں اس دِین میں بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہیں سر میں۔ (صحیح......احادیث الصحیحہ البانی حدیث ۸۱۵ جلد ثانی......(۲) طبرانی......(۳) والخطیب فی تاریخ بغداد......قلت: وھذا اسناد حسن رجالہ کلھم ثقات)

ابوبکرؓ وعمرؓ کی اقتدا کا حکم

(۲۲)...... اِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِیْ من اَصْحَابِیْ اَبِیْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ، وَاهتَدُوا بِهَدِیْ عَمَّارٍ. وَ تَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیروی کرو میرے بعد میرے صحابہؓ میں سے ابوبکرؓ و عمرؓ کی اور اختیار کرو سیرت عمارؓ کی اور مضبوط تھامو وصیت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی۔ [(۱) احادیث صحیحہ البانی جلد ثالث حدیث ۱۲۳۳......اسنادہ صحیح مستدرک حاکم......(۳) وترمذی وروی من حدیث عبداللہ بن مسعود۔ حذیفۃ بن یمان وانس بن مالک وعبداللہ بن عمر۔ حدیث ابن مسعود امرویانی عن حذیفہ......اخرجہ الترمذی (۳۱۱/۲) مستدرک حاکم (۷۵/۳) وقال: اسنادہ صحیح]

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ابوبکرؓ و عمرؓ کے جنت میں درجات

(۲۳) ...... حَـدَثَـنَا عَلِیّ بِنْ مُحَمَّد، وَ عُمَر بِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَـالَا ثَـنَـا وَکِیْـع ثَنَاء الْاَعْمَشُ، عَنْ عَطِیّة بِنْ سَعَد. عَنْ اَبِـی سَـعِیْـد الْـخُـدْرِی، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَـلَیْـهِ وَسَـلَّمَ ان هٰذَا الدَرَجَاتِ العلٰی. یرهم من اسفل مِـنهُـمْ کـمـا یـری الـکوکب الطالع فِی الافق من افاق السَمَاء وَ ان اَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ مِنهُمْ وَ انعمَا

(سنن ابن ماجہ باب ۱۱ حدیث ۹۶)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوسعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند درجہ والے لوگوں کو یعنی جنت میں دیکھیں گے، ان کو نیچے درجہ والے جیسے دکھائی دیتا ہے، ستارہ چمکتا ہوا کنارہ میں آسمان کے۔ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی بلند درجہ والوں میں ہیں۔ اور کیا خوب رہے۔

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے فضائل

(۲۴) ...... عَنْ عَـلِـیٍّ قَـالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَـلَّـمَ اَبُـوْبَـکْـرٍ وَّ عُـمَـرَ سَـیِّـدَا کُهُوْلِ اَهْلَ الْجَنَّة مِنَ الْاَوَّلِیْـنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَ الْمُرْسَلِیْنَ لَا تَخْبرهُمَا

يَا عَلِیّ مَا دَامَا حِيِينَ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں سردار ہیں اہل جنت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے اگلے ہوں خواہ پچھلے سوا نبیوں اور مرسلین کے۔ اور خبر نہ دو اس کی ان دونوں کو اے علیؓ! جب تک زندہ رہیں۔

اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلَ الْجَنَّة

ترجمہ: ابوبکرؓ اور عمرؓ سردار ہیں جنت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے۔

(حوالہ: ترمذی شریف ک ۴۶۔ ب ۱۶...... ابن ماجہ (المقدمہ ب ۱۱) حدیث ۹۵
...... طبقات ابن سعد جلد ۳ ق ا ص ۱۲۳۔ مسند احمد بن حنبل جلد اول ص ۸۰)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی پیروی کا حکم

(۲۵) ...... حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع و حدثنا محمد بن بشار ثنا موکل، قَالَا ثنا سفیان عَنْ عبدالملک بن عمیر. عَنْ مولی لربعی بن حراش، عَنْ ربعی بن حراش، عَنْ حذیفة بن الیمان، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انی لا ادرئی ما قدر بقائی منکم فَاقْتَدَوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِی، وَ اِشَارَهِ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ وَ عُمَر (ابن ماجہ باب ۱۱ حدیث ۹۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت حذیفہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے میں نہیں جانتا کہ تم میں کب تک رہوں گا۔ سو پیروی کرو ان کی جو میرے بعد ہوں گے، اور اشارہ کیا ابوبکرؓ اور عمرؓ کی طرف۔

ابوبکرؓ و عمرؓ کا نام...... عرش پر اللہ کے رسول ﷺ نے لکھا ہوا دیکھا

(۱)...... ابن عساکرؒ نے اپنی تاریخ میں حضرت علیؓ سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”شب معراج میں نے عرش پر یہ لکھا ہوا دیکھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ابوبکر الصدیق عمر الفاروق عثمان ذوالنورین“

(الخصائص کبریٰ مؤلفہ امام جلال الدین سیوطی ج ا ص ۲۴)

ابوبکرؓ و عمرؓ کا نام...... آسمانوں پر لکھا ہوا دیکھا

(۲)...... ابویعلیؒ، طبرانی نے اوسط میں، ابن عساکر اور حسن بن عرفہ نے اپنی مشہور کتاب میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”شب معراج جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو ہر آسمان پر میں نے یہ لکھا ہوا دیکھا:

محمد رسول اللہ و ابوبکر الصدیق خلفی“

(محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور ابوبکر الصدیق میرے خلیفہ ہیں۔)

یا ان الفاظ کا یہ معنیٰ ہے کہ میرے نام "محمد ﷺ رسول اللہ" کے بعد "ابوبکرؓ الصدیق" لکھا ہوا تھا۔

(الخصائص کبریٰ مؤلفہ امام جلال الدین سیوطی ج ۱ ص ۲۵)

عرش پر ابوبکرؓ و عمرؓ کا نام لکھا ہوا ہے

(۳) ...... دار قطنی نے "الافراد" میں اور خطیبؒ و ابن عساکرؒ نے اپنی تاریخ میں حضرت ابودرداءؓ سے وہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"شب معراج میں نے عرش پر سبز کپڑا دیکھا، جس میں سفید نورانی حروف میں لکھا ہوا تھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ابوبکر الصدیق عمر الفاروق"

(الخصائص کبریٰ مؤلفہ امام جلال الدین سیوطی ج ۱ ص ۲۵)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

گلاب کے پھولوں پر ابوبکرؓ و عمرؓ کا نام

(۴) ...... ابن عساکرؒ اور ابن نجارؒ نے اپنی تاریخوں میں حضرت ابو الحسن علی بن عبداللہ الہاشمی الرقیؒ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ہندوستان گیا، جہاں میں نے ایک بستی میں کالے رنگ کے گلاب کا ایسا پودا دیکھا، جس پر بڑے بڑے سیاہ رنگ کے بھینی بھینی

خوشبو والے پھول کھلے ہوئے تھے۔اوران پر سفید حروف میں لکھا ہوا تھا:

لا اله الا الله محمد رسول الله

ابو بکر الصدیق عمر الفاروق"

مجھے شک ہوا کہ یہ کہیں مصنوعی تو نہیں ہیں۔لہٰذا میں نے ایک بند کلی کو کھول کر دیکھا تو واقعی اس پر بھی باقی پھولوں کی طرح یہی لکھا ہوا تھا۔ اور اس طرح کے پودے وہاں بکثرت تھے۔جب کہ اس بستی کے لوگ پتھروں کے پجاری اور معرفت الٰہی سے بے بہرہ تھے۔

(الخصائص کبریٰ مؤلفہ امام جلال الدین سیوطی ج ا ص ۲۶)

مدفن حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کے بعد جب زمین پر وفات پائیں گے تو آپ کا مزار روضۂ نبوی ﷺ میں ہوگا۔

حدیث: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجَ وَ لُوْلَدُ لَهٗ وَ يَمْكُثُ خَمْسًا وَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةٍ ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِىْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَ عِيْسٰى بْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ اَبِىْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم زمین پر نازل ہوں گے، نکاح کریں گے اوران کی اولاد ہو

گی۔ وہ ۴۵ سال تک دُنیا میں رہیں گے، پھر وفات پائیں گے۔ اور میری قبر میں دفن کئے جائیں گے۔ (قیامت کے دِن) رسول اللہ ﷺ کے روضہ شریفہ سے آپ ﷺ کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام، ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان اُٹھیں گے۔

یہ حدیث برایت عبداللہ بن عمر، بتخریج ابن جوزی در کتاب الوفاء مشکوٰۃ شریف کے باب نزول عیسیٰ علیہ السلام حدیث ۵۲۷۲ میں موجود ہے۔

روضہ مطہر ﷺ کا نقشہ حسب ذیل ہے: (منقول از جذب القلوب)

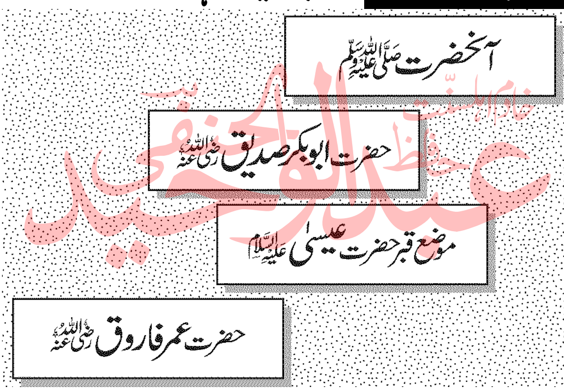

قیصر روم کے نام مکتوب گرامی

(۱) ابن عساکرؒ حضرت دحیہ کلبیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا نامہ مبارک عطا فرما کر مجھے شہنشاہِ روم کی طرف بھیجا۔ وہ ان دِنوں دمشق میں تھا۔ میں نے جب اُسے مکتوب گرامی دیا تو اُس نے اپنی انگشتری اُتاری اور جس مسند پر وہ براجمان تھا، اس کے نیچے

رکھ دی۔ پھر لوگوں کو اپنی طرف بلایا۔ پادری اور دیگر لوگ جمع ہو گئے۔

اس وقت اہل فارس اور اہل روم کے ہاں منبر رکھنے کا رواج نہیں تھا۔ منبر کے بجائے اوپر تلے تکیے رکھ دیتے تھے۔ قیصر ایسے ہی تکیوں پر چڑھ گیا اور لوگوں سے یوں مخاطب ہوا:

"یہ اُس نبی کا خط ہے، جس کی آمد کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں دی تھی۔ اس کا تعلق اسمٰعیل بن ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہے"۔

قیصر کی باتیں سن کر لوگوں نے غصے کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے، قیصر نے پینترا بدل کر کہا:

"ٹھہرو! میں تمہیں آزمانا چاہتا تھا۔ تا کہ مجھے پتہ چل جائے کہ تم عیسائیت میں کس قدر پکے ہو"۔

قیصر روم کے پاس حضورﷺ، ابوبکرؓ و عمرؓ کی تصاویر

حضرت دحیہ کلبیؓ فرماتے ہیں کہ اگلے دن قیصر روم نے مجھے چپکے سے اندر بلا لیا۔ وہ مجھے ایک بڑے ہال میں لے گیا، جس میں تین سو تیرہ تصویریں آویزاں تھیں۔ یہ دراصل انبیاء و رُسل کی تصاویر تھیں۔

قیصر روم نے کہا: "دیکھو! ان میں تمہارے نبی کی تصویر ہے؟"

میں نے دیکھا تو ایک جگہ مجھے حضورﷺ جیسی صورت دکھائی دی،

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

گویا حضور ﷺ محو کلام ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ حضور ﷺ کی تصویر معلوم ہوتی ہے۔ قیصر بولا: تم سچ کہہ رہے ہو۔

اُس نے پوچھا: ''اس تصویر کی داہنی جانب کس کی تصویر ہے؟''

میں نے کہا: ''یہ آپ کی قوم کا ایک شخص ہے، اس کا نام ابوبکرؓ ہے''۔

قیصر نے مزید پوچھا: ''اچھا! یہ بتاؤ، بائیں جانب کس کی تصویر ہے؟''

میں نے کہا: ''یہ بھی آپ کی قوم کا آدمی ہے، اس کا نام عمرؓ ہے''۔

قیصر بولا: ہمیں اپنی کتاب میں اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ ان دو شخصوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس دین کو اوج کمال پہنچائے گا''۔

حضرت دحیہ کلبیؓ فرماتے ہیں: جب میں واپس آیا اور حضور ﷺ سے سارا ماجرا عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے بارے میں سچ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے بعد اس دین کو ان کے ذریعہ پایہ تکمیل تک پہنچائے گا اور اسے فتح عطا فرمائے گا''۔ (بحوالہ الخصائص کبریٰ مؤلفہ امام جلال الدین سیوطی ج ۲ ص ۲۶، ۲۷)

دورِ صدیقی: حضور ﷺ کے وصال کے بعد آیت استخلاف (لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ) اور آیت تمکین (اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنَّا هُمْ فِي الْأَرْضِ) کے تقاضا کے تحت حضرت ابوبکرؓ صدیق رضی اللہ عنہ خلیفۃ الرسول ﷺ مقرر ہوئے۔ آپ کی مدتِ خلافت ۲ سال ۳ ماہ ۱۱ دِن ہے۔ لیکن اس اقل مدت خلافت کے باوجود آپ ﷺ نے جو اسلامی فتوحات

حاصل کی ہیں وہ اس امر کی قطعی دلیل ہیں کہ حق تعالیٰ کی خصوصی نصرت آپ کے شامل حال تھی اور قرآن مجید میں آپ کی خلافت اور جہاد فی سبیل اللہ کی جو پیش گوئی کی گئی تھی، وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ۫ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ O (پ۶ المائدہ آیت ۵۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو پیدا کر دے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی۔ مہربان ہوں گے وہ مسلمانوں پر، تیز ہوں گے کافروں پر۔ جہاد کرتے ہوں گے اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہیں عطا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے بڑے علم والے ہیں۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

یہ مرتدین کون تھے؟ حضور خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام میں تین مَردوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا:

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۱) اسود عنسی: یہ ایک کاہن اور شعبدہ باز شخص تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے مقابلہ میں حضرت معاذؓ بن جبل کی قیادت میں لشکر بھیجا اور فیروزؓ نامی ایک غازی نے اس کو قتل کر دیا۔ جس کے بارے میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: **فاز فیروز** (فیروز کامیاب ہوگیا)۔ مگر اس کامیابی کی خبر آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کے آغاز خلافت میں بذریعہ قاصد پہنچی۔

(۲) مسیلمہ کذاب: آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں اس نے شہر یمامہ میں دعویٰ نبوت کیا اور آپ ﷺ کو ایک خط بھی بھیجا۔ جس میں لکھا تھا کہ:

مِنْ مُسَيْلَمَةِ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اَمَّا بَعْد فَاِنَّ الْاَرْضَ نِصْفُهَا لِیْ وَ نِصْفُهَا لَکَ

ترجمہ: یہ خط مسیلمہ رسول اللہ (کذاب) کی طرف سے محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف ہے۔ اما بعد! زمین آدھی میری اور آدھی آپ کی ہے۔

اس کا جواب رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُسَيْلَمَة كَذَّاب اَمَّا بَعْد فَاِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْن

ترجمہ: محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے مسیلمہ کذاب کی طرف۔ اما بعد! زمین اللہ کی ہے جس کو چاہے اس کا وارث بناتا

ہے اور عاقبت (دارالآخرت) پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد اس کے مقابلہ کے لئے حضرت ابوبکرؓ صدیق نے حضرت خالدؓ بن ولید کی قیادت میں ایک لشکر بھیجا اور حضرت وحشیؓ نے مسیلمہ کذاب کو قتل کر دیا۔

(۳) طلیحہ اسدی: اس نے بھی دورِ رسالت میں دعویٰ بنوت کیا۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے حضرت خالدؓ بن ولید کی قیادت میں اس کے مقابلہ کے لئے لشکر بھیجا۔ وہ دورانِ جنگ بھاگ گیا اور بعد میں تائب ہو گیا۔

امام الخلفاء حضرت ابوبکرؓ صدیق کے طرزِ عمل سے ہی یہ ثابت ہو گیا کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد مدعی نبوت واجب القتل ہے۔ ان تین مردوں کے علاوہ سجاح نامی ایک عورت نے بھی نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا، جس کا مسیلمہ کذاب سے پھر نکاح بھی ہو گیا تھا۔ مسیلمہ کذاب کے قتل کے بعد آخر میں پھر سجاح نے اسلام قبول کر لیا تھا۔[۱]

منکرین زکوٰۃ: بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور انکار فریضۂ زکوٰۃ کی وجہ سے وہ مرتد ہو گئے تھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے ان سے بھی قتال کیا۔ ان میں سے بعض تائب ہو گئے تھے اور بعض مقتول ہوئے۔

تارکین اسلام: کئی قبائل اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے۔ یعنی انہوں نے دین اسلام کا انکار کر دیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے ان کے

---

[۱]...... ماہنامہ حق چار یارؓ ج ۵ ش ۱۱ ص ۳ تا ۶ بحوالہ تاریخ ابن خلدون ج ۱ مترجم

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ساتھ بھی قتال کیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ارتداد کے ان تمام فتنوں کا قلع قمع ہو گیا اور سورۃ المائدہ کی زیرِ بحث آیت کی پیش گوئی حضرت ابوبکرؓ صدیق کے درِ خلافت میں حرف بہ حرف پوری ہو گئی۔ اور اہل سنت و الجماعت نے اعلانِ حق کی روشنی میں یہ عقیدہ قائم کر لیا کہ آیت مرتدین کا مصداق حضرت ابوبکرؓ صدیق اور آپ کے رفقاء صحابہؓ کی جماعت ہے۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین

امام اہل سنت مولانا عبد الشکور لکھنویؒ لکھتے ہیں: حضرت صدیقؓ ہی تھے جن کی قوت قلبیہ نے اس وقت رنگ دکھلایا اور کوہِ استقامت بن کر تمام پریشانیوں کو انہوں نے جھیلا اور چند ہی روز میں مطلع اسلام پر جو غبار آ گیا تھا، اس کو صاف کر دیا۔ حضرت صدیقؓ نے جس وقت ان مرتدین سے قتال کا ارادہ فرمایا، بعضے صحابہؓ کرام نے بھی اس امر میں ان سے اختلاف کیا۔ بعض لوگ تو یہ کہتے تھے کہ ان سے قتال کرنا ہی نہیں چاہیے اور بعض کا یہ قول تھا کہ اس وقت مصلحت نہیں ہے۔ یہ وقت اسلام کے لئے بہت نازک ہے۔ اس وقت تالیف قلوب سے کام لینا چاہیے۔

اس طور پر اس آیت میں جس ملامت کا ذکر ہے اور ملامت پیش آ گئی اور اپنوں کی ملامت بہت زیادہ ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ مگر حضرت صدیقؓ نے اس ملامت کی کچھ پرواہ نہ کی اور اپنا کام پورا کر دیا۔ لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ کی تصدیق ہو گئی۔ اس ملامت کی نوبت یہاں تک

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

پہنچی کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے بھی ان سے اختلاف کیا اور نرمی کی صلاح دی۔ جس پر حضرت صدیقؓ نے وہ جلال بھرے ہوئے الفاظ فرمائے کہ آج ان کو سُن کر بدن کانپ جاتا ہے۔ فرمایا:

اَجَبارٌ فِی الْجَاھِلِیَّۃ وَ خُوَارٌ فِی الْاِسْلَام

ترجمہ: اے عمرؓ! تم جاہلیت میں تو بڑے تند مزاج تھے، اسلام میں ایسے نرم بن گئے۔

اور فرمایا:

تَمَّ الدِّیْن وَ انْقَطَعَ الْوَحْی اَیَنْقُص وَ اَنَا حَی

ترجمہ: دین کامل ہو چکا، وحی الٰہی بند ہو گئی، کیا دین پر زوال آئے اور میں زندہ رہوں؟

یعنی میری زندگی میں دین پر یہ آفت آئے، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ قصہ مشکوٰۃ میں منقول ہے۔ اس سلسلہ میں امام اہل سنتؒ لکھتے ہیں:

حضرت صدیقؓ کے اس کارنامہ یعنی قتالِ مرتدین کو انجام کار میں تمام صحابہؓ نے بڑی عزت کی نظر سے دیکھا۔ حضرت فاروق اعظمؓ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت صدیقؓ میری تمام عمر کی عبادت لے لیں اور مجھے صرف اپنی ایک رات اور اپنے ایک دِن کی عبادت دے دیں۔ اَمَا لَیْلَۃ فَلَیْلَۃ الْغَار وَ اَمَا یَوْم فَیَوْم الرِّدَّۃِ یعنی رات سے مراد شب غار ہے اور دِن

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

سے مراد فتنہ ارتداد کا دِن ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: قَامَ فِی الرِّدَّة مقَام الْاَنبِیَاء

(یعنی) فتنہ ارتداد میں حضرت صدیق نے وہ کام کیا جو پیغمبروں کے کرنے کا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

کرهُنَاه فِی الْاِبْتِدَاء وَ حَمدُنَاه فِی الْاِنتِهَاء

(یعنی) ہم لوگوں نے ابتداءً تو قتالِ مرتدین کو ناپسند کیا تھا مگر انجام دیکھ کر پھر ہم سب حضرت صدیقؓ کے شکرگذار ہوئے۔

(تحفۂ خلافت (مجموعہ تفسیر آیات قرآنی) تفسیر آیت قتال المرتدین)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

علامہ اقبال مرحوم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی انہی ملی خدمات اور خصوصیات کو ان اشعار میں بیان کیا ہے:

آں امن النّاس بر مولائے ما   آں کلیمِ اوّلِ سینائے ما

ہمّت او کِشت مِلت را چو ابر   ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

اظہارِ حقیقت: شیعہ مذہب کی وہ روایات جن میں وفاتِ نبوی ﷺ کے بعد سوائے چار پانچ صحابہؓ کرام کے باقی سب کا مرتد ہو جانا (دین اسلام سے پھر جانا) مذکور ہے، العیاذ باللہ۔ اور شیعہ علماء ان اہل ارتداد میں اصحابؓ ثلٰثہ کو بھی شامل کرتے ہیں، لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه۔

لیکن ایسا عقیدہ انہی لوگوں کا ہوسکتا ہے جو قرآن کی زیر بحث آیت

کے منکر ہوں۔ کیوں کہ آیت سے تو ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کچھ لوگ مرتد ہو جائیں گے۔ تو اس فتنہ ارتداد کے استیصال کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ان کے مقابلے میں لے آئیں گے جو اللہ تعالیٰ کے محبوب ہوں گے وغیرہ۔ جیسا کہ آیت میں ان کی چھ صفات مذکور ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ان مرتدین سے حضرت صدیق اکبرؓ نے ہی جہاد کیا ہے اور جماعت صحابہؓ نے ہی آپ کی قیادت میں ان ارتدادی فتنوں کا خاتمہ کیا ہے۔ اب کون اہل عقل و ایمان ان مرتدین کا استیصال کرنے والوں کو مرتد کہہ سکتا ہے؟

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

(۲) مذکورہ آیت سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے کی بھی نفی ہو گئی۔ کیوں کہ وصالِ نبویؐ کے بعد متصلاً نہ حضرت علی المرتضیٰؓ مسند خلافت پر فائز ہوئے اور نہ آپ نے ان مرتدین سے قتال کیا۔

علاوہ ازیں جماعت صحابہؓ کے عدم ارتداد کی یہ بھی دلیل ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو حسب اعتقاد شیعہ حضرت علیؓ پر لازم تھا کہ قرآن کی اس پیش گوئی کے اثبات کے لئے وہ جماعت صحابہؓ سے جہاد و قتال کرتے لیکن وہ تو خلفاءِ ثلٰثہ کے دورِ خلافت میں ان کے معاون و مشیر بنے رہے۔

ایک اور اشکال: اگر یہ کہا جائے کہ حضرت علیؓ المرتضیٰ نے حضرت معاویہؓ سے تو جنگ کی ہے تو آیت قتال مرتدین کا مصداق اپنے دورِ

خلافت میں حضرت علیؓ ثابت ہو جاتے ہیں تو یہ استدلال بھی غلط ہے۔
کیوں کہ آیت میں تو خلیفۂ وقت کا مرتدوں اور کافروں سے قتال و جہاد کی پیش گوئی ہے۔ حالانکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک مؤمن اور جلیل القدر صحابی تھے اور خود حضرت علی المرتضیٰؓ نے بھی ان کے اور ان کی جماعت کے مومن ہونے کی بشارت دی ہے۔

چنانچہ نہج البلاغہ میں حضرت علیؓ المرتضیٰ کا حسب ذیل حکم نامہ منقول ہے: (مکتوب ۵۸ نہج البلاغہ عربی مع اُردو ص۱۹۷ مطبوعہ لاہور)

وَ مِنْ كِتَابٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَتَبَهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَمْصَارِ يَقْتَصُّ فِيْهِ مَا جَرٰى بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اَهْلِ الصِّفِّيْنَ وَ كَانَ بَدْءُ اَمْرِنَا اَنَّا الْتَقَيْنَا وَ الْقَوْمُ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَ الظَّاهِرُ اَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ وَّ نَبِيَّنَا وَاحِدٌ وَّ دَعْوَتَنَا فِي الْاِسْلَامِ وَاحِدَةٌ وَ لَا نَسْتَزِيْدُهُمْ فِي الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَ التَّصْدِيْقِ بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا يَسْتَزِيْدُوْنَنَا الْاَمْرُ وَاحِدٌ اِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ وَ نَحْنُ مِنْهُ بَرَآءٌ

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ایک دستخطی چٹھی لکھ کر مختلف بلاد و امصار (شہروں) میں مشتہر فرمائی۔ اس میں جنگ صفین کا واقعہ یوں درج تھا کہ ہمارے معاملے کی ابتداء یوں ہے کہ ہماری اور اہل شام کی آپس میں جنگ چھڑ گئی اور یہ ظاہر ہے کہ ہم دونوں فریق کا

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

ایک خدا اور ایک رسول ہے اور ہمارا اسلام میں بھی دعویٰ ایک رہا
ہے۔ ہم ان سے در بارۂ اعتقادات توحید و رسالت کچھ زیادتی نہیں
چاہتے اور نہ اس بارہ میں وہ ہم سے کچھ زیادتی کے طالب ہیں۔
بات ایک ہی ہے کہ اختلاف صرف خونِ عثمانؓ کے متعلق تھا حالانکہ
ہم اس الزام سے بری ہیں۔ (آفتابِ ہدایت از مولانا کرم الدین صاحب دبیرؒ)

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی یہ گشتی چٹھی اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ آپ کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ (صفین) اسلام و کفر کی جنگ نہ تھی۔ دونوں فریق ایک ہی اسلامی عقیدہ رکھتے تھے۔ دونوں توحید و رسالت پر یکساں ایمان رکھتے تھے۔ دونوں اہل ایمان تھے۔ اس جنگ و جدل باہمی کا مبنی دَم (خون) عثمانؓ تھا۔ یعنی حضرت معاویہؓ اور ان کی جماعت اہل شام حضرت عثمان ذالنورین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص کے طالب تھے اور حضرت علیؓ المرتضٰی اس وقت کے پیچیدہ حالات کے تحت فوری طور پر قصاص لینے میں معذور تھے ورنہ قتل عثمانؓ سے آپ بری الذمہ تھے۔

یہاں یہ ملحوظ رہے کہ شیعہ علماء کے نزدیک نہج البلاغۃ کے خطبات و مکتوبات لفظ بہ لفظ حضرت علی المرتضٰیؓ ہی کے ہیں جیسا کہ شارحین نہج البلاغۃ نے اس کی تصریح کر دی ہے۔ کیا حضرت علیؓ المرتضٰی کے اس قطعی فیصلہ کے بعد بھی کوئی شیعہ عالم حضرت امیر معاویہؓ کے ایمان و اسلام میں

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

شک کر سکتا ہے؟

(۲) یہ ایک وقتی اجتہادی نزاع و اختلاف تھا، جس میں اہل السنّت و الجماعت کے نزدیک حضرت علی المرتضیٰؓ کا اجتہاد صحیح و صواب تھا اور حضرت امیر معاویہؓ سے اپنے اجتہاد میں غلطی سرزد ہو گئی تھی اور یہی وجہ ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ چھ ماہ بعد اپنی خلافت حقہ سے دستبردار ہو گئے اور اپنا مقبوضہ علاقہ بھی حضرت معاویہؓ کے سپرد کر دیا۔ اور آخر کار حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی امام حسنؓ کی طرح حضرت معاویہؓ کی خلافت تسلیم کر لی اور دونوں بھائی (جو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں) حضرت معاویہؓ کے بیت المال سے وظائف لیتے رہے۔[۱]

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

مقامِ غور ہے کہ کیا جوانانِ جنت کے سردار کسی مخالف اسلام اور منافق شخص کو اپنی خلافت حقّہ سپرد کر سکتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود شیعہ علماء و مصنفین حضرت معاویہؓ کو معاف نہیں کرتے اور ان کے خلاف جارحانہ کتابیں اور رسائل شائع کرتے رہتے ہیں۔[۲]

مہاجرین و انصار قطعی جنتی ہیں: مؤلف کتاب ''معیارِ صحابیت''[۳] بار بار صحابہؓ کو مطعون کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صحابہؓ میں منافق بھی تھے،

---

[۱]...... ملاحظہ ہو کتاب جلاء العیون مترجم ج۱ ص۲۵۸، [۲]...... ماہنامہ حق چار یارؓ لاہور ج۵ ش۱۱ مئی ۱۹۹۳ء ص۳ تا ۱۰، [۳]......مولوی بشیر حسین بخاری نے اپنی کتاب ''معیارِ صحابیت'' میں صحابہ کرامؓ کے خلاف لکھا ہے، جس کا جواب ''معراجِ صحابیت'' میں دے دیا گیا ہے۔

حالانکہ کوئی صحابیؓ منافق نہیں اور جو منافق ہیں وہ اہل السنّت والجماعت کے نزدیک صحابی نہیں۔

قرآن مجید میں صحابہؓ اور منافقین کا جُدا جُدا ذکر ہے۔ چنانچہ فرمایا:

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ O (پ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۱۰۰)

ترجمہ: اور جو مہاجرین اور انصار (ایمان لانے میں سب سے) سابق اور مقدم ہیں اور (بقیہ امت میں) جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ (سب) اس اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغ (بہشت) مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ بڑی کامیابی ہے۔

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ لکھتے ہیں:

"اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ" میں سب مہاجرین و انصار آ گئے اور "اَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ" میں بقیہ مومنین جن میں اوّل درجہ تو ان کا ہے جو صحابہؓ ہیں گو مہاجر و انصار نہیں۔ کیوں کہ اخیر میں ہجرت فرض نہ تھی۔ مسلمان ہو کر

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

اپنے اپنے گھر رہنے کی اجازت تھی۔ ......الخ (تفسیر بیان القرآن)

گو مہاجرین اولین کی تعریف میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن خلفاء اربعہ حضرت ابوبکرؓ صدیق، حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضٰی رضی اللہ عنہم تو یقیناً مہاجرین اولین میں شامل ہیں۔ اور ان میں سے بھی افضل المہاجرین حضرت صدیق اکبرؓ ہیں جن کو رسول کریم ﷺ کی معیت میں ہجرت کا شرف حاصل ہوا۔ اور جن کو قرآن مجید میں بھی (ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ) حضور ﷺ کا غار میں ثانی (دوسرا) فرمایا گیا ہے۔ کیا ان چار یارؓ کے متعلق بھی ان آیات کی روشنی میں کسی مومن بالقرآن کو ان کے "رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ" اور "اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ" کا مصداق ہونے میں شبہ ہو سکتا ہے؟

باقی رہے مہاجرین و انصار کے علاوہ بعد میں ایمان لانے والے صحابہؓ کرام تو وہ بھی "وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ" کی وجہ سے جنتی ہیں اور حضرت معاویہؓ کے متعلق اگر کوئی اعتراض کرتا ہے تو ان کا اور ان کی شامی جماعت کا مومن ہونا نہج البلاغۃ میں حضرت علیؓ المرتضٰی کے گشتی مراسلہ سے ثابت ہو چکا ہے۔[1]

منافقین کون ہیں؟ مذکورہ آیت میں صحابہؓ کرام کی مختلف قسموں کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان سے جُدا منافقین کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

---

[1]...... ماہنامہ حق چار یارؓ لاہور ج ۵ ش ۱۱ مئی ۱۹۹۳ء ص ۱۷

وَ مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝

(سورۃ التوبہ آیت ۱۰۱)

ترجمہ: اور کچھ تمہارے گرد و پیش والوں میں گنواروں سے اور کچھ مدینہ والوں میں ایسے منافق ہیں کہ نفاق کی حد کمال تک پہنچے ہوئے ہیں کہ آپ بھی ان کو نہیں جانتے (کہ یہ منافق ہیں۔ پس) ان کو ہم ہی جانتے ہیں۔ ہم ان کو (اور منافقین کو آخرت سے پہلے) دوہری سزا دیں گے (ایک نفاق کی، دوسرے کمال نفاق کی)۔ پھر (آخرت میں) وہ بڑے بھاری عذاب کی طرف بھیجے جائیں گے۔

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

فرمایئے! منافقین کا بعد میں ذکر کر کے یہ بتا دیا کہ مہاجرین و انصار صحابہؓ اور ان کے متبعین میں کوئی منافق نہیں۔ منافقین تو اردگرد کے رہنے والے گنواروں (بدوؤں) میں ہیں یا مدینہ کے رہنے والوں میں۔ اس سے ثابت ہوا کہ مہاجرین میں کوئی منافق نہیں کیوں کہ وہ مکہ کے رہنے والے تھے نہ کہ مدینہ کے۔

(۲) منافقین کے لئے تو اس دُنیا میں دوہرے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے لیکن صحابہؓ کرام وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے کفار پر غلبہ اور ملکی

فتوحات عطا کیں۔

(۳) منافقین کے بارے میں تو یہ فرمایا:

لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَةِ لَنُغْرِیَنَّکَ بِهِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَکَ فِیْهَآ اِلَّا قَلِیْلًا ○ مَلْعُوْنِیْنَ اَیْنَمَا ثُقِفُوْا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا ○ (پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت۶۰ تا۶۱)

ترجمہ: یہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دِلوں میں خرابی ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں (جھوٹی جھوٹی) افواہیں اُڑایا کرتے ہیں اگر باز نہ آئے تو ضرور ہم آپ کو ان پر مسلط کریں گے۔ پھر یہ لوگ آپ کے پاس مدینہ میں بہت ہی کم رہنے پائیں گے۔ وہ بھی (ہر طرف سے) پھٹکارے ہوئے جہاں ملیں گے، پکڑ دھکڑ اور مار دھاڑ کی جائے گی۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

دورِ رسالت کے منافقین کا انجام تو عالم الغیب قادر مطلق نے بتا دیا کہ وہ ذلیل و رسوا ہوں گے اور آنحضرت ﷺ کے شہر مدینہ منورہ میں بھی ان کو کم رہنا نصیب ہوگا۔ لیکن ان کے برعکس صحابہؓ کرام کو تو اللہ تعالیٰ نے وہ عزت عطا فرمائی کہ عرب و عجم کو مغلوب کر لیا۔ اور حضرت ابوبکرؓ صدیق اور حضرت عمرؓ فاروق رضی اللہ عنہما کو تو خصوصیت سے ایسا قرب عطا فرمایا کہ قیامت تک وہ روضہ مقدسہ میں رحمت للعالمین ﷺ کے ساتھ آرام

فرما رہے ہیں اور حضرت عثمانؓ ذوالنورین کو بھی حق تعالیٰ نے قرآن کی موعودہ تیسری خلافت راشدہ نصیب فرمائی اور آپ شہر مدینہ میں ہی شہادت کے آخری لمحات تک قیام فرما رہے اور اب جنت البقیع میں قیامت تک کے لئے آرام فرما ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی بنات اربعہ حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت اُمّ کلثومؓ اور حضرت فاطمۃؓ الزاہراء، امام حسنؓ اور اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ صدیقہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی جنت البقیع میں آرام فرما ہیں۔ (ماہنامہ حق چار یارؓ لاہور ج ۵ ش ۱۱ مئی ۱۹۹۳ء ص ۱۸ تا ۱۹)

صدیقی فتوحات: حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوالی لکھتے ہیں:

حضرت صدیق اکبرؓ نے جزیرۂ عرب کو کفر و ارتداد کے خطرناک فتنوں سے پاک کرنے کے بعد اس دور کی دوسری طاقتوں روم و ایران کی طرف فاتحانہ توجہ فرمائی۔

ایران کا مذہب مجوسیت تھا، وہ آگ کی پوجا کرتے تھے۔ اور روم کا مذہب عیسائیت تھا، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ (خدا کا بیٹا) کہتے تھے اور تثلیث کے قائل تھے۔ یعنی اللہ، عیسیٰ اور روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) تینوں معبود تھے۔ وہ اس عقیدہ تثلیث کو ایک میں تین اور تین میں ایک کے الفاظ سے تعبیر کرتے تھے۔ اور بعض تثلیث میں حضرت جبرائیلؑ کے بجائے حضرت مریمؑ کو تیسرا خدا (معبود) مانتے تھے۔ ان کے اس عقیدہ تثلیث کو قرآن مجید میں کفر قرار دیا گیا ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

چنانچہ فرمایا: لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَة

ترجمہ: بے شک وہ لوگ کافر ہوں گے، جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔ (المائدہ آیت ۷۳)

شام رومی حکومت میں اور عراق ایرانی حکومت میں شامل تھا۔ سب سے پہلے آپؓ بارشادِ نبوی ﷺ حضرت اُسامہؓ کی قیادت میں لشکر اسلام کو شام کی طرف روانہ کیا۔ اور یہ لشکر فتح و کامرانی کے ساتھ واپس آیا۔ اس کے بعد آپ نے عراق میں اپنا لشکر بھیجا۔

(ماہنامہ حق چار یارؓ جلد ۵ شمارہ نمبر ۱۱ مئی ۱۹۹۳ء از مولانا قاضی مظہر حسینؒ)

دورِ صدیقی کے تاریخی واقعات

۸ ربیع الاول ۱۱ھ (یکم جون ۶۳۲ء بروز پیر) نبی ﷺ نے وفات پائی۔
حضرت ابوبکرؓ صدیق منصب خلافت پر فائز ہوئے۔

یکم ربیع الآخر ۱۱ھ (۲۴ جون ۶۳۲ء بروز پیر) جیش اُسامہؓ کی موتہ کی جانب روانگی۔
مرتدین اور باغیوں کا مدینہ منورہ پر حملہ جو پسپا کر دیا گیا۔

محرم ۱۲ھ (مارچ ۶۳۳ء) خالدؓ بن ولید کی عراق کی فتح کے لئے نباج سے کاظمہ کو روانگی۔ یہ فاصلہ تقریباً ۵۰۰ کلومیٹر ہے۔

محرم ۱۲ھ (مارچ/اپریل ۶۳۳ء) کاظمہ (کویت) میں خالد بن ولیدؓ اور اُبلہ کے ایرانی گورنر ہرمز کے مابین جنگ ذات السلاسل لڑی گئی۔

عبدالوحید الحنفی

محرم۱۲ھ (اپریل۶۳۳ء) زرّ بن کلیبؓ ذات السلاسل کے حالات کی خبر لے کر مدینہ پہنچے۔

یکم صفر۱۲ھ (۱۷اپریل۶۳۳ء) کاظمہ سے ۲۵۰ کلومیٹر دور (عراق میں) خالدؓ بن ولید اور قارن بن قریانس کے مابین جنگ مذار لڑی گئی۔

۵ صفر۱۲ھ (۲۱ اپریل۶۳۳ء) مذار کی شکست کی خبر ۴۰۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایرانی دارالحکومت مدائن پہنچی۔

۱۴ صفر ۱۲ھ (۳۰ اپریل۶۳۳ء) اندرزگر ایک ایرانی لشکر لے کر مدائن سے ۳۵۰ کلومیٹر دور ولجہ آن پہنچا۔

۱۷ صفر۱۲ھ (۳ مئی۶۳۳ء) خالدؓ مذار میں تھے کہ انہیں معلوم ہوا اندرزگر اپنے لشکر کے ساتھ ولجہ پہنچ گیا ہے اور ان کی جانب پیش قدمی کر رہا ہے۔

۲۱ صفر۱۲ھ (۷ مئی۶۳۳ء) سعید بن نعمانؓ مذار کی فتح کی خبر لے کر مدینہ پہنچے۔

۲۲ صفر۱۲ھ (۸ مئی۶۳۳ء) خالد بن ولیدؓ اور اندرزگر کے مابین ولجہ میں جنگ ہوئی۔ مسلمان فتح یاب رہے۔

۲۴ صفر۱۲ھ (۱۰ مئی۶۳۳ء) خالدؓ کو معلوم ہوا کہ ۴۰ کلومیٹر دور اُلَّیس کے مقام پر عیسائی عرب جمع ہو رہے ہیں۔

۲۵ صفر ۱۲ھ (۱۱ مئی۶۳۳ء) خالد بن ولیدؓ نے اُلَّیس کی جانب پیش قدمی کر کے وہاں ۲۷ صفر تک قیام کیا۔

۲۸ صفر ۱۲ھ (۱۴ مئی ۶۳۳ء) خالد بن ولیدؓ نے اُلّیس سے ۴۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک بڑے شہر امغیشیا کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔

۲۹ صفر ۱۲ھ (۱۵ مئی ۶۳۳ء) خالدؓ بن ولید کی امغیشیا سے ۱۵۰ کلومیٹر آگے واقع خورنق کی جانب روانگی۔

جندل عجلی ولجہ کی کامیابی کی خبر لے کر مدینہ پہنچے۔

ربیع الاول ۱۲ھ (مئی/ جون ۶۳۳ء) دریائے فرات کی شاخ (فرات بادقلی) کے دہانے پر خالدؓ بن ولید اور ابن آزادبہ کے مابین جنگ مقر لڑی گئی۔ ابن آزادبہ نے شکست کھائی۔

خالدؓ بن ولید کے ہاتھوں حیرہ فتح ہوا۔

۲۷ ربیع الاول ۱۲ھ (۱۱ جون ۶۳۳ء) شرحبیل بن حسنہؓ حیرہ اور امغیشیا کی فتح کی خبر لے کر عراق سے مدینہ پہنچے۔

۳۰ ربیع الاول ۱۲ھ (۱۴ جون ۶۳۳ء) خلیفۂ رسول ابوبکرؓ صدیق اور ان کے مشیر فتح شام کا فیصلہ کرتے ہیں۔

۲ ربیع الآخر ۱۲ھ (۱۶ جون ۶۳۳ء) شام کی فتح کے لئے خالدؓ بن سعید کو جھنڈا تھمایا گیا۔

۶ ربیع الآخر ۱۲ھ (۲۰ جون ۶۳۳ء) انس بن مالکؓ خلیفۂ رسول ابوبکرؓ صدیق کے خطوط لے کر مدینہ سے یمن کی جانب روانہ ہوئے تاکہ اہل یمن کو فتح شام میں شمولیت کی دعوت دیں۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

۲ جمادی الآخرہ۱۲ھ (۱۴ اگست ۶۳۳ء) انس بن مالکؓ یمن پہنچے۔

۴ رجب ۱۲ھ (۱۴ ستمبر ۶۳۳ء) خالدؓ بن ولید عراق میں انبار کا علاقہ فتح کرتے ہیں۔

۱۱ رجب ۱۲ھ (۲۱ ستمبر ۶۳۳ء) انس بن مالکؓ یمن سے واپس مدینہ پہنچے۔
خالد بن ولیدؓ عین التمر کا علاقہ فتح کرتے ہیں۔

۱۶ رجب ۱۲ھ (۲۷ ستمبر ۶۳۳ء) یمن سے حمیری قبائل کی جماعتیں شام کی فتح میں شمولیت کے لئے مدینہ پہنچنی شروع ہوئیں۔

۲۱ رجب ۱۲ھ (۲ اکتوبر ۶۳۳ء) فتح شام میں شمولیت کے لئے قیس بن ہبیرہ اور قبیلۂ مَذْحِج کی ایک جماعت یمن سے مدینہ آئے۔

۲۳ رجب ۱۲ھ (۱۴ اکتوبر ۶۳۳ء) یزید بن ابی سفیانؓ اپنا لشکر لے کر مدینہ سے شام کی جانب روانہ ہوئے۔

۲۴ رجب ۱۲ھ (۱۵ اکتوبر ۶۳۳ء) خالدؓ بن ولید دومۃ الجندل فتح کرتے ہیں۔

۲۷ رجب ۱۲ھ (۱۸ اکتوبر ۶۳۳ء) شرحبیل بن حسنہؓ اپنا لشکر لے کر مدینہ سے شام کی جانب روانہ ہوئے۔

۷ شعبان ۱۲ھ (۱۷ اکتوبر ۶۳۳ء) ابوعبیدہؓ بن الجراح مدینہ سے شام کی جانب نکلے۔

۱۰ شعبان ۱۲ھ (۲۰ اکتوبر ۶۳۳ء) عراق میں جنگ حصید لڑی گئی۔ ایرانیوں نے شکست کھائی۔

۱۱ شعبان ۱۲ھ (۲۱ اکتوبر ۶۳۳ء) عراق میں جنگ خنافس لڑی گئی۔ مسلمانوں

نے فتح پائی۔

۱۴ شعبان ۱۲ھ (۱۲۴ اکتوبر ۶۳۳ء) خالدؓ بن سعید ابو عبیدہؓ کے لشکر میں شامل ہو کر تیماء (شمالی سعودی عرب) کی جانب روانہ ہوئے۔

۱۷ شعبان ۱۲ھ (۱۲۷ اکتوبر ۶۳۳ء) ملحانؓ بن زیاد قبیلہ بنو طے کے ۱۰۰۰ افراد کے ہمراہ شام کی جانب روانہ ہوئے۔

۱۸ شعبان ۱۲ھ (۱۲۸ اکتوبر ۶۳۳ء) یزیدؓ بن ابی سفیان بلقاء (اُردن) پہنچے۔

شرحبیل بن حسنہؓ شام کے شہر بُصریٰ کے نواح میں پہنچے۔

خالدؓ بن سعید تیماء پہنچے۔

۱۹ شعبان ۱۲ھ (۱۲۹ اکتوبر ۶۳۳ء) عراق میں جنگ مُصیّخ لڑی گئی۔ مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

۲۳ شعبان ۱۲ھ (۲ نومبر ۶۳۳ء) ہرقل نے فلسطین میں خطاب کے بعد دمشق کی جانب کوچ کیا۔

عراق میں جنگ ثنّی لڑی گئی۔

۲۸ شعبان ۱۲ھ (۷ نومبر ۶۳۳ء) ہرقل نے دمشق میں خطاب کیا۔ بعد ازاں حمص (شام) کی جانب کوچ کیا۔

۲۹ شعبان ۱۲ھ (۸ نومبر ۶۳۳ء) ابوعبیدہؓ جابیہ (جنوبی شام) کے قرب و جوار میں اترے اور انہیں ہرقل کی نقل وحرکت کا علم ہوا۔

۴ رمضان ۱۲ھ (۱۳ نومبر ۶۳۳ء) ہرقل نے حمص میں خطاب کیا۔ بعد میں انطاکیہ کی جانب کوچ کیا۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

۹ رمضان ۱۲ھ (۱۸ نومبر ۶۳۳ء) ہرقل انطا کیہ پہنچا اور اُسے اپنا صدر مقام بنا کرفوجی جمعیت اکٹھی کرنے کے لئے وفود روانہ کیے۔

۱۶ رمضان ۱۲ھ (۲۵ نومبر ۶۳۳ء) ابوعبیدہؓ نے خلیفۂ رسول ابوبکرؓ صدیق کو ہرقل کی نقل وحرکت کی خبریں لکھ بھیجیں۔

۲۸ شوال ۱۲ھ (۵ جنوری ۶۳۴ء) ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاصؓ ابوعبیدہؓ کے لشکر میں شامل ہونے کے لئے مدینہ سے روانہ ہوئے۔

۷ ذی قعدہ ۱۲ھ (۱۳ جنوری ۶۳۴ء) سعید بن عامرؓ ۷۰۰ افراد کے ہمراہ مدینہ سے شام کی جانب روانہ ہوئے۔

۸ ذی قعدہ ۱۲ھ (۱۴ جنوری ۶۳۴ء) حمزہ بن مالک ہمدانیؓ یمن کے ۳۰۰۰ افراد کے ہمراہ مدینہ آئے۔

۱۵ ذی قعدہ ۱۲ھ (۲۱ جنوری ۶۳۴ء) حمزہ بن مالکؓ اپنی جماعت کے ہمراہ شام روانہ ہوئے۔

خالدؓ بن ولید اور رومیوں، ایرانیوں اور ان کے وفادار بدو قبائل کے مابین جنگ فراض ہوئی۔

۱۷ ذی قعدہ ۱۲ھ (۲۳ جنوری ۶۳۴ء) ابو اعور سُلمیؓ شام کے جہاد میں شمولیت کے لئے مدینہ آئے۔

۲۰ ذی قعدہ ۱۲ھ (۲۶ جنوری ۶۳۴ء) معن بن یزید سُلمی (نجد سے) مدینہ آئے۔

۲۱ ذی قعدہ ۱۲ھ (۲۷ جنوری ۶۳۴ء) ہاشم بن عتبہؓ جابیہ میں ابوعبیدہؓ سے جا

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

ملے۔

۲۵ ذی قعدہ۱۲ھ (۳۱ جنوری ۶۳۴ء) خالدؓ حج کے لئے خفیہ طور پر فراض سے مکہ روانہ ہوئے۔ خلیفۂ رسول ابوبکرؓ صدیق حج کے لئے مدینہ سے مکہ روانہ ہوئے۔ خالدؓ کا لشکر فراض سے حیرہ کی جانب روانہ ہوا۔

۳ ذی الحجہ۱۲ھ (۸ فروری ۶۳۴ء) خالدؓ بن سعید بلقاء (اُردن) پہنچے۔

۷ ذی الحجہ۱۲ھ (۱۲ فروری ۶۳۴ء) خلیفۂ رسول ابوبکرؓ صدیق حج کے لئے مکہ پہنچے۔

۱۴ ذی الحجہ۱۲ھ (۱۹ فروری ۶۳۴ء) خلیفۂ رسول ابوبکرؓ صدیق مکہ سے واپس مدینہ روانہ ہوئے۔

۲۳ ذی الحجہ۱۲ھ (۲۸ فروری ۶۳۴ء) خالدؓ حج کے بعد واپس حیرہ پہنچے اور ان کا لشکر فراض سے حیرہ پہنچا۔

۲۴ ذی الحجہ۱۲ھ (یکم مارچ ۶۳۴ء) جنگ عربہ و داثن (فلسطین میں) لڑی گئی۔

۲۶ ذی الحجہ۱۲ھ (۳ مارچ ۶۳۴ء) خلیفۂ رسول ابوبکرؓ صدیق مدینہ پہنچے۔

۲۷ ذی الحجہ۱۲ھ (۴ مارچ ۶۳۴ء) شام کی فتوحات کے سلسلہ میں عمروؓ بن عاص کو ان کے لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا گیا۔

۳ محرم۱۳ھ (۹ مارچ ۶۳۴ء) عمروؓ بن عاص مدینہ سے فلسطین روانہ ہوئے۔

۴ محرم۱۳ھ (۱۰ مارچ ۶۳۴ء) خالد بن سعیدؓ کو مرج الصفر (شام) میں شکست ہوئی۔

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

۷ محرم ۱۳ھ (۱۳ مارچ ۶۳۴ء) عربہ و داثن کی جنگ میں کامیابی کی خبر مدینہ پہنچی۔

۲۰ محرم ۱۳ھ (۲۶ مارچ ۶۳۴ء) خالدؓ بن سعید کی شکست کی خبر مدینہ پہنچی۔

۲۱ محرم ۱۳ھ (۲۷ مارچ ۶۳۴ء) خلیفۂ رسولؐ ابوبکرؓ صدیق نے خالدؓ بن ولید کو لکھا کہ وہ عراق سے شام کے لئے روانہ ہوں۔

۸ صفر ۱۳ھ (۱۳ اپریل ۶۳۴ء) خالدؓ بن ولید حیرہ سے شام کی جانب روانہ ہوئے۔ اسلامی لشکروں کی پیش قدمی۔

۱۹ صفر ۱۳ھ (۲۴ اپریل ۶۳۴ء) خالدؓ بن ولید مرج الصفر پہنچے اور غسانیوں پر ان کے (تہوار) ایسٹر کے دِن حملہ آور ہوئے۔

۲۵ ربیع الاول ۱۳ھ (۳۰ مئی ۶۳۴ء) خالدؓ بن ولید بُصریٰ فتح کرتے ہیں۔

اواخر ربیع الاول ۱۳ھ (اواخر مئی ۶۳۴ء) مثنّیٰ بن حارثہؓ نے عراق کی جنگ بابل میں بہمن جادویہ کو شکست دی۔

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳ھ (۲۹ جولائی ۶۳۴ء) اجنادین (فلسطین) میں خالدؓ بن ولید نے وردان کے مقابلہ میں فتح حاصل کی۔

۷ جمادی الآخرہ ۱۳ھ (۸ اگست ۶۳۴ء) خلیفۂ رسولؐ ابوبکرؓ صدیق بیمار ہو گئے۔

۱۱ جمادی الآخرہ ۱۳ھ (۱۲ اگست ۶۳۴ء) مثنّیٰؓ عراق کی فتوحات کے بارے میں خلیفۂ رسولؐ ابوبکرؓ صدیق سے بات چیت کرنے کے لئے عراق سے مدینہ روانہ ہوئے۔

۱۷ جمادی الآخرہ ۱۳ھ (۱۸ اگست ۶۳۴ء) مرج الصفر میں خالدؓ بن ولید نے

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

درنجار رومی کے مقابلہ میں فتح حاصل کی۔

۲۱ جمادی الآخرہ ۱۳ھ (۲۲ اگست ۶۳۴ء) خلیفۂ رسول ﷺ ابوبکرؓ صدیق نے وفات پائی۔ عمرؓ بن خطاب الفاروق نے زمام خلافت سنبھالی۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت حافظ عبدالوحید الحنفی

abdulwaheedhanfi@yahoo.com

ساکن اوڈھروال ضلع چکوال (پاکستان)

۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ مطابق ۴ مارچ ۲۰۱۲ء

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

فتوحاتِ خلفائے راشدینؓ (سلسلہ نمبر 33)

تاریخِ اسلام (حصہ ہفتم) دُنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟

اس حصہ میں عہد خلافت راشدہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مہمات اور فتوحات کا تذکرہ ہے کہ آپ کے دورِ خلافت راشدہ میں کون کون سے علاقے فتح ہوئے؟

دس سالہ دورِ نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستائیس ۲۷ غزوات اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ساٹھ ۶۰ جنگوں کی مختصر تاریخ چھ حصوں میں پیش کی گئی ہے۔ (سلسلہ اشاعت نمبر ۲۷ تا ۳۲)

اس کو اہل السنّت کے مدارس میں بطور رائج کرنا از حد مفید ہے۔

ڈیزائننگ ✿ کمپوزنگ ✿ سکیننگ ✿ پرنٹنگ ✿ بک بائنڈنگ

النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ، پنوال روڈ چکوال zedemm@yahoo.com,0334-8706701

اسلامی کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات کے لئے رجوع کریں